مع اضافہ

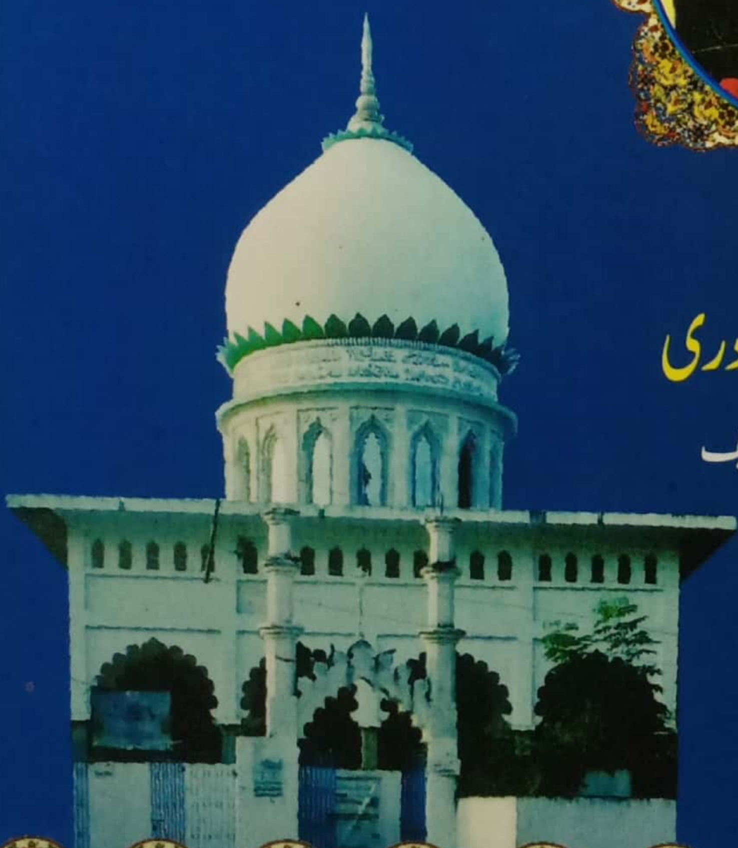
اشاعتِ دوم بموقع

۵۰۰ سالہ عرسِ سیّدنا پاک (۱۴۴۰ ہجری)

برصغیر ہندوپاک کے اولین قادری بزرگ اولادِ سرکار غوث اعظم سیّدنا پاک کے
احوال وقوائف اور مکمل خاندانی نسب نامہ کا پرکیف مجموعہ

بغداد سے امجھر





تصنیف لطیف

سید شاہ جمال الدین عابد قادری

ناظم اعلیٰ خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برصغیر ہندو پاک کے اولین قادری بزرگ
اولاد سرکار غوث اعظم سیدنا پاک کے احوال و کوائف اور
مکمل خاندانی نسب نامہ کا پر کیف مجموعہ

بغداد سے امجھر

حسب ارشاد:
حضور ملت پیر طریقت حضرت
الحاج سید شاہ شرف الدین نیر قادری
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف

تصنیف لطیف
حضرت مولانا الحاج سید شاہ جمال الدین عابد قادری
ناظم اعلیٰ خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف

ناشر:
ادارہ سیّد الھند (خانقاہ قادریہ محمدیہ) امجھر شریف، ہسپورہ ضلع اورنگ آباد (بہار)

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ''ادارہ سید الہند'' خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بغداد سے امجھر
حسب ارشاد	:	حضور ملت الحاج سید شاہ شرف الدین نیّر قادری صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف
تصنیف لطیف	:	حضرت مولانا سید شاہ جمال الدین عابد قادری صاحب ناظم اعلیٰ خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف
باہتمام	:	خلیفہ حضور ملت مولانا محمد اسرار احمد قادری اشاعت الاسلام جامع مسجد، جھریا
جہد مسلسل	:	عاشق حسین وقار قادری
پروف ریڈنگ	:	مولانا انصر رضا قادری، ناظم تعلیمات مدرسہ امیر محمدیہ امجھر شریف
کمپوزنگ	:	محمّد سرفراز احمد خان قادری، جھریا
ترتیب وتزئین	:	محمّد صالح خان قادری، بھدرک
تعداد	:	۵۷۸۶ (پانچ ہزار سات سو چھیاسی)
صفحات	:	۲۵۶
سن اشاعت	:	۱۴۳۴ھ بموقع عرس سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اشاعت دوم	:	۵۷۸۶ بموقع ۵۰۰ سالہ عرس سیّدنا پاک ۱۴۴۰ھ
قیمت	:	

﴿ انتباہ ﴾

حتی الوسع اغلاط کی درستگی کا خاص خیال رکھا گیا ہے باوجود اس کے بتقاضۂ بشری اگر کوئی خامی رہ جائے تو رہنمائی فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اسکی اصلاح کر لی جائے۔ (ادارہ)

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ''ادارہ سید الہند'' خانقاہ قادریہ محمدیہ اجھر شریف محفوظ ہیں

نام کتاب	: بغداد سے اجھر
حسب ارشاد	: حضور ملت الحاج سید شاہ شرف الدین نیّر قادری صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ اجھر شریف
تصنیف لطیف	: حضرت مولانا سید شاہ جمال الدین عابد قادری صاحب ناظم اعلیٰ خانقاہ قادریہ محمدیہ اجھر شریف
باہتمام	: خلیفہ حضور ملت مولانا محمد اسرار احمد قادری اشاعت الاسلام جامع مسجد، جھریا
جہد مسلسل	: عاشق حسین وقار قادری
پروف ریڈنگ	: مولانا انصر رضا قادری، ناظم تعلیمات مدرسہ امیر محمدیہ اجھر شریف
کمپوزنگ	: محمّد سرفراز احمد خان قادری، جھریا
ترتیب وتزئین	: محمّد صالح خان قادری، بھدرک
تعداد	: ۵۷۸۶ (پانچ ہزار سات سو چھیاسی)
صفحات	: ۲۵۶
سن اشاعت	: ۱۴۳۴ھ بموقع عرس سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اشاعت دوم	: ۵۷۸۶ بموقع ۵۰۰ سالہ عرس سیّدنا پاک ۱۴۴۰ھ
قیمت	:

﴿ انتباہ ﴾

حتی الوسع اغلاط کی درستگی کا خاص خیال رکھا گیا ہے باوجود اس کے بتقاضۂ بشری اگر کوئی خامی رہ جائے تو رہنمائی فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اسکی اصلاح کرلی جائے۔ (ادارہ)

Scanned by CamScanner

شرف انتساب

اس نذرانہ عقیدت بنام : **بغداد سے امجھر**

کو

محبوب سبحانی، قطب ربانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی

حضور **سرکار غوث اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور

منبع فیض و برکت، سرچشمہ علم وہدایت

حضور **سید شاہ جلال الدین ابدال قادری** علیہ رحمتہ الباری

کی ذات ستودہ صفات عالیہ کی جانب

پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر ہا ہوں۔ جن آقاؤں

کی دعاؤں سے حقیر کسی لائق بنا

گر قبول افتذ زہے عز و شرف

سید جمال الدین عابد قادری

Scanned by CamScanner

دعائیہ کلمات

سرکار سیدنا محمد قادری بغدادی امجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تمہارے اور ماننے والوں کے لئے سیدھی راہ پر قائم رہنے کی دعاء کی ہے کہ جب تک وہ تمہارے عصیاں کو معاف نہ کردے اور راہ راست پر نہ لادے تمہیں دنیا سے نہ اٹھالے۔

حضرت علامہ سید شاہ نصیر الدین تبریزی قندھارنے فرمایا

''سرکار سیدنا محمد قادری بغدادی جیسا عالم باعمل صاحب کشف وکرامات محقق اور عارف باللہ اب تک میری نظروں سے دوسرا نہیں گذارا ہے وہ یکتائے زمانہ ہیں۔''

مناقب محمدیہ قلمی

۷۲

Scanned by CamScanner

مشمولات

Scanned by CamScanner

صفحہ نمبر

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

صفحہ نمبر

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہ جیلانی

دعائیہ کلمات

برادرِ عزیز گرامی قدر مولانا الحاج سیّد شاہ جمال الدین عابد قادری کی تالیف کردہ جامع اور مستند کتاب ''بغداد سے امجھر'' باصرہ نواز ہوئی۔ حالانکہ خانوادۂ سیّدنا پاک سے اوران کی حیات وخدمات، رشد وہدایت، کشف وکرامات پر بہت سے رسائل وتصانیف منظر عام پر آچکی ہیں۔ مگر کتابِ ھذٰا ان سب میں منفرد نوعیت کا حامل ہے۔ کتاب کو دیکھنے کے بعد بدرجہ اتم اس صداقت پر قائل ہونا پڑا کہ میرے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کیلئے برادرِ عزیز مولانا جمال الدین عابد قادری نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ عرس سیدنا پاک ۱۴۳۴ ہجری کے موقع پر [۵۷۸۶] پانچ ہزار سات سو چھیاسی کی تعداد میں اس کی اشاعت ہوئی۔ اور ساری کتابیں احباب ومریدین نے ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔ احباب واہل خانقاہ واہل خانوادہ کی برابر گزارش پر دوبارہ اس کتاب کو مع اضافہ ادارہ سید الہند نے پانچ ہزار کی تعداد شائع کرنے کی سعی کی ہے۔ اللہ کرے سرکار سیّدنا پاک رحمتہ اللہ علیہ کا فیضان ہم بھائیوں اور بہنوں پر ہمیشہ جاری وساری رہے۔ فقیر ہمیشہ اپنے برادران اور ہمشیران کی سعادت مندی اور اقبال درازی کیلئے دعا گو ہے۔

الغرض برادرِ عزیز مولانا جمال الدین عابد قادری ولواحقین کو مبارک بادی پیش کرتا ہوں۔ دعا گو ہوں کہ ربّ قدیر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل اس کتاب کو خواص وعام میں شرفِ قبولیت عطا کرے۔ پوری امید ہے کہ مندوبین میں اس کتاب کی کافی پذیرائی ہوگی۔

دعا گو

سیّد شاہ شرف الدین نیّر قادری

سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف

Scanned by CamScanner

عرض آگہی

ایک دن راقم السطور اور برادر مکرم حضور ملت اپنے والد محترم سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری علیہ رحمتہ الباری کی خدمت عالی میں عرض گزار ہوئے کہ سرکار سیّد الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ پاک پر ایک عظیم الشان گنبد و مینارہ کی تعمیر ہونی چاہیئے۔ اور نیز سرکار سیّد الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہہ کی سوانح حیات پر حالانکہ کئی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں لیکن خانقاہ قادریہ محمدیہ کی جانب سے بھی ایک مستند کتاب کی اشاعت ہونی چاہیئے۔ والد مکرم کچھ دیر خاموش رہے اور پھر ارشاد فرمایا کہ اس سے قبل روضہ کی تعمیر کیلئے کچھ لوگوں نے کوشش ضرور کی تھی، زمین کی کھدائی کا کام بہ اہتمام شروع بھی کیا گیا تھا مگر کچھ دور کھدائی کے بعد زمین سے خون رسنے لگا۔ اس واقعے کے بعد کھدائی کا کام بند کر دیا گیا کہ شاید سیّدنا پاک کو یہ کام منظور نہیں۔ اب اگر تم لوگوں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے تو سیّدنا پاک اسے ضرور منظور فرمائیں گے۔ اور یہ کام تم لوگوں کے ہاتھوں ضرور پایۂ تکمیل تک پہنچے گا۔ ہماری زندگی کے آخری لمحات گزر رہے ہیں اور ہماری خدمت مکمل ہوگئی۔ آپ کے ارشاد فرمانے کے کچھ عرصہ بعد مورخہ ۱۰ر محرم الحرام ۱۴۲۱ھ یعنی ۱۶ر اپریل ۲۰۰۰ء کو آپ رحلت فرما گئے۔ آپ کے بعد حضور ملت الحاج سیّد شاہ شرف الدین نیّر قادری مسند سجّادگی پر متمکن ہوئے۔ ابھی کچھ دن ہی گزرے تھے کہ آپ کو سرکار سیّدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہہ خواب میں بشارت دی اور حکم صادر فرمایا کہ روضہ کا کام شروع کروایا جائے۔ حضور ملّت جب نیند سے بیدار ہوئے تو اس بات کی آگہی مجھے دی۔ میں نے عرض کیا کہ سیّد الہند کا حکم سر اور آنکھوں پر مگر اتنی فراواں دولت کہاں سے آئے گی۔ حضور ملّت نے ارشاد فرمایا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب آپ سیّد الہند کا حکم ہے تو اس کی سبیل وہ خود فرمائیں گے۔ جس کی نذر مجھے قبول

Scanned by CamScanner

ہوگی وہ خود بہ خود چل کر پیش کریں گے۔ اور اس طرح روضہ کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا اور ہر طرح کی آسانیاں فراہم ہوتی گئیں۔ لوگوں میں بالخصوص عقیدت مندوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہر کس و ناکس دامے درمے قدمے سخنے تعمیر کے کام میں حصّہ لیتے گئے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

چند لوگ جو اس حقیقت سے بے بہرہ تھے پھبتیاں کسنے لگے۔ جو کام بڑے بڑے زمین داروں سے نہ ہوسکا وہ ان سے کیا ہوگا۔ مگر بفضلِ خدا سرکار سیّد الہند رضی اللہ عنہ کا کرم اس طرح شامل حال رہا کہ دیکھتے ہی دیکھتے روضۂ پُر انوار پر تقریباً ۶۳ فٹ اونچا گنبد اور ۹۲ فٹ بلند منارہ تعمیر ہوگیا اور الحمد اللہ مزار اقدس کی تزئین کام بڑے تزک و احتشام کے ساتھ ہنوز جاری ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری والدہ ماجدہ کا روحانی فیض ہمارے سروں پر تا دیر قائم رہے جنہوں نے قدم قدم پر ہمیں حوصلوں سے نوازا اور سرفرازی کی دعایں دی۔ ساتھ ہی ساتھ ہمارے برادرِ اکبر حضور ملّت الحاج سیّد شاہ شرف الدین نیّر قادری کو عمر خضر عطا کرے۔ ان کی بے پناہ محبت اور شفقت نے ہم بھائیوں اور بہنوں کو والد گرامی کے ظاہری پردہ فرمانے کا احساس تک نہیں ہونے دیا۔ حال میں حضور ملّت نے ارشاد فرمایا کہ مزار اقدس کی تعمیر کی صورت میں ایک خواہش پوری ہوگئی اور اب دوسری خواہش یہ ہے کہ سرکار سیّد الہند رضی اللہ عنہ کی حیات و خدمات، ہدایات و ارشادات اور خاندانی نسب نامہ کو ایک مستند کتاب کی شکل دی جائے اور اس کا اجراعرس سرکار سیّد الہند رضی اللہ عنہ کے موقع پر ہو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے کہ سرکار سیدنا پاک کی سوانحی خاکہ ''بغداد سے

Scanned by CamScanner

امجھر''، بموقع عرس سیدنا پاک ۱۴۳۴ہجری ۵۷۸۶، پانچ ہزار سات سو چھیاسی کی تعداد میں شائع ہو کر مقبول وعوام وخواص ہو چکی ہے۔

اب میں خلیفہ حضور ملّت مولانا محمّد اسرار احمد صاحب قادری، جناب وقار قادری مرحوم و مولانا انصر رضا امجدی اور محمّد سرفراز احمد خان کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے ،،بغداد سے امجھر ،، اور دوسری اشاعت ،،بغداد سے امجھر مع اضافہ،، بموقع ۵۰۰ سالہ عرس سیدنا پاک کی طباعت واشاعت میں میرے شانہ بہ شانہ رہے۔ امید ہے کہ عقیدت مندانِ سرکار سیّد الہند رضی اللہ عنہ کے حلقے میں اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔

طالب کرم

سیّد شاہ جمال الدین عابد قادری

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہ اوّلین

از۔حضرت الحاج مفتی انوار القادری صاحب، دارالعلوم اہلسنّت اشاعت الاسلام، جامع مسجد، جھریا

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

کہاں کہاں سے چلا ہے ہدایتوں کا سلسلہ   مرے نبی کے نور سے نبوتوں کا سلسلہ
محبتوں کا سلسلہ، خلافتوں کا سلسلہ   صداقتوں کا سلسلہ، عدالتوں کا سلسلہ
سخاوتوں کا سلسلہ، شہادتوں کا سلسلہ   بشارتوں کا سلسلہ، عنایتوں کا سلسلہ

نویں صدی ہجری میں موجودہ ضلع اورنگ آباد، بہار کے قصبہ امجھر شریف میں سلسلہ قادریہ کی ایک محترم باوقار اور بافیض خانقاہ قائم ہوئی جس کے بانی حضرت سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں حضرت قطب الاقطاب مخدوم سید شاہ محمد القادری بغدادی قدس سرہ تھے۔اپنے علمی وعرفان اور روحانی خصوصیتوں کے لحاظ سے اس قصبہ کی تاریخ پرانی ہے۔یہاں کفر وضلالت کی تاریکی چھٹی اور اسلام کی روشنی پھیلی۔اس سرزمین سے بڑے بڑے صوفیائے کرام اور اہل اللہ پیدا ہوئے ہیں جن کے علم ومعرفت کی روشنی سے بہار کی سرزمین منور ہوئی۔اخلاقی تزکیہ،علم ومعرفت، خدمت ومحبت اور روحانیت کا خصوصی گہوارہ رہی ہے اور یہاں کے بزرگوں نے دینی وروحانی مقصد کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا ہے۔

بہار کی سینکڑوں ایمان افروز خانقاہوں میں خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف کا نام تاریخ کے اوراق میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے جن کا روحانی فیضان آسمان کی بلندیوں کو چھورہا ہے اور جن کی رشدوہدایت اور دعوت وتبلیغ کا ہمہ گیر دائرہ سمندر کی وسعتوں کی طرح پھیلا ہوا ہے۔جہاں شریعت وطریقت کے پیغامات،صوفیائے کرام کی تعلیمات اور اولیائے عظام کی ہدایات کو عام کیا

Scanned by CamScanner

جاتا ہے، سسکتی انسانیت کی روح کوتازگی وتابندگی عطا کی جاتی ہے اور مصطفے جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جام پلایا جاتا ہے۔

نہ ہوتیں خانقاہیں تو عطاؤں کو ترس جاتے   سکون قلب کی خاطر دعاؤں کو ترس جاتے

تصوف کی تاریخ میں سلسلہ کو اہم مقام حاصل ہے۔سلسلہ کا ذکر کئے بغیر تصوف نامکمل ہے۔ہر شیخ کسی نہ کسی سلسلہ سے وابستہ ہوتا ہے۔طریقت کی راہ پر چلنے کے لئے کسی نہ کسی سلسلہ سے رشتہ قائم کرنا اور صوفی سماج میں شامل ہونا ضروری ہے۔اس کے بغیر راہ سلوک طے کرنا مشکل ہے۔راہ سلوک کی ہر منزل پر شیخ کامل کی ضرورت پیش آتی ہے۔

سلسلہ قادریہ: یہ سلسلہ پیران غوث اعظم دستگیر شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے۔اور جامع السلاسل ہے۔آپ کا فیض ہر سلسلہ میں ہے۔ہر ولی بقدر ظرف آپ سے فیض یاب ہے۔ہر سلسلہ میں اس کی بہاریں موجود ہیں کوئی بھی سلسلہ اسی سلسلہ سے اعتبار و وقار پاتا ہے۔اس کی تابشیں اور اس کی چمک دمک اور تمام رعنائیاں ہر ایک سلسلہ میں پائی جاتی ہیں اسی سلسلہ کو مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔

حضرت شیخ محمد اکرم چشتی صابری قدوسی اقتباس الانوار میں رقم طراز ہیں کہ

''جس کسی کو ظاہری باطنی فیض حاصل ہوا'' سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی وساطت سے ہی ہوا۔

خواہ اسے معلوم ہو یا دہو۔کوئی ولی آپ کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہوسکتا۔حق تعالٰی نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دے دی ہے۔جسے چاہیں منصب ولایت پر مقرر فرمادیں۔جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرمادیں''

بحر و بر شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن   کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوی تیرا

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر   کون سی کیشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے   سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا ترا

بقول شاہ انور علی فریدی خانقاہ آبادانیہ بدایوں شریف اس وقت برا عظم ایشیا و افریقہ

Scanned by CamScanner

میں قادریہ سلسلہ سب سے زیادہ جاری ہے اور وابستگان سلسلہ کی تعداد دیگر سلاسل سے کثیر ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیضان سے بہار کی خانقاہوں میں امجھر شریف کی خانقاہ آسمان رشد و ہدایت پر روشن ستارہ کی طرح جگمگا رہی ہے جس کی روشنی و تابانی اور تجلیات سے بہار و بنگال، جھارکھنڈ واڑیسہ اور مہاراشٹر و چھتیس گڑھ، آندھیرا پردیش و مدھیہ پردیش وغیرہ آج بھی منور ہے۔ موجودہ سجادہ نشیں حضور ملت، متبع شریعت وطریقت آفتاب رشد و ہدایت، صاحب فیض و برکت الحاج سید شاہ شرف الدین نیر قادری قبلہ خاندانی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ہیں اور لوگوں کو رشد و ہدایت کے ساتھ قادریت کے جام شیریں سے سرشار کر رہے ہیں جس سے سلسلہ کو فروغ حاصل ہو رہا ہے اور خلق خدا فیضیاب ہو رہی ہے۔ عدل وانصاف، صبر و استقامت، عفو و حلم، جود و سخاوت، مروت و شرافت، توکل قناعت، حقوق العباد کی رعایت، مہمان نوازی، علما نوازی، علم دوستی، خرد نوازی، غربا پروری، خوش اخلاقی، نرم گوئی، سادگی بے تکلفی، تواضع وانکساری جیسے صفات حمیدہ واوصاف جمیلہ سے آپ خوب خوب آراستہ ہیں۔ ان دنوں آپ کے ذریعہ تعمیری، تعلیمی اور اصلاحی کاموں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ آستانہ سرکار سیدنا پاک کے حوالے آپ نے اسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جو امجھر شریف کی تاریخ کے اوراق میں جسکی حروف سے لکھے جانے کے قابل اور کلیدی حیثیت کے حامل ہیں۔

خانقاہ مقدسہ کے ناظم اعلیٰ مخدوم گرامی حضرت مولانا الحاج سید شاہ جمال الدین عابد قادری بھی تقریر و تحریر اور تبلیغی دوروں کے توسط سے عوام الناس کو خانقاہی رنگ و آہنگ سے ہم آہنگ کرنے کی سعیٔ بلیغ فرما رہے ہیں۔ دعوت وارشاد، تبلیغ و تحریک، تعلیم و تدریس اور ترغیب و تحریر آپ کا انفرادی وصف ہے۔

سائلو! دامن سخی کا تھام لو　　　　کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

سیدنا پاک کا گھرانہ نسلاً بعد نسل آج بھی علم و معرفت کا گہوارہ اور رشد و ہدایت کا روشن مینارہ ہے، جہاں سینکڑوں متلاشیان حق و ہدایت اس چشمہ صافی سے سیراب ہو رہے ہیں۔ پیش نظر کتاب ''امجھر سے بغداد'' کا حسب روایت بموقع عرس سرکار سیّد الہند رضی اللہ عنہ منظر عام پر

Scanned by CamScanner

لانا آپ کے ذوق علمی اور اشاعت سے گیری دلچسپی کا عکاس ہے۔

اولیائے کرام، بزرگا دین کے ملفوظات، مکتوبات، تعلیمات اور حالات کے پڑھنے اور لکھنے کی اہمیت، افادیت اور ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ☆ اس کتاب میں ذکر جمیل ہے اللہ کے اس دوست کا جنہوں نے اپنی بے پناہ ریاضت سے اسلام کی عملی تفسیر پیش کی، اپنے عمل سے اللہ کی توحید ثابت کی، سنت رسول صل اللہ علیہ وسلم کی سختی سے پابندی کر کے دکھائی۔ لوگوں کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ڈالی، یہ اسی نائب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تاریخ ہے جو انسانی نظروں سے روپوش ہونے کے باوجود صدیوں سے ہزاروں انجمنوں اور لاکھوں دلوں میں زندہ ہیں۔ اور آپ کی روحانیت و کرامت کا ڈنکا پوری دنیا میں بج رہا ہے۔ سرکار سیّدا الہند رضی اللہ عنہ کی حالات زندگی، اخلاق و عادات، روحانی کمالات، کشف و کرامات اور پاک و پاکیزہ سوانح حیات سے واقفیت کے لئے دیدہ و دل سے مطالعہ فرمائیے۔ یہ کتاب دینی ظاہری و معنوی خوبیوں کے اعتبار سے سرکار سیّدا الہند رضی اللہ عنہ کی حیات پاک کا ایک سدا بہار چمن ہے جو اہل دل، اہل عقیدت کے قلب وجگر کو ہمیشہ تر و تازہ رکھے گا۔

مولیٰ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور بزرگان دین کی بے ریا عبادت کے طفیل ہم سب کو دین و دنیا کی ابدی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے۔

''بغداد سے ابھر'' نامی کتاب کو مئولف محترم نے ضلع دھنباد کی انتہائی فعال و متحرک شخصیت خلیفہ حضور ملّت حضرت مولانا الحاج محمد اسرار احمد قادری، برہانی اور کولفیلڈ کے مشہور و معروف قلمکار اور کہنہ مشق شاعر جناب عاشق حسین وقار قادری نیز جواں سال عالم فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی محمد انصر رضا صاحب قادری کے خصوصی قلمی تعاون سے نہایت سلیقہ مندی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ترتیب و تالیف کا جوہر بکھیرتے ہوئے ذوق جمال اور فنی کمال کا ثبوت پیش کیا ہے۔

انوار القادری

Scanned by CamScanner

تقریظ

از=خلیفہ حضور ملّت مولانا محمّد اسرار احمد قادری، جھریا

صوبۂ بہار میں مسلم حکمرانوں کی آمد کے ساتھ ہی فضل الٰہی سے صوفیاء، اولیاء و مشائخ اور برگزیدہ بندوں کے توسل سے مذہب اسلام کی روشنی تمام خطہ میں نشر ہوگئی۔ جملہ سلاسل کے مشائخ اور بزرگانِ دین نے جس اخلاص و محبت اور حرارت ایمانی کے ساتھ اشاعت مذہب اسلام فرمائی وہ آب زر سے تحریر کرنے کے لائق ہے۔

جن بزرگوں نے بہار میں تبلیغ اسلام فرما کر مردہ دلوں کو جلا بخشی اور اپنی تعلیمات اور پیغام حق کے ذریعہ ایمان کی روشنی عطا کی ان میں ایک مبارک و مسعود نام حضرت سرکار سیّد الہند محمد قادری بغدادی علیہ الرحمہ کا ہے۔ جو ہندوستان کی سرزمین میں اوّل قادری بزرگ ہیں۔ جن کے دم قدم سے امجا جنگل کو امجھر شریف بننے کا شرف حاصل ہوا۔

جس ذات ستودہ صفات کی مکمل سوانح حیات، ارشادات، کرامات اور سرکار سیّد الہند اور انکی اولادوں سے متعلق مکمل نسب نامہ کے ساتھ بنام ''بغداد سے امجھر'' کی اشاعت حضور ملّت الحاج سیّد شاہ شرف الدین نیّر قادری سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف کی دیرینہ خواہش کی تکمیل ہے۔ صاحب سجادہ کی سرپرستی، شفقت و رہنمائی میں حضرت مولانا سیّد شاہ جمال الدین عابد قادری ناظم اعلیٰ مدرسہ امیر محمدیہ نے عمدہ پیرائے میں تالیف فرمائی ہے۔ جو عرس سیّدنا پاک ۱۴۳۹ کے موقع پر ادارہ سیّد الہند، خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف کی جانب سے پیش کیا جا رہا ہے اللہ پاک اپنے کرم سے اس کاوش کو قبول فرمائے۔

طالب فیوض و کرم

محمد اسرار احمد قادری

Scanned by CamScanner

منقبت درشان سیدناپاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سمن نسیمی، بھبدرک

مرحبا اے دشتِ امجھر کیا نرالی شان ہے
زیرِ پائے سیّدناؒ تو پورا ہندوستان ہے

خوشبوئے بغداد اڑتی پھر رہی ہے ہر طرف
کوچۂ امجھر میں جاری غوث کا فیضان ہے

روز کرتے ہیں ملائک ان کے روضے کا طواف
فیض پاتے ہیں سبھی کیا جن ہے کیا انسان ہے

تجھ میں امجھر رواں بغداد کی آب و ہوا
اک شجر اجناس کا اس بات کی پہچان ہے

طلحہ تو مجھ میں سے ہے کہہ کر کے اپنا کر لیا
ہم غلاموں پر شہا یہ آپ کا احسان ہے

بہہ رہا ہے فیض ہر دم سون دریا کی طرح
جو نہ سمجھا ہے اِسے احمق ہے وہ نادان ہے

چل کے امجھر مانگ لینا اپنے حصے کی مراد
اک ربیع اوّل کو ان کا عرسِ عالیشان ہے

ہو کرم سرکارِ امجھر در سے مس ہو یہ جبیں
روز و شب بے چین میرا دل ہے میری جان ہے

شاہِ امجھر نام اقدس پر ترے قربان سمنؔ
اک ترا بیٹا مرا سوامی ہے نگہبان ہے

Scanned by CamScanner

منقبت سیدناپاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قاری فہیم اصدقی، مشکل کشا مسجد، جوڑاپوکھر، جھریا

آ گیا ہوں گرتے پڑتے شہر اپنا چھوڑ کر
جی کہیں لگتا نہیں ہے تجھ کو شاہا چھوڑ کر
بس گیا ہے دل میرا امجھر کی گلیوں میں حضور
دل سکوں پاتا نہیں ہے در تمہارا چھوڑ کر
تیرے قدموں میں بہارِ زندگی کی شام ہو
آ گیا ہوں ہر جگہ کا آنا جانا چھوڑ کر
اپنے مستانے کو تونے جام ایسا دیدیا
اب بھلا جائے کہاں وہ آستانہ چھوڑ کر
خلد کی ساری بہاریں جبکہ اتری ہیں یہاں
سیرِ جنّت کون دیکھے در تمہارا چھوڑ کر
اب کی اس امید پہ آیا فہیم اصدقی
دیجئے ہاتھوں سے اپنے ایک لقمہ چھوڑ کر

Scanned by CamScanner

عرس سیّدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریب

☆ ۲۹ رصفرالمظفر : پرچم کشائی بدست اقدس سجادہ نشیں حضور ملّت الحاج سیّد شاہ شرف الدین نیّر قادری قبلہ

☆ ۳۰ رصفرالمظفر : ۹ بجے صبح تا وقت ظہر محفل غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتوشہ شریف

☆ ۳۰ رصفرالمظفر : غسل مزار مقدس سرکار سیّدنا پاک بوقت ۱۰:۱۲ بجے شب یکم ربیع الاول شریف

☆ یکم ربیع الاول شریف ☆

☆ بعد نماز فجر قرآن خوانی سیّدنا جامع مسجد میں

☆ ۹ بجے صبح قل وایصال ثواب سیّدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ ۱۰ بجے صبح فاتحہ دیگ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بزرگانِ دین

☆ ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے — طعام تبرک

☆ بعد نماز ظہر : زیارت تبرکات شریفہ

☆ بعد نماز مغرب: چادر پوشی مزار شریف سرکار سیّدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ واولاد پاک

☆ بعد نماز عشاء جلسۂ سیرۃ النبی ونعتیہ مشاعرہ، صلوۃ وسلام اور صاحب سجّادہ کی دعاء پر تقریب عرس اختتام پزیر۔

اِنْشَاءَ اللّٰہ اَلرَّحمٰنُ

Scanned by CamScanner

تبرکات شریعہ

☆ موئے مبارک سرکارِ مدینہ ﷺ ☆ کمر بند حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ☆ سوزنی بیٹھنے واوڑھنے کی ۲۷ پیوند کی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ☆ گلو بند حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ☆ تاج مبارک ☆ جائے نماز ☆ تسبیح ☆ خرقہ ☆ کفن فقرائی ☆ سوزنی اوڑھنے و بیٹھنے کی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ☆ قرآن پاک سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک سے تحریر کیا ہوا جو ایک ورق میں ایک پارہ اور تیس ورق میں تیس پارہ ہے، جس کو نہ آسانی پڑھا جا سکتا ہے یہ عظیم قلمی قرآنِ پاک پوری دنیا میں کہیں نہیں ہے صرف اسی عظیم خانقاہ میں موجود ہے ☆ قرآن پاک تلاوت کرنے کی سرکار سیّدنا رضی اللہ عنہ۔

مندرجہ بالا مقدس تبرکات قطب الاقطاب نائب غوث اعظم سرکار سیّدنا محمدن القادری بغدادی ثم امجھر ی کے لائے ہوئے ہیں۔ان تبرکات شریفہ کو ہر سال عرس سیّدنا پاک کے موقع پر ۳۰ رصفر کے حساب سے یکم ربیع الاول شریف کو ـــــ رملت الحاج سیّد شاہ شرف ا ین نیّر قادری اپنے دست مبارک سے زیارت کراتے ہیں۔ان تبرکات شریفہ کی زیارت سے لاکھوں زائرین فیض یاب ہوتے ہیں۔

نوٹ: تلوار اور ڈیڑھ گز کے کپڑے پر مکمل قرآنِ پاک، غلافِ کعبہ اور اس کے علاوہ بھی تبرکات ہیں جس کی زیارت عام زائرین کے بیچ نہیں کرائی جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا ومولانا محمد وعلی الہٖ وصحابہٖ وجمیع العلماء والفضلاء والمشائخ واولیاء امتہٖ اجمعین خصوصاً علی الغوث الاعظم مولانا ہادینا ابو محمد محی الدین سید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا علیٰ سید الھند قطب الاقطاب سیدنا محمدن القادری البغدادی الامجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و علی اتباعہ اجمعین ۔

ذرّے ذرّے میں جلا ہے تری تکبیروں سے
ظلمتِ دہر میں اک مطلعِ انوار ہے تو

حضرت سیدنا حاجی حرمین شریفین نجیب الطرفین، قطب الاقطاب سید السادات سیدنا محمد قادری امجھری رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ ہندوستان میں سلسلۂ قادریہ کو جاری کرنے والے بزرگان دین میں سب سے پہلے ایسے بغدادی بزرگ ہیں جو آل غوث الاعظم بھی ہیں اور ان کے سلسلے سے بھی ہیں آپ آسمان ولایت کے وہ آفتاب ہیں جسکی ایمان افروز شعاعیں، شان وشوکت صبح قیامت تک قلوب انسانی کو منور کرتی رہیں گی۔ آپ کی شان وعظمت اس بلندی پر ہے جہاں ہماری عقل کی رسائی ممکن نہیں۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اطاعت خداوندی اور اتباع سنت نبوی کا آئینہ دار تھا۔

آپ نے دارالحرب ہند میں کفر وشرک، الحاد وبے دینی کی تیز آندھیوں میں اسلام کی شمع روشن کی جس سے بہار، بنگال، اڑیسہ، یوپی اور مہاراشٹر کے علاقے ہدایت کی کرنوں سے جگمگانے لگے۔

Scanned by CamScanner

سیدالہند حضرت
سیدنا محمد قادری بغدادی ثم الاجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت با سعادت : سیدالہند کی ولادت باسعادت سرزمین بغداد شریف میں ۲۵ رمضان المبارک ۸۱۰ ہجری بروز پنجشنبہ [جمعرات] صبح صادق کے وقت ہوئی حاجی الحرمین قطب الاقطاب نائب غوث الثقلین سیّدالہند حضرت سیدنا محمد قادری آپ کا نام نامی اسم گرامی ہے۔آپ کے سلسلے کے مریدین ومتوسلین آپ کو عام طور پر عقیدت سے ،،سیدالہند،،امیر الہند،،اور سیدنا پاک کہتے ہیں۔(سیدنا محمد قادری کے چھوٹے بھائی کا نام سیداحمد قادری تھا۔ وہ بغداد شریف میں ہی تبلیغ دین اور رشد وہدایت کے کام پر مامور تھے۔ان کا وصال بغداد شریف میں ہوا۔)

والدین کریمین : سرکار سیّدالہند رضی اللہ عنہ کے پدر بزرگوار کا نام حضرت سیدشاہ شمس الدین درویش قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آل پاک میں تھے۔آپ بغداد شریف میں اپنے آبائی خانقاہ قادریہ کے زیب سجادہ تھے۔آپ کا شمار اُس وقت کے مشہور ومعروف اکابر علماء و مشائخ میں ہوتا تھا۔آپ اپنے وقت کے صاحب کرامت بزرگ اور بڑے متقی اور پرہیزگار عالم دین تھے۔سرکار سیّدالہند رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی انتہائی عابدہ اور زاہدہ تھیں جو سید عبدالعلی حسنی کی دختر نیک اختر تھیں۔سید عبدالعلی حسنی کا شجرۂ نسب سید عبداللہ صوفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جا کر ملتا ہے۔

Scanned by CamScanner

سلسلۂ نسب : آپ نجیب الطرفین تھے۔ آپ بارھویں پشت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتے ہیں۔ بغداد شریف آپ کے آباء واجداد کا وطن ہے۔

شجرہ نسب

حضرت سیّدالانبیاء مالک دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ

خاتون جنّت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد امام حسن مثنّیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ موسیٰ الجعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عداللہ المورث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ ابوعمر موسیٰ صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ داوٗد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ سیف اللہ رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ یحیٰ زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبداللہ زاہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ صالح موسیٰ جنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا مولانا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ تاج الدین عبدالرزاق قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Scanned by CamScanner

حضرت سیّد شاہ عبد الرحیم ابولقاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الجلیل قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الحی قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الطیف قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الرحمٰن قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عدالوہاب قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الفتاح قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الرحیم قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ ابولخیر قطب الدین عالم کلاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ شمس الدین محمّد درویش قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت قطب الاقطاب سیّد الہند حضرت سیّدنا محمد قادری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ غلام معین الحق والدین قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ ابومظفر قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الرزاق قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ ابوالمعالی قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الرؤف قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبد الرشید قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ محمّد ولی قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ غلام رشید قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Scanned by CamScanner

حضرت سیّد شاہ غلام معین الدین قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبدالرزاق قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ جلال الدین قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ شرف الدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ عبدالرزاق قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری علیہ رحمتہ الباری

سیّد شرف الدین نیّر قادری، سیّد جمال الدین عاد قادری، سیّد فیضان قادری

سرکار سیّد الھند رضی اللّٰہ عنہ کے القاب : سرکار سیّد الہند رضی اللہ عنہ کو دنیا کے کونہ کونہ میں آپ کے بے شمار عقیدت مند سینکڑوں خطابات والقابات سے یاد کرتے ہیں۔ ان کے متعدد القابات وخطابات ہیں۔ مگر جو بہت زیادہ مشہور مقبول ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

کریم، سیدنا، سیدالہند اور امیر الہند۔ ''کریم'' کا خطاب آپ کو سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفٰے ﷺ نے عطا فرمایا۔ اسکے علاوہ حاجی، ولی، عارف، کاشف، واصل، فاضل، عاقل، کامل، تقی، سراج،، منور، معین، حکیم، حافظ، شریف، محدث، راشد، مرشد، طاہر، جمیل، مکرم، مفسر، محقق، مدقق، غازی، فاتح، مظفر، صادق، محبّ، محبوب، حبیب، ذکی، سالک، مجاہد، مطلوب، ہاشمی، مصطفوی، مرتضوی، حسنی، حسینی، بغدادی، امجھری وغیرہ بھی آپ کے مشہور ومعروف القاب وخطابات ہیں۔

سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید وخلیفہ حضرت شیخ علی شیر شیرازی قادری علیہ الرحمۃ اپنی گراں قدر تصنیف ''مناقب محمدی'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

جو اولیائے کاملین میں سے ہوتے ہیں۔ان کے بھی القاب محدود نہیں۔ان ہی اولیائے کاملین میں حضرت سیدنا پاک کی بھی ایک نمایاں شخصیت ہے۔''

عہد طفولیت : عہد طفولیت خوش حالی اور نیک نامی کے ساتھ گزرا باری تعالیٰ نے آپ کی ذات پاک میں غیر معمولی اوصاف حمیدہ عہد طفولیت سے ہی عطا فرمادیا تھا۔سرکار سیّد الہند رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ایک خدا رسیدہ بزرگ کی صاحبزادی اور خود بھی زاہدہ و عابدہ تھیں۔اس لئے انہوں نے سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں غیر معمولی اہتمام کیا جو آنے والے وقت میں لاکھوں ہزاروں افراد کی ظاہری و باطنی تربیت کر کے انہیں خدا رسیدہ بنانے کا اہم فریضہ انجام دیا اسکے علاوہ والد بزرگوار حضرت شمس الدین درویش قادری رضی اللہ عنہ بھی آپ پر خاص توجہ فرماتے تھے۔

تحصیل علوم ظاهری اور روحانی فیضان : حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف کا ساتواں سال تھا۔آپ کے پدر بزرگوار نے سیّد العلماو رئیس الاتقیاء حضرت شیخ خلیل اللہ کے مدرسہ میں جو بغداد شریف کے اکابر علماء میں سے تھے،حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا داخلہ کرایا۔آپ نے شیخ خلیل اللہ سے حفظ قرآن کریم و قراءت کی تکمیل کی۔اس کے بعد ادب،فقہ،اصول فقہ،اصول حدیث کی تعلیم حضرت شیخ ابو اسحاق سے حاصل کی جو حضرت معروف کرخی کے خاندان کے ایک فرد تھے۔شیخ ابو اسحاق کوفی کوفہ کے مشائخ کبار میں سے تھے۔علم مناظرہ اور سماع علم،اسماء الرجال حدیث کی تعلیم حضرت شیخ ابو المکارم جنیدی،شیخ عبداللہ سعدی، شیخ ابو الخیر عبد الرحیم اور شیخ ابو الناصر عبد الغفار نجفی سے حاصل کی،علم تصوف اور علم تفسیر حضرت علامہ ابو الفرح جنیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل کیا۔اس طرح آپ نے

Scanned by CamScanner

صرف ۲۳ سال کی عمر میں ہی تمام علوم وفنون پر مکمل عبور حاصل کر لیا۔ سید الہند تمام علوم وفنون حاصل کرنے کے بعد اپنے والد بزرگوار کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے۔

والد بزرگوار نے حکم دیا کہ دن میں علوم ظاہری حاصل کرنے میں مشغول رہو اور رات میں اوراد و وظائف، ذکر الٰہی اور بندگی میں منہمک رہو۔ اسکے بعد آپ نے متعدد اولیاء کرام خصوصاً حضرت موسیٰ کاظم، حضرت سرّی سقطی رضی اللہ عنہ اور حضرت غوث الاعظم کے مزارات پہ حاضری دی اور روحانی فیضان سے فیضیاب سید الہند ہوئے۔ حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں۔

'' حضرت امام موسیٰ امام کاظم اور اپنے جدّ امجد حضرت پیرانِ پیر دستگیر سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت سے بے شمار فائدے اٹھایا۔ ان ہی بزرگوں کی روحانیت سے مجھے نجف اشرف جانے کا حکم صادر ہوا۔ پدر بزرگوار سے اجازت لیکر سفر کیا۔

(مناقب محمدیہ قلمی (اردو ترجمہ) صفحہ نمبر ۲۵)

پدر بزرگوار حضرت سیّد شمس الدّین درویش قادری کے فرمان کے مطابق سرکار سیّد الہند رضی اللہ عنہ نے نجف اشرف پہنچ کر چھ مہینے تک وہاں قیام فرمایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روحانی فیضان سے فیضیاب ہوتے رہے۔ اسکے بعد کربلا کا سفر طے کیا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت سے مستفیض ہوئے۔

سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کا حلیہ مبارک** : سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روئے مبارک نہایت ہی دلکش اور نورانی تھا اور رنگ سرخ و سفید اور جسم اطہر بھی قوی تھا۔ شکم جسم کے دوسرے حصے سے ملا ہوا تھا اور ہموار تھا۔ نور محمدی سے حضور کی

Scanned by CamScanner

جبیں اقدس روشن، کشادہ اور بلند و بالا تھی۔ ابرو باریک اور کشادہ، بینی مبارک بلند، دست و پا دراز سینہ چوڑا اور قد سیدھا۔ گوش مبارک اور آنکھیں متناسب تھیں۔ پورا سراپا نور کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔

امام اہل سنّت فرماتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

آپ نے ایک سو تیس برس کی طویل عمر پائی۔ جب آپ کا وصال شریف ہوا اس وقت بھی کچھ بال کالے ہی تھے۔ پوری طرح سفید نہیں ہوئے تھے۔

سیدالھند رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے ملبوسات** : حضور سیدالہند اکثر سفید لمبا چغا زیب تن فرماتے تھے۔ جاڑے کے موسم میں اُون کا کالا لباس پہنتے تھے۔ لباس کے معاملے میں کالے اور ہرے رنگ کے علاوہ دوسرا رنگ پسند نہیں کرتے تھے۔ سرخ رنگ سے حضور کو سخت نفرت تھی۔ حضرت سفید عمامہ استعمال کرتے تھے۔ جس کی بندش گول ہوتی تھی۔ کبھی سفید رنگ کی اور کبھی سبز رنگ کی ٹوپی پہنتے تھے جو سر سے ملی ہوئی ہوتی تھی۔ اسی ٹوپی کو کلاہ ''لاطیہ'' بھی کہتے ہیں۔ ''کلاہ ناشرہ'' وہ ہے جو سر سے بلند ہو آپ کلاہ ناشرہ پہننا قطعی پسند نہیں کرتے تھے۔ ناشرہ سے آپ کو نفرت اس لئے تھی کہ ایسی ٹوپی کفار و مشرکین پہنتے تھے۔ لوگوں نے جب سوال کیا کہ کلاہ ناشرہ سے باز رہنے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ''کلاہ لاطیہ'' رسول خدا ﷺ نے اپنے سرِ مبارک پر رکھا۔ میں نہیں چاہتا جسے آقائے کائنات ﷺ نے قبول نہ کیا ہو میں اسے اپنے سر پہ رکھوں۔ اپنی تالیف میں شیخ علی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا

Scanned by CamScanner

پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوران سفر سمرقند میں جلوہ گر تھے تو ایک شخص آپ کی خدمت میں سرخ دستار اور گلابی انگرکھا پہن کر حاضر ہوا اور السلام علیکم کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی کہ آپ ہمیشہ سلام میں سبقت کرتے تھے اور آج سلام کا جواب تک نہ دیا۔ انہوں نے وجہ دریافت کی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ اس وقت مجھ سے ایک سنت ادا ہوئی ہے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے احمر یعنی سرخ لباس مردوں کے لئے پسند نہیں فرمایا۔ (ابوداؤد شریف)۔

در بیان صغیر سنی

سات سال کی عمر میں کرامت کا ظہور : واقعہ یہ ہے کہ ایک ضعیف شخص اپنی تنگ دستی اور فقر و فاقہ سے پریشان تھا۔ اور اس کے صبر و تحمل کا پیمانہ چھلک گیا تھا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس وقت سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف صرف سات سال کی تھی۔ فضل خدا سے وہ میرے مکان پہ تشریف لائے اور میرے حال زار کے بارے میں پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ اس شخص نے سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فاقہ کشی کی ساری بات بتائی اور کہا کہ حضور مدد کی جائے ! آپ کو اس پر رحم آگیا۔ آپ نے اس کی بات سن کر ایک ڈھیلا اٹھایا اور اس مٹی کے ڈھیلے پہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ ڈھیلا زرِ خالص ہو گیا۔ وہ سونا اس شخص کو دے کر سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر تشریف لے گئے۔ ہم سایہ کے لوگوں نے جب اس قدر سونا دیکھا تو ان سب کی نیت خراب ہو گئی اور کہا کہ تم نے چھپا ہوا خزانہ پایا ہے۔ ہم لوگوں کو بھی اس زرِ خالص

Scanned by CamScanner

میں سے حصہ دو ورنہ بادشاہ کے سپاہی سے تمہیں گرفتار کرادیں گے۔ وہ اس گرفتاری کے خوف میں مُبتلا ہو گیا۔ پھر آپ وہاں دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اس کو پھینک دو۔ میں نے اس سونے کو پھینک دیا۔ وہ سونا پھر مٹی کا ڈھیلا ہو گیا۔ اس کے ہمسائے اس تغیّر سے بہت حیرت زدہ اور خوف زدہ ہوئے۔ ان کو پشیمانی ہوئی اور وہ واپس اپنے گھروں کو چلے گئے۔ پھر حضرت نے اس بوڑھے شخص کو کہا کہ اسے اٹھالیجئے۔ اللہ نے اسے پھر مٹی کے ڈھیلے سے سونا کر دیا۔ جب بوڑھے شخص نے اسے اٹھایا تو دیکھا کہ مٹی کا ڈھیلا پھر سونا ہو گیا ہے۔ بوڑھے شخص نے کہا کہ آپ نے اس طرح کیوں نہیں فرمایا کہ کسی سے خوف نہ کر میں نے اسے پہلے جیسا بنا دیا ہے۔ حضرت اس بات پر جلال میں آگئے اور فرمایا کہ میں فرعون نہیں ہوں کہ ''انا ربکم الاعلیٰ'' کہوں اس شخص نے اسی وقت توبہ کی۔ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے زندگی بھر کے لئے یہ نصیحت مل گئی کہ تجھ جیسے نادانوں پر رحم نہ کروں کیونکہ نادانوں پر رحم کرنا گناہ اور معصیت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

یا طلحہ انتَ منّی : اللہ تعالیٰ نے سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدائشی ولی ہونے کا شرف عطا فرمایا تھا۔ صغیر سنی سے ہی آپ سے کرامات کا ظہور ہو رہا تھا۔ دس برس کی عمر کا ایک واقعہ ہے کہ حضرت شیخ ابو طلحہ مدینہ منورہ کے بہت بڑے عالم و فاضل تھے انہوں نے مکہ معظّمہ اور مدینہ طیّبہ ہی میں ظاہری علوم کی تحصیل کی ان کو ایک پیرِ کامل کی جستجو تھی۔ اس جستجو میں انہوں نے متعدد خانقاہوں کی خاک چھانی دراصل انہیں تمام سلاسل سلسلہء قادریہ پسند تھا۔ وہ پیر کامل کی تلاش میں بغداد شریف پہنچے۔ اس وقت خانقاہ قادریہ بغداد شریف کے مسند رُشد و ہدایت پر حضرت سید شاہ شمس الدین درویش

Scanned by CamScanner

محمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلوہ افروز تھے۔حضرت طلحہ نے دل میں ارادہ کرلیا تھا کہ جوشخص ''یَا طَلحه اَنتَ منّی '' کہہ کرمجھ سے خطاب کریں گے میں ان کی غلامی میں داخل ہو جاؤں گا۔سیدنا اٹھے اور فرمایا ''یَا طَلحه اَنتَ منّی '' (یا طلحہ تو مجھ سے ہے) ''مَن سَعدَ سَعد لبطن اُمّه'' (جو نیک بخت ہوتا ہے وہ ماں کے شکم سے ہی نیک بخت ہوتا ہے)۔حضرت طلحہ نے بیعت کی درخواست کی۔آپ نے فرمایا ''میں ابھی نابالغ ہوں اور تم جوان ہو۔نابالغوں کی اقتدا درست نہیں۔حضرت طلحہ کے دل میں خیال آیا کہ رشد و ہدایت باری تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے۔نومولود (بچہ) سے بھی کارِ ہدایت لیا جاسکتا ہے۔خود اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید میں فرمایا ہے۔''اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو اور میں نے اُسے بچپن میں نبوت بخشی۔'' (ترجمہ۔قرآن مجید پارہ ۱۶ ررکوع ۴)

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو شہر میں لائیں۔تو قوم کے لوگوں نے آپ کی والدہ سے دریافت کیا آپ تو پاک دامن ہیں پھر یہ بچہ کون ہے۔حضرت مریم نے اُس بچہ کی طرف اشارہ کیا تو قوم کے لوگ کہنے لگے بھلا یہ بچہ ہم سے کیوں کر باتیں کرے گا جو ابھی ماں کی گود میں ہے۔اللہ کے حکم سے وہ بچہ خود ہی بول اٹھا۔

''میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی کیا''۔حضرت طلحہ کے دل میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتیں آتی رہیں۔حضرت سیدنا محمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف سے انکی باتوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔آپ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ اے طلحہ! تو عالم ہو کر نہیں جانتا کہ

Scanned by CamScanner

حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول تھے اور انبیاء بالواسطہ خدا سے تعلیم پاتے ہیں۔ امت میں بھی بعض صالحین کے قلوب نورِ حسن ازل سے منور ہو جاتے ہیں۔ بغیر اکتساب علم قرآن و حدیث کے کاموں میں دخل دینا بدعت ہے۔

جب تک فقراء محرم راز اور جمیع اقوال و احوال نہ ہو جائیں دوسروں کو ہدایت نہیں ملتی۔ خودی اور خود رائی بیشک بشر کو چاہ ضلالت میں گرا دیتی ہے۔ جب بوئے ہدایت، باغ ہدیٰ سے ملی تو طلحہ کے دماغ کو بڑا سکون حاصل ہوا اور دل کو دائمی مسرت حاصل ہوئی انہوں نے پھر التجا کی، ٹھیک ہے آج سے میں آپ کی خدمت میں رہوں گا اور پھر اپنی تمام زندگی سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں گذار دی۔ جب آپ کی عمر ۲۷ برس کی ہوئی تو آپ نے ایک روز حضرت طلحہؓ کو بلا کر شرفِ بیعت سے مشرف فرمایا۔ اور نیا نام حسن رکھا اور فرمایا کہ تمہارے کردار بھی حسن ہوں گے۔ حضرت طلحہؓ کے لئے موسوم کردہ نام حسن کہکشاں کی طرح روشن ہوا۔ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم پاک سے لپٹ کر کہاں کہاں نہ گئے کبھی قرن کا جنگل ہے تو کبھی کوہ طور اور کبھی طواف کعبہ۔

اخلاق کریمانہ سید الہند رضی اللہ عنہ علماء، فقراء، غریبوں مسکینوں اور بیماروں کی صحبت دلی رغبت کے ساتھ پسند فرماتے تھے۔ امراء پر توجہ نہیں رہتی تھی۔ جو بھی نذرانہ آتا وہ غریبوں اور مسکینوں اور یتیموں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ حضرت شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

''دلی رغبت کے ساتھ کمزوروں، علماء فقراء کے ساتھ بیٹھنے کو پسند فرماتے اگر

Scanned by CamScanner

کوئی دولت مند آ جاتا تو اس کی طرف توجہ کم فرماتے اور نذرانہ وہدیہ ملتے ہی فقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے۔ فضول کام کبھی نہیں کرتے۔ کم سخن تھے (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۲۳ اردو ترجمہ)

فرائض اور سنت نبوی کی پابندی : فرائض الٰہی میں سے کوئی فرض اور سنت نبوی میں سے کسی سنت کو آپ نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ آپ ہمیشہ ذکر الٰہی اور اوراد میں مشغول رہتے حضرت شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

سید الہند رضی اللہ تعالیٰ کو میں نے دیکھا کہ آپ سے ہوس ونفسانیت کا کوئی عمل صادر نہیں ہوتا تھا اور بندگی میں بشری قوت سے زیادہ سعی کرتے تھے۔ اللہ کے فرائض میں کوئی فرض رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے کوئی سنت فوت نہیں کیا۔ تلاوت قرآن پاک ودیگر اشغال الٰہی میں مشغول رہتے۔ نمازیں کثرت سے پڑھتے اور اکثر ایام روزے رکھتے۔

فوت ہرگز نہ کرد سیدنا ہیچ سنت گر سنن پیغمبر
فرض اوراد نہ شُد قضا گا ہے درمیان سفر و گاہِ حضر

(مناقب محمدیہ فارسی قلمی صفحہ نمبر ۵۲)

زیارت قبور : ماخوذ ہے کہ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ صغیر سنی میں قبرستان جایا کرتے تھے کبھی کبھی آپ روتے اور کبھی کبھی ہنستے تھے۔ آپ کے خادموں میں سے ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا ماجرا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ بعض اہلِ قبور کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ راحت میں ہیں اور بعض اہلِ قبور کو عذاب قبر میں مبتلا پاتا ہوں میں جب اہلِ قبور کو آرام اور راحت میں پاتا ہوں تو خوش ہوتا ہوں اور جب عذاب

Scanned by CamScanner

میں مبتلا پاتا ہوں تو اسکی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے خادم نے عرض کیا ''ثواب و عذاب تو قیامت کے بعد جنت وجہنم میں ہوگا نہ کہ عالم برزخ میں'' سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ نے خادم کی دلیل سنکر فرمایا کہ صحیح کہتے ہولیکن کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نہیں سنا۔آپ نے فرمایا ہے کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔غلام سیدنا کا جواب سنکر ششدر رہ گیا کہ اس صغیر سنی میں معرفت کا ایسا عرفان سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ نے خادم کے اس خیال کو کشف کے ذریعے سے جان لیا اور فرمایا ''حیرت کا کوئی مقام نہیں۔ باری تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت کی نعمتوں سے مالا مال فرما دیتا ہے۔

کھیل کود سے نفرت : سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھیل کود اور لہو ولعب سے نفرت تھی۔ایک دن کی بات ہے کہ آپ کے پڑوس کے لڑکے دیوار پر کھیل رہے تھے۔اتفاقاً آپ وہاں تشریف لے گئے جب کھیلنے والوں کی نگاہ ان پر پڑی تو انہوں نے اپنے ساتھ کھیلنے کے لئے اوپر بلایا۔آپ نے ان کے ساتھ کھیلنے سے انکار کر دیا اور اس دیوار کے نیچے گڑھے میں کھڑے رہے۔اس جگہ ایک نوجوان کھیل تماشہ دیکھ رہا تھا۔اس نے کہا کہ آپ دیوار پر چڑھ کر ان بچوں کے ساتھ کھیلنے کے بجائے گڑھے میں کیوں کھڑے ہیں؟ ان لڑکوں کے ساتھ کیوں نہیں کھیلتے ؟ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہر شئے مرکز کی طالب ہے۔اگر چہ بہت بلند و بالا ہی کیوں نہ ہو۔آخر کار وہ پستی کی طرف جاتی ہے۔آسمان بہت بلند ہے لیکن وہ زمین کی طرف سرنگوں ہے۔وہ نوجوان سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عالمانہ گفتگو سن کر بہت متاثر ہوا۔پھر اس نوجوان نے کہا کہ اس علم وادراک کے باوجود آپ بچوں

Scanned by CamScanner

کے ساتھ کیوں رہتے ہیں۔ حضور نے جواب دیا ''میں بچہ، جوان ضعیف ہر کسی کے ساتھ تعلق استوار رکھنا ضروری سمجھتا ہوں ممکن ہے کہیں سے کوئی مفید چیز حاصل ہو جائے۔

آتش پرست مشرف باسلام ہوئے : ایام طفلی کی حکایت ہے کہ ۵۰ آتش پرست تاجروں کی ایک جماعت تجارت کی غرض سے ٹھہری ہوئی تھی۔ وہ لوگ آفتاب کو خدا مانتے تھے اور اسکی پرستش کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک روز حضرت سیدالہند کا گذران تاجروں کی جانب سے ہوا۔ آپ نے انہیں آفتاب کی پرستش کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ حیرانی کی بات ہے کہ تم اس آفتاب کی پوجا کرتے ہو جو غروب ہو جاتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں سورج کی چمک دمک اور گرمی سب ختم ہو جاتی ہے اس کے باوجود سورج کو اپنا معبود سمجھنا نادانی کی بات ہے۔ آپ کے وعظ سے وہ لوگ کافی متاثر ہوئے۔ سیدنا کی ولایت کا کرشمہ دیکھئے کہ اسی شب سارے آتش پرست خواب میں حالات محشر اور قبر کے احوال دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے۔ صبح میں بیدار ہو کر سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے ان لوگوں نے سیدالہند کے فرمان کے مطابق علمائے دین سے ارکانِ اسلام کی تعلیم حاصل کی۔

پدر بزرگوار سے بیعت و خلافت : سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب علوم ظاہری سے فارغ ہو گئے تو پدر بزرگوار سیدنا شمس الدین درویش قادری رضی اللہ عنہ نے اپنے آبائی سلسلہ قادریہ میں آپ کو داخل کیا اور آپ کی بیعت لی اور ارشاد فرمایا ''اے فرزند ! یہ کفن پہنا رہا ہوں کیونکہ خرقۂ خلافت پہننا اس مرد کامل کے لئے زیبا ہے جو اپنی ہستی کو لاموجود سمجھے، پیر اپنے مرید کے لئے ذریعہ ہوتا ہے۔ مرید کا

فرض ہوتا ہے کہ اپنے پیر کے حکم کی تعمیل کرے۔ مرید کو اپنی ذات مرشد کے ارادے میں فنا کر دینا چاہیئے۔ وہ اپنے آپ کو مردہ صفت تصور کرے۔ جس طرح مردہ دنیاوی ہستی سے محروم ہو کر غسال کے ہاتھوں سے کفن پہنتا ہے اسی طرح مرید اپنے مرشد کامل کے ہاتھوں خرقۂ فقر پہنتا ہے۔

حضرت شیخ علی شیرازی جب سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت سے سرفراز ہوئے تو ایک موقع پر انہوں نے حضرت سے اس موضوع کی وضاحت چاہی تو آپ نے تشریح کی اور فرمایا کہ انسان کی اصل مٹی سے ہے اور جسم عناصر اربعہ سے مزین ہے اور رُوح میں کوئی عُنصر دخیل نہیں۔ جب قفس عنصری سے روح نکل جاتی تو بدن کے اعضاء سڑ گل کر خاک ہو جاتے ہیں لیکن روحانیت کے علمبردار اولیاء واصفیا کی روحانیت باقی رہتی ہے۔ اولیاء اللہ اور شہدائے کرام کے اجسام کو زمین کھا نہیں سکتی۔ اللہ کے فرمان کے مطابق ان کے اجسام روحی صفت ہو جاتے ہیں۔ انبیاء کی پاک روحیں قبر شریف میں لوٹا دی جاتی ہیں اور اولیاء کی روحیں فیض بخش ہوتی ہیں۔

حضرت سید الھند کی زبان دانی : حضرت کی مادری زبان عربی و فارسی تھی۔ لیکن سیر و سیاحت کے موقع پر آپ کا گذر جہاں بھی ہوتا آپ وہیں کی مقامی زبان میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ علامہ شیخ طلحہٰ معروف بہ حسن مدنی اور دیگر خلفاء کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا کلام مختصر اور پر اثر ہوا کرتا تھا۔ وعظ اور خطابت میں آپ کو مکمل عبور حاصل تھا آپ کی خوش بیانی آپ کے معاصرین کے لئے وجہ رشک تھی۔ جب آپ کی تشریف آوری ہندوستان میں ہوئی تو آپ نے کول، بھیل اقوام کے نیم ہندو سرداروں سے ہندوستانی زبان میں گفتگو فرمائی۔ آپ سے لوگوں

Scanned by CamScanner

نے جب استفسار کیا کہ آپ جہاں جاتے ہیں وہیں کی زبان فصاحت کے ساتھ بولتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا ''جنہیں ''علّم اٰدم الاسماء کلھا'' کی میراث (اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے) پہنچی ہے ان کے لئے یہ امر کوئی مشکل نہیں۔ وہ ہر زبان میں گفتگو کر سکتے ہیں۔

راہ سلوک میں سیروسیاحت : جب حج بیت اللہ کا زمانہ آیا تو آپ مکہ معظّمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ دس سال کی عمر سے ہر سال زیارتِ خانۂ کعبہ کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور حج کے ارکان ادا فرماتے تھے۔

شیخ علی شیرازی آٹھ بار طواف کعبہ میں سیدنا پاک کے ساتھ رہے اور کوئی فرض خدا اور سنت رسول آپ سے فوت نہ ہوا۔

حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد چند روز مکہ معظّمہ میں قیام فرماتے پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے مزار مقدّس کی زیارت کرتے۔ وہاں سے بیت المقدس کے لئے روانہ ہو جاتے۔ یہی وہ مسجد ہے جو داؤد علیہ السلام کا قبلہ تھی۔ بیت المقدس وہ مقام ہے جہاں شب معراج سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ نے تمام انبیاء کی امامت فرمائی اور عالم بالا پر گئے۔ قرآن مقدس میں ہے۔ **سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجدالحرام الی المسجد الاقصیٰ.**

ترجمہ : پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک۔ (ترجمہ کنزالایمان)

مفسّرین بیان فرماتے ہیں ''عرش سے بالا بہ جسم تشریف لے گئے اور عروج آپ کا قریب لامکاں کے تھا۔ جس طرح احادیث معراج میں مذکور ہے۔ الغرض بیت

المقدس بڑی مقدس جگہ ہے جہاں متعدد انبیاء کرام کے مزارات مقدسہ ہیں۔سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۷روز تک بیت المقدس میں قیام فرمائے۔آپ ہر شب انبیاء کرام کے مزارات کی زیارت کے لئے جاتے تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام کی ارواح طیبات سے فیضان حاصل کرتے رہے اور وہاں کے علماء وفضلاء سے بھی استفادہ کیا کرتے۔اس کے بعد کوہِ طور کی سیاحت کی وہاں کی جگہ بہت دل پسند تھی۔کوہ طور وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا ہوئی اس مقام پر بھی حضرت کا کئی دنوں تک قیام رہا۔وہاں سے دشوار گزار پہاڑوں دریاؤں اور جنگلوں کو طے کرتے ہوئے بغداد واپس آ کر اپنے پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

قرن کے جنگل میں چار سالہ مجاہدہ : شیخ علی شیر شیرازی کے الفاظ میں ''جس وقت آپ کی عمر شریف ۲۳ رسال کی ہوئی تمام علوم اور فنون میں طاق اور شہرہ آفاق ہو گئے۔سید العلماء سید شاہ شمس الدین درویش قادری نے انہیں حکم دیا اور تعلیم وتلقین اور فتویٰ دینے کا۔......(مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۵۴، ۵۶، اردو ترجمہ)۔

الغرض آپ ایک جید عالم اور یگانۂ روزگار ہو گئے تو آپ کو درس وتدریس اور فتویٰ دینے کا حکم دیا گیا۔

جب قدوۃ العارفین سیّد العلماء سیّد شاہ شمس الدین درویش قادری نے دیکھا کہ آپ نے حصول علم ظاہری وباطنی میں کامرانی حاصل کر لی پھر بھی آپ نے فرمایا کہ ہنوز تو نے کوئی کام نہیں کیا کیوں کہ صد ہزار سال تک راہ سلوک پر سالک چلتا

Scanned by CamScanner

رہے تو بھی ایک قدم نہ گیا۔علم تصوف وسلوک ایک بحر بیکراں کی طرح ہے۔سالک کو چاہئے کہ وہ اس بحر کو ریاضت وصبر واستقلال سے پار کرے۔

تصوف ایک خالص اسلامی اقدار ہے۔سنت نبوی سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا تزکیۂ نفس،قرب حق،فرائض وواجبات اورنوافل کی ادائیگی کا نام ہے ۔

سلوک ومعرفت کی راہ تو دشوار ہے لیکن
محمد قادری بے شک چراغِ حق نما بھی ہیں

ماعرفناک حقّ معرفتک ترجمه نہیں پہچانا ہم نے تجھ کو جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے۔سالک اس کے سوااور کوئی دوسرا کلمہ زبان سے نہ نکالے۔

سیدنا الہند رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا کہ جو ارشاد عالی ہو بجالاؤں۔ چنانچہ پدر بزرگوار کے حکم کے مطابق چارسال تک قرن کے جنگل میں باری تعالیٰ کی طاعت وبندگی اور ریاضت میں مشغول رہے۔مجاہدہ کے اس سفر میں حضرت ابوطلحہؓ مدنی ساتھ ساتھ رہے۔آپ فرماتے ہیں۔''ہمیشہ روزہ رکھتے دوسال تک حضرت سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ کچھ کھایا اور نہ پیا۔ بلکہ جب افطار کا وقت قریب آتا تو افطار کے لئے جنگلی اشجار کی کچھ پتیاں استعمال کرتے اور کوئی غذا نہیں ہوتی تھی۔اس کے باوجود جسمانی ضعف کا نام ونشان تک نہ تھا۔فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہتے۔دوسال جو میوہ آپ کو خود بخود دکھائی دیتا وہ نوش جان فرماتے مگر خود جنگلی میوؤں کی جستجو نہ کرتے۔

حضرت شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔''فرشتوں کی خوراک ان کے لئے مخصوص تھی جس کو محبوب کے ہاتھ سے جدی ارث (ترکہ) کی ہمت سے کھاتے اور مشرف

ہوتے شیخ شیرازی فرماتے ہیں ؎

طالب دیدار حق بہ گذا شتند
از دل آرام و شہوت ہر نفس
ہیچ گاہی نیست ایشاں
رستہ داماں انداز چنگ ہوس

اللہ تعالیٰ کے دیدار کا طلب گار اپنے دل کا
آرام وسکون ترک کرتے، کہیں بھی انہیں
سکون وقرار نہیں، صبر وشکیب کا دامن
چھوٹا ہوا، ہوس کے ساز کو چھوڑے ہوے

(مناقب محمدیہ قلمی ص ن ۴۶ تا ۴۷)

قرن کے جنگل میں چار سالہ مجاہدہ نفس کشی کے دوران سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم مبارک میں نہ کوئی ضعف آیا نہ ان کے مجاہدۂ ونفس کشی میں کوئی کمی آئی۔ آرام کے لئے پاؤں تک نہ پھیلاتے تھے۔ شب میں ذرا بھی نہ سوتے تھے صرف ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ اس طرح چار سال بندگی اور مجاہدہ ونفس کشی میں گذرے۔

سید الہند کے خلیفہ خاص حضرت علامہ شیخ طلحہٰ حسن قادری فرماتے ہیں۔

''اسی درمیاں یعنی ان چار سالوں میں ایک مرتبہ چند ظالم و جابر اس بیاباں میں آئے اور مجھ کو اور حضرت سیدنا پاک سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کر کے لے جانے لگے۔ اس وقت میں نے بد دعا کرنی چاہی مگر حضرت سیدنا پاک سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ اے حسن ! تو نفس کشی کے لئے میرے ساتھ ہے۔ موافقت

Scanned by CamScanner

نفس کے لئے نہیں''۔ سیدنا پاک سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفس کشی کے لئے یہ بہترین موقع ہے۔ محض اک ادنیٰ آزمائش ہے۔ اس امتحان سے گھبراتے کیوں ہو؟ جب تک بس چلے بندۂ حق کو خدمتِ خلق کا فریضہ انجام دینا چاہئے تب خادم کو مخدوم کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

سیدنا کی نصیحت سے اس بات کی وضاحت ہوئی کہ جب تک بس چلے بندۂ حق کو خدمت خلق کا فریضہ انجام دینا چاہئے اسکے بعد خادم کو مخدوم کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ خدمت خلق بھی طاعت ہے۔ اسے ترک نہیں کرنا چاہئے۔ کبر و غرور سب گناہوں سے بدتر ہے۔

حضرت حسن مدنی فرماتے ہیں کہ جب وہ لوگ ہم لوگوں کو گھر لے گئے تو ہمیں بوجھ ڈھونے اور لکڑیاں کاٹنے کے کام میں لگا دیا ان کے ملازمین ہم پر نگرانی کرنے لگے۔ ان کے اور بھی مظلوم گرفتار تھے۔ ہم لوگ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور اس کے گھر میں پہنچاتے تھے۔ سیدنا پاک سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمد و رفت میں پیہم قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور نمازیں ادا فرماتے تھے۔ ایک دن حسب معمول ہم لوگ بیابان میں لکڑیاں کاٹ رہے تھے کہ اسی درمیان جنگل سے ایک شیر آتا ہوا دکھائی دیا۔ لوگ دہشت زدہ ہو کر اِدھر اُدھر بھاگنے لگے تو میں نے سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہ الرحمہ کو دیکھا کہ آپ پر خوف کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''موذیوں کو ایذا دینے سے پہلے ہی مار ڈالو لیکن میں تم سے مدد نہیں چاہتا سوائے اللہ تبارک تعالیٰ کے۔ ان نادان ظالموں نے سمجھا کہ حضرت انہی سے کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کس کی ہمت ہے جو شیر کا مقابلہ کرے تم مارنے

Scanned by CamScanner

کو کہتے ہو پھر یہ بھی کہتے ہو کہ میں تم سے مدد طلب نہیں کرتا۔ حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا سنو میں تم سے نہیں کہتا بلکہ فرشتے جو ہمارے اور تمہارے نگہباں ہیں وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ شیر تم لوگوں تک آ پہنچا ہے اب کیا حکم دیتے ہو؟ میں نے ان کو جواب دیا ہے۔ ان ستمگروں میں سے ایک نے کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے اگر کوئی تمہارے پاس دلیل ہے تو پیش کرو۔ حضرت نے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے وہ شیر مر چکا ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو جا کر مردہ شیر کو دیکھ لو۔ جب وہ لوگ اسکے قریب گئے تو دیکھا کہ واقعی وہ شیر مر چکا ہے۔ انکی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ وہ لوگ آپ کے سامنے آ کر معافی کے طلب گار ہوئے اور آپ نے ان لوگوں کو رہا کر دیا۔ سیدنا پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری کوئی تقصیر نہیں۔ میں تم سے خوش ہوں۔ حضرت نے ان کو تشفی بھی دی۔

بندۂ حق کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ سرورِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا لا الٰہ الا اللہ میرا حصار ہے جو شخص میرے حصار میں آ گیا وہ عذاب و عتاب سے محفوظ رہا۔ اس میں شک نہیں کہ جب تک مرید منزلِ مقصود تک نہیں پہنچتا سیکڑوں قسم کا ڈر و کھٹکا ہے اور ہر ہر قدم پر رہزن ہے۔ اگر ایسے محفوظ حصار اور قلعہ استوار میں وہ آ گیا ہے تو بے خوف ہو گیا۔

غم دنیا ہے، نہ ہے خوفِ زمانہ کوئی
ولی اللہ ہیں اللہ کی رحمت والے

أدعُ الخلقَ إلى الحق (مخلوق الٰہی کو حق کی طرف بلاؤ) : قرن کے جنگل میں چار سالہ مجاہدہ اور تزکیہ نفس کی تکمیل کے بعد جب آپ کی عمر شریف ۲۷ سال کی ہوئی تو اکثر خلاء میں سنا کرتے تھے کوئی کہنے والا کہتا تھا کہ مخلوق خدا کو حق کی طرف

کیوں نہیں بلاتے ہو۔ اِدھر اُدھر نظر دوڑائی جاتی مگر کسی کو دیکھ نہیں پاتے تھے۔

چار سال کے بعد پانچویں سال جب اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں بغداد شریف پہنچے حضرت شیرازی مناقب محمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا رضی اللہ تعالی عنہ ۸۳۷ھ میں دعوۃ الی الحق کے منصب پر مامور ہوئے اور منصب دعوۃ الی الحق پر مامور ہونے کے بعد حضرت سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے جب میری عمر ۲۷ برس کی ہوئی تو چند روز کے بعد والد بزرگوار کے حکم سے دعوۃ الی الحق میں مشغول ہوا میں نے سب سے پہلے شیخ الشیوخ حضرت حسن مدنی اور شیخ المشائخ حضرت محمد مجذوب بغدادی کو خرقہ خلافت پہنایا اور بیعت باطنی میں داخل کیا اور فرمایا کہ میں دعوت پر مامور نہ تھا اس لئے پہلے میں نے ان دونوں کو بیعت صوفیہ اور اس راز سے آشنا نہیں کیا جو حضور آقائے کائنات ﷺ کی زبان مبارک سے پہنچی ہے۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۵۳)۔

شیخ شیرازی لکھتے ہیں کہ شیخ الشیوخ شیخ حسن مدنی نے فرمایا کہ جس دن حضرت سیدنا منصب ارشاد و دعوت پر مامور ہوئے اسی روز سے لوگوں کا ازدہام بارگاہ سیّدنا میں حاضر ہو کر آپ کے دست اقدس پر توبہ کی جنھیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

دعوت وارشاد کے منصب پہ جب فائز ہوئے
چل پڑی خلقِ خدا سوئے محمد قادری

بارگاہ رسالت میں حاضری : ۸۳۷ھ میں والد بزرگوار سیدنا شاہ شمس الدین درویش قادری نے ارشاد فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں حاضری دینے کا وقت ہے۔ لہٰذا تم مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر مسجد نبوی میں اعتکاف کرو۔ اعتکاف کے

دوران تمہیں ہر طرف اُدعُ الخلق الیٰ الحق کی آواز سنائی دیگی یعنی مخلوق خدا کو حق کی طرف بلاؤ لیکن اس آواز کی طرف توجہ نہ کرنا۔ جب تک بذات خود رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ زیبا کی زیارت نہ ہو جائے۔ اس وقت سید کونین ختم المرسلین رسول برحق ﷺ تمہیں جو حکم دیں فوراً اس پہ عمل کرنا اور اس فرمان پر عمل کرنے میں تاخیر نہ کرنا۔ چنانچہ والد بزرگوار کے حکم سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے اور چھ ماہ تک مدینہ منورہ میں معتکف رہے۔ ایک دن خوش بختی کا ستارا چمکا اور سرورِ کونین نے اپنے چہرۂ زیبا کی زیارت سے آپ کو مستفیض فرمایا۔ آپ نے زیارت جمال آرا سے وہ لذت پائی جو بیان سے بعید ہے۔ روضۂ سرور کونین کے خُدّام بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن دربار رسول پاک میں حضرت سید الہند رضی اللہ عنہ کی عجیب کیفیت دیکھی ایسا لگ رہا تھا کہ حضور مدہوش ہیں۔

آپ حالت سکر میں تھے اور آپ پر مدہوشی کی کیفیت طاری تھی۔ آپ کے دہن مبارک سے کف جاری تھا جیسا کہ دریا جوش مارتا ہوا ساحل پر جھاگ ڈالتا ہے۔ مراقبہ کی حالت میں آپ کی زبان مبارک پر عربی کے یہ اشعار تھے۔

قصیدہ سیّدنا پاک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

القاء ربانی و فیضان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

سقانی سیدی کوثر زلالا	عطانی روح جدی لی وصالا
فقال الجدلی ولدی کریم	لک الدرجات عند اللہ تعالیٰ
فلا خوف لک لاالحزن یوما	لک قصر من الفردوس اعلیٰ
سمعت قول جدی فرح قلبی	ودفع اللہ من قلبی ملالا

Scanned by CamScanner

ترجمہ : میرے سردار نے میرے لب و کام کو زُلال کوثر سے شیریں کام فرمایا اور میرے جد امجد کی روح پرفتوح نے مجھے دولت وصال سے مالا مال کیا۔ میرے جدّ امجد نے مجھے کریم کے لقب سے مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ اے فرزند تیرا مرتبہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک بہت بلند ہے۔ تو اب تیرے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی ملال۔ کیونکہ فردوس اعلیٰ میں تیرے لئے محل ہے۔

جب میں نے اپنے جد اعلیٰ کی زبان فیض ترجمان سے یہ بات سنی تو میرے دل کو فرحت حاصل ہوئی اور اللہ پاک نے رنج و ملال کو دور کر دیا۔

سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ابھی مدہوشی کی کیفیت طاری تھی کہ ناگاہ شیخ محمد وہاں حاضر ہوئے اور بڑی جرأت سے کام لیتے ہوئے ان کا کف دہن جو زمین پر گر رہا تھا وہ نوش جان کر لیا۔ کفِ دہن کا چاٹنا تھا کہ ان پر بھی مدہوشی طاری ہوگئی اور زبان پر عربی کا مندرجہ ذیل شعر جاری ہوگیا۔

اَنا نُوُرٌ و نُورُ اللّٰہ نُوری

فَلا لِی الحزُن لا وقتِی زوالا

ترجمہ : میں نور ہوں۔ اور اللہ کا نور میرا نور ہے۔ پس میں رنج و غم کی قید اور زوال کے خوف سے چھٹکارا پا چکا ہوں۔

حضرت سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر سننا تھا کہ آپ حالت اصلی میں آئے۔ شیخ محمد سے بہت ناراض ہوئے اور غیظ و غضب میں فرمایا یا شیخ محمد مجذوب اُسکتُ۔ (خاموش ہو جاؤ) حضور کا اتنا فرمانا تھا کہ وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئے۔ اس زمانے سے شیخ مذکور مجذوبیت میں مبتلا ہوگئے۔ یہاں تک سکوت اختیار کیا کہ جس

Scanned by CamScanner

جگہ آپ کو لے جاتے چلے جاتے حضرت سیدنا کے وعظ وکلمات سنتے، خاموش رہتے۔ بزرگانِ دین کا قول ہے کہ انسان کی زبان میں بلا ہے۔ سچ ہے کہ سوال (ہاتھ پھیلانا) ذلت ہے اگر چہ ماں باپ سے ہی سوال کیوں نہ کیا جائے جس نے جو کچھ کھلا دیا۔ کھا لیا۔ کبھی زبان پر چوں و چرانہ لائے۔ مرید صادق پیر کے حکم کے تابع ہوتا ہے۔ مرید ہو تو حضرت شیخ محمد مجذوب جیسا کہ فرمان پیر کی تعمیل اس طرح کی کہ زندگی بھر کسی چیز کے لئے لب نہ ہلایا۔

مکہ معظمہ سے دعوتِ حق کا آغاز : بارگاہِ رسالت ﷺ سے جب تبلیغ دین کی اجازت حاصل ہوگئی توحج کا زمانہ قریب آگیا آپ مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ تشریف لائے۔ حج وعمرہ ادا کرنیکے بعد وہاں آٹھ سال تک قیام فرمایا۔ عرب وعجم کے مشائخ کی صحبت اختیار کی۔ درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ وعظ کی محفلوں میں مکہ شریف کے بڑے بڑے علماء ومشائخ بھی شریک ہوتے تھے۔ بہت سے مرد خواص وعوام آپ کے حلقۂ ارادت میں آئے۔ کعبہ کے ایک خادم حضرت شیخ کریم الدین حسینی مکی بھی شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ آٹھ سال کے درمیان ہزاروں بندگان خدا نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

شیخ علی شیر شیرازی کا بیعت وخلافت: حضرت شیخ علی شیرازی سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص مریدوں میں سے ایک تھے۔ مناقب محمدی'' میں اپنا حال یوں بیان کرتے ہیں۔'' میں علوم ظاہری کی تحصیل سے فارغ ہونے کے بعد ایک دن قرآن مجید کی تلاوت کررہا تھا جب اس آیت کریمہ میں پہنچا ''فامامن طغیٰ و اثرالحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماوی واما من

خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهوی فان الجنة هی الماوی''۔

ترجمہ : جس نے حق سے سرکشی کی اور آخرت کا منکر ہو کر دنیاوی زندگی ترجیح دی سو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے اور جس شخص نے اپنے رب کا خوف کیا اور اپنی جان کو (نفس کو) حرام خواہش سے بچایا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

میں نے پُر عزم اور مصمم طریقے پر ارادہ کیا اور اس آیت کریمہ پر عمل پیرا ہونے کا پختہ ارادہ کرلیا اور مجھ پر خوفِ خدا کی کیفیت طاری ہو گئی میں رونے لگا۔ عبادت، ریاضت اور مجاہدہ میں ایسا مصروف ہوا کہ نہ آنکھوں میں نیند تھی اور نہ ہی آرام تھا۔ ایک رات بارگاہ ایزدی میں رو رو کر التجا کی کہ اے میرے پروردگار میرے حال زار کی خبر لے اور مجھے کسی مرشد سے آگاہ کردے۔ اسی حال میں سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک حسین و جمیل نوجوان میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ ''علی شیر تم نے راہ سلوک میں قدم رکھا ہے۔ چلتے رہو۔ میں تمہارا مددگار ہوں میں تمہیں منزل مقصود تک پہنچاؤں گا میں نے ان کا اسم مبارک پوچھا۔ آپ نے فرمایا میں سید محمد قادری بغدادی ہوں۔ میں نے دست ارادت بڑھایا۔ آپ نے مجھے مرید کیا۔ اس وقت آپ نے جو خرقہ پہن رکھا تھا مجھے پہنایا۔ مجھ کو مکہ معظّمہ میں طلب فرمایا کہ میں تجھے وہیں ملونگا۔ میں نے عرض کیا ابھی ہمراہ ہوتا ہوں بس جیسے ہی قدم ساتھ میں اٹھایا کہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن میں نے یقین کرلیا کہ یہ خواب خیالی نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہے۔ میری بے چینی بڑھتی گئی۔ سوچنے لگا۔ کس طرح مکہ معظّمہ پہنچوں میں والد بزرگوار سے اجازت لیکر مکہ معظّمہ پہنچا میں نے دیکھا کہ حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہلے ہی سے قیام پزیر تھے۔ جب میری نگاہ آپ پر پڑی تو میری خوشی کا ٹھکانہ

Scanned by CamScanner

نہ رہا۔ آپ کو دیکھتے ہی میرے دل نے فوراً گواہی دی کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کی زیارت خواب میں ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو اسی حالت میں پایا جیسا کہ خواب میں دیکھا تھا۔ اس وقت آپ کے سامنے مریدوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم تھا۔ مجھے دیکھتے ہی آپ نے فرمایا۔ السلام علیکم اے شیرازی تم اپنے وعدے کے مطابق آ گئے میں نے سلام کا جواب دیا اور قدم بوس ہوا۔ انہوں نے مجھے بیعت سے سرفراز فرمایا میں نے دیکھا کہ حضرت سید الہند وہی خرقہ پہنے ہوئے ہیں جو حضرت خواب میں پہنے ہوئے تھے۔ حضرت نے مجھے وہی خرقہ عنایت فرمایا۔ پھر فرمایا علی شیرازی! لو میں نے تمہیں ظاہری و باطنی دونوں نعمتیں بخشیں۔

شیخ کریم الدین حسین نے مجھ سے حقیقت حال دریافت کیا۔ میں نے اپنی ساری سرگذشت بیان کر دی۔ شیخ مذکور کو شیرازی کی سعادت پر رشک ہوا اور جب اس کے رشک آمیز کلمات کو سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو آپ نے فرمایا کہ ''اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔'' تمہارا بھی وقت قریب ہی ہے صبر سے کام لو۔

حضرت شیخ علی شیرازی بیعت وخلافت سے سرفراز ہونے کے بعد تمام وقت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر رہتے اور ان کے فیضان سے مستفیض ہوتے سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کل ۱۰ حج ادا فرمایا اور ان کے ساتھ علامہ علی شیر شیرازی نے آٹھ حج کیئے۔ حضرت سیدنا جب اپنے چالیس خدام اور خلفاء کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے تو وہ بھی ان کے ہمراہ آئے۔

زہے سعادت شیراز کہ بر راہ راست ترا رساند امام کہ او نظیر نداشت
بہ نعمت تر سیدی زمکہ چوں سلمان کہ اہلِ مکہ نصیبے ازاں سریر نداشت

(مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۶۳)

ترجمہ۔اے شیرازی تجھ کو تیری قسمت نے ایک مرشد کامل کے کرم سے اس مقام تک پہنچا دیا۔ جو بلند ہے۔ وہ مرشد کامل ایسا ہے جس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔تو سلمان کی طرح فارس سے مکہ پہنچا۔ یہ مرتبۂ سلمانی تجھ کو مبارک ہو۔جس در کی دربانی حاصل ہوگئی ہے۔اس در تک رسائی غیروں کی قسمت میں نہیں ہے۔

بارگاہ رسالت سے ہندوستان جانے کا حکم

مکہ معظّمہ میں سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۸؍سال تک قیام رہا۔اس طویل مدت میں آپ کو اپنے والد بزرگوار کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔اس وقت آپ کے پدر بزرگوار جیال میں سکونت پذیر تھے۔اس لئے آپ جیال تشریف لے گئے اور خدمت پدری میں حاضر ہوکر شرف قدم بوسی حاصل کیا۔۶؍ ماہ تک اپنے والد بزرگوار کے ساتھ رہے ایک شب سرور کونین حضرت محمد مصطفی ﷺ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب میں جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا۔’’سید محمد قادری تم کو اسلام کی ترویج و اشاعت اور مظلوموں کی فریاد رسی کے لئے ہندوستان جانا ہے خضر خاں والئی پنجاب کے پوتے محمد شاہ کے دور حکومت میں حضرت سید الہند کی ہندوستان میں تشریف آوری ہوئی۔صوبہ بہار پرگنہ انچھا میں زمین دار راجہ کولہ کے ظلم وستم اور تشدد کا زور تھا صرف زمین دار ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو مطلق العنان بادشاہ سمجھتا تھا۔مسلمانوں کو وہاں ارکان اسلام اور مذہبی فرائض ادا کرنے کی کھل کر اجازت نہیں تھی۔اس نے بہار کے مشہور ومعروف عالم و فاضل حضرت شیخ علی ہندی کے تمام اہلِ وعیال اور اقربا کو

Scanned by CamScanner

بے رحمی کے ساتھ قتل کر ڈالا تھا۔ ان کی حیات باقی تھی اس لئے وہ بچ گئے۔ ہندوستان میں جب کہیں کسی نے بھی انکی فریاد نہ سنی تو انہوں نے مدینہ منورہ پہنچ کر بارگاہ رسالت میں اپنی فریاد پیش کی ایک شب انہیں سرور کونین حضرت محمد مصطفے ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ:

''سید محمد قادری کو اپنے ساتھ لیکر ہندوستان کے لئے روانہ ہو جاؤ ظالم کولہ سیدنا محمد قادری کے ذریعہ کیفر کردار کو پہنچے گا۔ ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کی مدد اور دادرسی ان کے وہاں جانے پر موقوف ہے۔

عالم اسلام میں اس زمانے میں بھی متعدد علماء، صوفیاء اور اولیاء موجود تھے لیکن حضرت سیدنا کا انتخاب ہند کی سیادت کے لئے ان کی عظمت کی روشن دلیل ہے۔

حضرت شیخ علی شیرازی ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن نماز فرض سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سیدنا ابومحمد شیخ شمش الدین درویش قادری اور سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ بشری تقاضے کی وجہ سے دونوں حضرات کے روئے زیبا پر فکر ہجرت اور رنج و ملال کے آثار نمایاں تھے۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ حضرت شیخ ہندی نے رنج وغم کی وجہ دریافت کی تو حضرت ابومحمد درویش قادری نے ارشاد فرمایا کہ میرے لخت جگر سید محمد قادری کو بارگاہ رسالت سے ہندوستان میں اسلام پھیلانے، وہاں سے مظلوموں کی دست گیری اور وہیں قیام کرنے کا حکم ہوا ہے۔ شیخ علی ہندی اور ان کے اہلِ وعیال پر وہاں کے راجہ نے بہت ظلم ڈھایا ہے اس لئے وہ بارگاہ رسالت میں گئے۔ اسی بارگاہ عالی سے ہندوستان جانے کا حکم ملا ہے۔

شیخ علی ہندی کی سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی اور شیخ علی کے

Scanned by CamScanner

سامنے کھانا لایا گیا۔ مگر انہوں نے کھانے کی طرف توجہ مبذول نہیں کی۔ سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پدر بزرگوار نے ان کے سفر کی تھکان اور بے قراری دیکھی تو آپ نے ان کو تسلی دی اور ارشاد فرمایا کہ کھانا تناول فرمایئے۔ آپ کے بارے میں مجھے بارگاہ رسالت سے فرمان مل چکا ہے کہ کسی نے شیخ علی ہندی کی فریاد رسی نہیں کی اس لئے ان کے ساتھ ظلم وستم مٹانے اور اشاعت دین کے لئے ہندوستان جانا ہے اور اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کرنا ہے۔ اگر وہ لوگ دین حق قبول کر لیتے ہیں تو بہت بہتر ہے ورنہ انہیں بددعا سے ہلاک کردو۔ اور مستقل طور پر وہیں قیام کرو۔ تمہارے قدم ناز کی برکت سے ہندوستان میں اسلام کا گلستاں سرسبز وشاداب ہوگا۔ سیدنا پاک کی باتوں سے شیخ علی کو قلبی سکون حاصل ہوا اور انہوں نے کھانا تناول فرمایا۔

والد بزرگوار سے سفر ہند کی اجازت : شیخ علی ہندی نے ایک روز بغداد شریف میں قیام کیا دوسرے روز سیدالہند نے اپنے پدر بزرگوار سے ہندوستان جانے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سے اجازت مل جانے کے بعد رخت سفر باندھا گیا۔ ہجرت کے وقت کا بڑا دل سوز منظر تھا۔ وطن سے ہجرت، والدین کی فرقت، بغداد سے ہندوستان کا طویل سفر سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بڑی آزمائش بھی تھی۔ بشری تقاضہ کے تحت دکھی ہونا فطری امر ہے۔ حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچپن کے ایام سے آج تک میں نے کبھی غم زدہ نہیں پایا تھا لیکن حضرت شیخ ہندی کی تشریف آوری کے بعد حضور کے چہرۂ پُر انوار پر رنج وغم کے اثرات دیکھے اور والد بزرگوار سے سفر ہند کی اجازت مل جانے کے بعد ہندوستان جانے کے لئے تیار ہو گئے تو ان کے روئے زیبا پرمسرت دیکھی۔ وجہ دریافت کرنے پر

Scanned by CamScanner

آپ نے فرمایا کہ مجھے بہت زیادہ مسرت اس لئے حاصل ہوئی کہ مجھے سید المرسلین سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کی سیادت عطا کی۔ ہندوستان کے مظلوموں کی دادرسی، علم اسلام بلند کرنے اور قرآن مجید کی روشنی پھیلانے کے لئے میرا انتخاب کیا ہے اس سے بڑھ کر اور کون سی سعادت ہوگی۔ اس لئے میں بہت شادکام اور خوش ہوں۔

پدر بزرگوار کی افضل نصیحت : پدر بزرگوار سید شاہ درویش محمد قادری نے فرمایا کہ کوئی پدر اپنے فرزند کو اس سے اچھی اور افضل نصیحت نہیں کرتا کہ وہ حسن خلق اور حسن ادب کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ گرچہ تمہیں اس نعمت کی ضرورت نہیں ہے کیوں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حسن اخلاق اور حسن ادب سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ پھر نصیحت فرمائی کہ ہندوستان پہنچ کر رسم مناکحت بھی ادا کرنا۔ ہمارے خاندانی بھائیوں میں سے ایک کا خاندان پہلے ہی سے سرزمین ہند میں اقامت گزیں ہے۔ ان کے خاندان میں اگر نکاح ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ کسی دوسرے شریف خاندان میں رسم مناکحت کریں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت بھی ادا ہو جائے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے النکاح من سُنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی (نکاح کرنا میری سنت سے ہے) جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں۔''

حضرت سیدنا نے جس وقت اپنے والد بزرگوار کی زبان فیض سے یہ کلمات سنے تو آپ کے حکم کی تعمیل کی خاطر رضامندی ظاہر کرتے ہوئے سر تسلیم خم کیا۔

جب سفر کی تیاری مکمل ہوگئی اور چلنے کا وقت قریب آیا تو شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید شاہ شمس الدین درویش قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زادراہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر کے لئے اس سے بہتر اور کوئی زادراہ نہیں۔ جو حضرت ام

Scanned by CamScanner

الخیر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے فرزند محی الدین عبدالقادر جیلانی کو عطا فرمایا تھا کہ روزانہ ایک سو گیارہ بار ہفت کافی پڑھتے رہنا وہ دعا یہ ہے۔

اللّٰہ الکَافِی قَصَدتُّ الکَافِی وجَدتُ الکَافی حَسِبتُ الکَافی ونعم الکافی کفانی الکافی ولکل الکافی وللہ الحمد۔

شیخ حسن نے فرمایا کہ چالیس دینار بھی تو عنایت ہوئے تھے۔ آپ بھی حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چالیس دینار عطا فرما دیجئے حضرت سید درویش قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس ٹھکریاں اٹھا کر شیخ حسن کو عطا فرمایا۔ حضرت حسن نے ان ٹھکریوں کو دیکھا تو ان کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا۔ وہ چالیس ٹھکریاں چالیس اشرفیاں ہوگئی تھیں۔ حضرت حسن کے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا۔ بے ساختہ حضرت کے قدموں پر گر کر معافی کے خواستگار ہوئے۔ انہوں نے تسلی دی کہ خوف نہ کھاؤ۔ میں تم سے خفا نہیں ہوں۔ میں اپنی اولاد اور مریدین پر بہت مہربان ہوں۔ جاؤ خدا تمہیں اسم بامسمّٰی کرے گا۔ تجھ سے اچھا کام ہوتا رہے گا۔

بغداد سے امجھر : چالیس خلفاء کے ساتھ روانگی : سید شاہ شمس الدین درویش قادری نے سید الہند کو ہندوستان روانہ کرتے وقت تین چیزیں تاج، خرقہ اور عصا حضرت غوث الاعظم کا عنایت فرمائیں حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان پہنچنے کے بعد جس جگہ پر اس عصا کو نصب کرنے کے بعد وہ سرسبز و شاداب ہو جائے، اسی مقام پر اپنا مسکن بنانا۔ جہاں غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عصا سرسبز ہوگا وہاں سے اسلام کا چمن شاداب ہوگا۔ اسلامی علم لہرے گا۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ ۷۱،۷۲ اور رسالۂ قاضی جواد قلمی)

قندھار کا سفر : اس کے بعد حضرت سیدنا نے ۴۰ خلفاء اور خادموں کے ساتھ ہندوستان کی طرف رُخ کیا۔ منزل بہ منزل قیام کرتے ہوئے قندھار تشریف لائے۔ آپ کے پہنچنے کی خبر جب والی قندھار کو ہوئی تو آپ کی زیارت کے لئے ارکان دولت کے ساتھ خدمت مقدسہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت سیدنا نے حضرت علامہ سید نصیر الدین تبریزی کے گھر میں قیام فرمایا۔ وہ دو مرتبہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ معظّمہ میں اور دوسری بار روم میں ملاقات ہو چکی تھی۔ وہ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاہ وجلال اور ان کے مرتبے سے آگاہ تھے اس لئے انہوں نے بادشاہِ قندھار کو سیدنا پاک کے تمام حالات وکرامات اور ان کے مقام سے آشنا کر دیا تھا۔ حضرت تبریزی نے فرمایا۔'' آپ کے جیسا عالم باعمل، صاحب کشف وکرامات، محقق اور عارف باللہ اب تک میری نظروں سے دوسرا نہیں گذرا ہے وہ یکتائے زمانہ ہیں۔
(مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۲۷)

والئ قندھار بھی بیعت سے مشرف ہوا۔ سید نصیر الدین تبریزی نے اپنے صاحب زادے سید علاء الدین تبریزی کو سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرایا اسکے بعد بہت سارے لوگ جوق در جوق آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوتے گئے۔ آپ نے سید علاء الدین تبریزی کو خرقۂ خلافت بھی عطا کیا اور فرمایا اے علاء الدین جس وقت میرے والد بزرگوار نے مجھے خرقۂ خلافت پہنایا تو فرمایا تھا کہ اے فرزند جب میں نے تجھے مردہ صفت پایا تو خرقہ تمہیں عطا کیا۔ اس لئے میں بھی تمہیں کہہ دیتا ہوں کہ آج سے تم بھی مردہ صفت ہو جانا۔ شیخ شیرازی نے یہ سنکر فرمایا کہ زندہ مردہ صفت کیونکر ہوسکتا ہے۔ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح قفس

Scanned by CamScanner

عنصری سے نجات پانے کے بعد بدن کے اجزاء گل کر خاک ہوجاتے ہیں۔اسی طرح روح ہر طرح کی خواہشات سے پاک ہوجاتی ہے۔پس خرقہ پہنانے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ جسکو خرقہ پہنایا جائے اس کی نفسانی خواہش فنا ہوجائے۔

قندھار میں دل کی شہادت : ایک روز قندھار میں علماء اور فضلاء کے مابین شرعی مسائل پر گفتگو ہو رہی تھی۔ایک شخص نے دریافت کیا۔''جس عورت کے سر سے بالوں کی چوٹی گوندھی ہوا سے غسل کے وقت کھولنا اور سب بالوں کو بھگونا ضروری ہے یا نہیں؟ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سرور کونین ﷺ کی حدیث پاک سنائی اور فرمایا۔'' ترجمہ۔حضور آقائے کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا اے امّ سلمہ ! جب چوٹی گوندھی ہوئی ہوتو بالوں کی جڑوں کا تر ہوجانا ہی کافی ہے۔ (حدیث شریف)(مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۲۷ تا ۷۴)۔

اس مجلس میں قندھار کے ایک عالم دین شیخ منصور بھی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے دل میں تصور کیا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے آرام کے واسطے تو ایسا ارشاد نہ فرمایا۔نعوذ باللّٰہ من ذالک شیخ منصور کے دل میں جو وسوسہ پیدا ہوا وہ کشف کے ذریعے سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ظاہر ہوگیا۔حضرت نے فرمایا'' اے منصور تو نے یہ کیسی بدگمانی پیدا کرلی۔یہ خیال کفر کی حد تک پہنچانے والا ہے۔اللہ کی مرضی کے بغیر پیغمبر کوئی بات نہیں کہہ سکتے ہیں۔اگر نبی پر نفسانیت اور خاطر داری سے شرعی مسئلہ بیان کرنے کا گمان کیا جائے تو ایمان کیسے باقی رہ سکتا ہے۔اتنا سننا تھا کہ شیخ منصور توبہ کرنے کے بجائے برہم ہوگیا اور کہنے لگا کہ اپنی بزرگی اور کرامت کی شہرت کے لئے ایسا کہہ رہے ہیں۔میں نے ایسا سوچا بھی نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

سیدالہند نے فرمایا ''تو مجھ پہ دروغ گوئی کا الزام لگاتا ہے۔اب تیرا دل خود ہی اس بات کی گواہی دے گا کہ تو نے ایسا سوچا ہے کہ نہیں؟ چنانچہ شیخ منصور خاموش ہو گیا اور اس کے دل نے سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام کی تصدیق کر دی جسے تمام سامعین نے سماعت کیا۔شیخ منصور حیرت زدہ ہو کر حضرت کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھتا رہا۔ اس کے ہونٹ پر مہر خاموشی لگ گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا **الیوم نختم علیٰ افواھھم وتکلمنا ایدیھم و تشھد ارجلھم بما کانو یکسبون** (**ترجمہ** : آج یعنی قیامت کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے تاکہ وہ بولنے کی جرأت نہ کریں۔ان کے ہاتھ کلام کریں گے ہم سے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے اس پر جو وہ کرتے تھے۔(قرآن مجید صفحہ نمبر۲۳سورۃ یٰسین)

مجلس کے علمائے کرام نے فرمایا کہ ہم نے یہ روایت سنی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں دست قاتل ہی بول اٹھا کہ اسکے ہاتھ نے قتل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حکایت ہے کہ ان کی نبوت پر پیٹ کے بچہ نے شہادت دی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکی اور طہارت کی شہادت دو ماہ کے طفل شیر خوار نے دی۔آج ہم لوگوں نے اس بھری مجلس میں سارا حال دیکھا۔اس پاک مجلس میں چھ بت پرست بھی حاضر تھے۔انہوں نے جب سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کرامت دیکھی تو وہ سب کے سب مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

شیخ منصور کی اس حماقت سے حاکم قندھار کو بہت جلال آیا۔اس نے اسے قتل کرا دینا چاہا مگر حضور نے اسے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔اس سے توبہ کرائی گئی۔شیخ منصور نے بیعت کی خواہش کا اظہار کیا مگر آپ نے فرمایا۔''پہلے مناسب تھا مگر اب

مناسب نہیں ہے۔(مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۷۴ تا ۷۶)

قندھار میں تین روز کے قیام کے بعد وہاں سے کوچ فرمانے لگے تو حاکم قندھار نے کچھ دن مزید قیام کرنے کی گذارش کی۔آپ نے فرمایا کہ تین روز تک کہیں قیام کرنا اور دعوت قبول کرنا سنت ہے لیکن امراء اور حاکموں کے پاس فقراء کا اس مدت سے زیادہ قیام کرنا قطعی درست نہیں ہے بلکہ سنت کے خلاف ہے۔

حاکم قندھار نے قاصر ہوکر حضرت سید الہند کو قندھار سے رخصت کیا۔روانگی کے وقت اس نے سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چالیس ہزار دینار، بیس اونٹ، چھ گھوڑے اور ایک خاص اونٹ دیئے۔آپ نے اسی وقت تمام اشیاء حاضرین مجلس میں تقسیم کردیں۔آپ نے سنت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنی سواری کے لئے اونٹ کو پسند فرمایا اور جس گھوڑے کو جیال سے اپنی سواری کے لئے لائے تھے شیخ حسن کو دے دیا۔اور شیخ حسن کا گھوڑا شیخ شیرازی کو عطا فرمایا۔حضرت سید الہند نے اس موقع پر فرمایا ''فقیر کو نفسانیت نہیں چاہئے۔جاؤ۔سوار ہو جاؤ چنانچہ آپ کے عزیز خلفاء ارشاد مرشد سنکر سوار ہو گئے اور اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

ملتان میں تشریف آوری : قندھار سے سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خلفاء و مریدوں کے ساتھ مُلتان تشریف لائے مُلتان میں ہر کسی کی خواہش تھی کہ حضور کا قیام ہمارے یہاں ہو۔سیدنا کی آمد کی خبر سن کر مشہد شریف کے ایک بزرگ حضرت مخدوم سید اخی سراج محدث رحمۃ اللہ علیہ اپنے تینوں شہزادوں سید محمود علی، سید سلیمان اور سید مخدوم مشہدی کے ساتھ ملتان میں آکر سکونت پذیر ہو گئے تھے۔حضرت

سیدنا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضرت سے بہت سے علمی اور شرعی مسائل حل کیئے قیام ملتان کے دوران ایک شخص مخدوم موصوف کی خدمت میں اپنے بھائی کی دشمنی کی شکایت لیکر حاضر ہوا حضرت مخدوم سید اخی سراج نے سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا کرنا حضور کا کام ہے۔ کیونکہ باری تعالیٰ نے آپ کو علم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی سے بھی نوازا ہے۔ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غم کیوں کرتے ہو۔ سرور کونین رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ الحسد نار یا کل صاحبہ۔ حسد آگ ہے جو صاحبِ حسد کو کھا جاتی ہے۔ جا اپنے حاسد بھائی کا حال دیکھ۔ جب وہ شخص اپنے گھر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے بھائی کی حرارت جسمانی اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ بے چینی بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ جسم پر آبلے بھی پڑ گئے ہیں اور وہ مر چکا ہے۔'' (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۷۹)

علامہ سید اخی سراج محدث مُلتان کے تاثرات :
علامہ سید اخی سراج مشہد مقدس کے رہنے والے تھے۔ لیکن مشہد سے ملتان آ کر یہیں سکونت پزیر ہو گئے تھے۔ ملتان والوں سے سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ علوم ظاہری و باطنی وکشف و کرامات کا جوہر رسول اللہ ﷺ سے پائے ہوئے ہیں۔ (مناقب محمدیہ صفحہ نمبر ۷۹)

حدود ھند میں رونق افروز : سید الہند ملتان سے روانہ ہو کر یو۔ پی۔ کے فیض آباد ضلع کے قصبہ سرہر پور (متصل کچھوچھہ شریف) میں وارد ہوئے۔ اس قصبہ کو خواجہ وسرور نے ۸۰۶ھ میں سرور پور کے نام سے بسایا تھا۔ سرور

پور ہی وہ مقام ہے جہاں سید حسن بن سید تاج الدین سید ابو صالح احمد پہلے سے سکونت پذیر تھے۔ ان کو خواب میں بشارت ہوئی تھی کہ تمہارے قصبہ میں سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لا رہے ہیں۔ انہیں بہ عزت اپنے گھر پر لانا اور اپنی خواہر کا نکاح ان سے کر دینا۔ سید حسن خواب سے بیدار ہو کر سیدنا کے استقبال کے لئے گئے اور بڑے احترام کے ساتھ اپنے دولت کدے پر لائے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ حضرت غوث الاعظم سے آپ کو کیا نسبت ہے؟ آپ نے اپنا نسب نامہ ان کے سامنے بیان کر دیا جس سے ان کو تسلی ہوگئی جب ان کو آگاہی ہوئی کہ آپ آل غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابو الخیر قطب الدین کلاں عالم قادری بغدادی کے پوتے ہیں تو بہت شادکام ہوئے اور اپنی بہن کا نکاح سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔ حضرت نے پندرہ روز تک سرہر پور میں قیام کیا اور شیخ علی ہندی کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت سید حسن رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لیکر آگے روانہ ہوئے اور اپنی شریک حیات کو وہیں قیام کرنے کی ہدایت کی۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۸۰، ۸۱)۔

سفر ہند کا سبب : چھٹی صدی ہجری سے نویں صدی ہجری تک ہندوستان میں کفر و شرک کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ مذکورہ صدیوں میں ذرائع آمدورفت محدود اور تنگ تھے۔ ہندوستانی معاشرہ تفریق اور عدم مساوات کا شکار تھا۔ ملک کی سماجی حالت حد درجہ تباہی کی تھی ملک میں مغرب سے مشرق کے آخری سرے تک کفر و شرک اور بُت پرستی کا دور دورہ تھا۔ اولیاء اللہ کی آمد سے قبل اہلِ ہند کفر و شرک اور بت پرستی میں مبتلا تھے۔ لوگ معبودان باطلہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے تھے۔ سارا ہندوستان فرسودہ رسم و رواج اور بدعقیدگی کی زہر آلود فضاؤں سے گراہ رہا تھا۔

Scanned by CamScanner

ہندوستان میں جو تھوڑے بہت مسلمان تھے ان کی حالت بہت خستہ تھی۔ سلطان محمود غزنوی کے پہلے حملے کے بعد مسلمانوں سے انتہائی نفرت اور مخالفت کا یہ عالم تھا کہ اس ملک کا کوئی غیر مسلم باشندہ کسی مسلمان کی صورت دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا۔ اجمیر شریف میں اگر کوئی بھولا بھٹکا مسلمان چلا جاتا تو اس کی اس مقام پر گردن ماردی جاتی تھی جہاں آج ڈھائی دن کا جھونپڑا موجود ہے۔

منیر شریف (بہار) میں ۵۷۵ھ تک ایک ظالم راجہ کی حکومت تھی۔ وہ مسلمانوں پر بہت ظلم وستم کرتا تھا۔ امام احمد تاج فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۷۶ھ میں اس ظالم راجہ کو شکست دی اور منیر شریف کو فتح کیا۔ اس جہاد میں بہت سے مجاہدین اسلام نے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان شہدا کے مزارات آج بھی منیر شریف میں ہیں۔ محمد تغلق کے زمانے میں بہار کا راجہ ہنس کمار تھا جو بہت متعصب اور جابر تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ اس کا برتاؤ اچھا نہ تھا۔ نالندہ (بڑگاؤں) میں سیدہ نام کی ایک ضعیفہ رہتی تھیں۔ اس کے پوتے کی شادی کے موقع پر راجہ کے ظالم سپاہیوں نے سیدہ کے پوتے کو جو ابھی دولہا بنا ہوا تھا شہید کردیا۔ (تحفہ بہار)

بہلول لودی کے زمانے میں راجہ جیون کول صوبہ بہار کے پرگنہ انچھا کا بڑا ہی ظالم اور سفاک زمین دار تھا۔ وہ اپنی زمین داری میں مسلمانوں کو طرح طرح کی اذیتیں دیتا تھا۔ اس نے مشہور ومعروف بزرگ حضرت شیخ علی ہندی کے تمام اہلِ وعیال اور اقربا کو بے رحمی سے قتل کرڈالا تھا۔ دربار نبوی ﷺ کا فرمان تھا کہ راجہ جیون کول اور کرموں کولہ سیدنا محمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ کیفر کردار کو پہنچے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے جیسا فرمایا تھا۔ ویسا ہی ہوا راجہ جیون کول اپنے تمام اہل وعیال

Scanned by CamScanner

اور جملہ اہل کار کے ساتھ اپنے قلعہ کی دیوار میں دب کر ہمیشہ کے لئے جہنم رسید ہوا۔

نقش باطل کا مٹایا حق کو غالب کر دیا

بندۂ حق ، حق نما حضرت محمد قادری

جس طرح سرور کونین حضرت محمد ﷺ کے حکم سے ہندوستان کے مسلمانوں کی دست گیری کے لئے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ منیر کے مظلوموں کی دادرسی کے لئے حضرت امام احمد تاج فقیہہ نالندہ کے مسلمانوں کی مدد اور ان کے تحفظ کے لئے حضرت سید ابراہیم ملکِ بیا کی تشریف آوری ہوئی ٹھیک اسی طرح ۸۴۶ھ میں بحکم رسول اللہ ﷺ مظلوموں کی دادرسی ، راجہ جیون اور ظالم کرموں کول کو اس کے کئے کی سزا دینے اور اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے ہندوستان میں سید الہند سیدنا محمد قادری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صرف چالیس خلفاء و خادموں کے ساتھ تشریف آوری ہوئی۔ سید الہند اور ان کے چالیس مریدین اور خدام کے پاس کوئی ساز و سامان نہیں تھا۔ نہ ہتھیار تھے ، نہ فوج۔ پروردگار عالم نے انہیں ایک عظیم مقصد کے حصول کے لئے بھیجا تھا حق کے راستے میں جتنی مشکلیں اور صعوبتیں پیش آئیں ان کا سیدنا اور ان کے خلفائے کرام نے خندہ پیشانی سے سامنا کیا۔

اگر کرم ہو تو ظالم کا ڈر نہیں کوئی

فضائے دہر میں ایماں کی جاں محمد ہیں

نرهنا جنگل میں داخل هونا : سید الہند بغداد شریف سے سات ماہ گیارہ روز کے بعد اپنے چالیس خدام و خلفاء کے ساتھ نرہنا جنگل میں پہنچے یہ مقام ایک ندی کے کنارے گھنے جنگل میں واقع تھا جہاں وحشی درندے اور حشرات الارض

Scanned by CamScanner

کثرت سے رہا کرتے تھے۔ آپ اپنے خلفاء کے ساتھ ہندوستان میں ۸۴۶ھ بمطابق ۱۴۴۲ء میں تشریف لائے۔ اسی خوفناک جنگل میں ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ تھا۔ جس میں ظالم راجہ جیون رہتا تھا۔ جس نے شیخ علی ہندی کے اہل و اعیال اور اعزاء واقرباء کو جام شہادت نوش کرایا تھا۔ راجہ جیون کول قوم سے وابستہ تھا اس قوم کے لوگ بہت متعصب اور متشدد تھے۔ وہ مسلمانوں کی صورت بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اگر ان کے علاقے میں کوئی مسلمان انہیں نظر آتا تو وہ انہیں مار پیٹ کر اپنی سرحد سے باہر نکال دیتے تھے۔ شیخ علی ہندی نے سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں پر مظالم کا سارا واقعہ سنایا۔ سیدنا پاک رضی اللہ عنہ نے مناسب سمجھا کہ راجہ جیون کول کے پاس جاکر پہلے اتمام حجت کرلیں۔ چنانچہ آپ شیخ علی ہندی کو لیکر اس ظالم راجہ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ تم مسلمانوں کا قتل عام کیوں کرتے ہو؟ تمہیں عذاب الٰہی سے خوف کھانا چاہئے تم اپنی سفا کانہ حرکتوں سے باز آجاؤ۔ توبہ کرلو، تمہاری سلامتی اسی میں ہے کہ اسلام قبول کرو۔ ورنہ انجام بھگتنے کے لئے تیار رہو۔ آپ کی نصیحت آمیز باتوں کو سنکر راجا جیون کول غصہ سے پاگل ہورہا تھا۔ اس کا جسم غیظ وغضب کی آگ میں جل رہا تھا۔ لیکن سیدنا کے رعب کی وجہ سے وہ صرف اتنا بول پایا۔ ''تم کو اس سے کیا واسطہ'' یعنی تمہیں میرے کاموں میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل جیون کول پر سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جاہ وجلال اور رعب اتنا غالب تھا کہ آپ سے آنکھ ملانے کی جرأت نہیں ہورہی تھی۔ اس کی سرکشی کی گردن اونچی ہورہی تھی تو حضرت نے فرمایا کہ اے ظالم تیرا حشر بھی فرعون اور قوم نوح جیسا ہی ہوگا۔ اتنا کہہ کر آپ وہاں سے جنگل میں تشریف لے آئے اور بارگاہ رب العزت میں رو رو کر یہ دعا کی یــا قــادر

Scanned by CamScanner

اھلکھم کھلکت قوم نوح فی الطوفان (اے قادرِ مطلق ان لوگوں کو اس طرح ہلاک کردے جیسے قوم نوح کو طوفان میں ہلاک کردیا)۔

سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زبان مبارک سے دعا کے یہ کلمات نکلے ہی تھے کہ آسمان پر اسی وقت کالے کالے بادل گھر آئے اور اس زور سے بارش ہوئی کہ جیون کولہ کا قلعہ اس طوفانی سیلاب میں بہہ گیا۔ اور راجہ جیون بھی اپنے سبھی اہلِ وعیال کے ساتھ قلعہ کی دیوار کے نیچے دب کر ہمیشہ کے لئے جہنم رسید ہوگیا۔ جب جیون کولہ کی ہلاکت کی خبر قرب و جوار میں پھیلی تو اس کا بھائی کرمون کول جو موضع ڈومرہ میں رہتا تھا۔ انتہائی غضب ناک ہوا اور حضوسیدالہند رضی اللہ عنہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرکے اپنے ساتھیوں کولیکر نکلا اور جب وہ قریب آیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے کچھ دکھائی نہیں پڑ رہا ہے۔ وہ اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتا رہا اور وحشی درندوں کی طرح جنگلوں میں ڈھونڈتا رہا مگر حضرت اور ان کے خلفاء و خدام کا پتہ نہ چلا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا آخرکار وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس لوٹ گیا۔ موضع نرہنا کا اب کہیں نشان باقی نہیں ہے۔ شیخ علی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے کہ ''بمقامے رسدنہ کہ آنرا اکنوں موضع نرہنا خواہند'' معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ کسی اور نام سے مشہور تھا۔ جس کو انہوں نے شاید ذکر نہیں کیا ہے۔ ''رسالہ نسب نامہ'' کے مرتب علامہ قاضی سید جواد قادری رحمۃ اللہ علیہ کا خیال ہے کہ وہ موضع ٹال ہے جہاں جیون رہتا تھا۔ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹال اور امجھر شریف کے درمیان کوئی دوسرا موضع ہوگا جو سیدنا کی بددعا سے غرقاب ہوگیا اسکے بعد جنگل کاٹ کر جو موضع دوبارہ وہاں پر آباد ہوگیا اس کا نام نرہنا پڑا۔ تھوڑے دنوں بعد نہ ''نرہنا'' رہا اور نہ

Scanned by CamScanner

وہاں کسی کا رہنا۔اسی جگہ حسن پورہ اورامجھر شریف کے بیچ ایک ندی تھی اب وہ بہہ زیرغور یادہ کے نام سے مشہور ہے۔''

بارگاہِ سیدالھند میں شمعون جن کی حاضری :

حضرت شیخ علی شیر شیرازی بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نرہنا کے جنگل میں سویا ہوا تھا تو اچانک میری آنکھ کھلی تو حضور سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں نہ پایا۔ایک جگہ دیکھا کہ حضرت سیدالہند ایک جماعت کثیر کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔قریب پہنچا تو نگاہوں کے سامنے خوفناک شکلیں نظر آئیں۔میں خوف زدہ ہوگیا۔اور پکار اٹھا۔یا سیدی خبر لیجئے۔فوراً وہ خوفناک شکلیں نظروں سے اوجھل ہوگئیں۔میں نے سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا یہ کون لوگ تھے جو بیعت اورامور دینی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔حضرت نے فرمایا کہ یہ لوگ قوم اجنہ میں سے ہیں۔میں نے عرض کیا کہ ان کے عالموں میں سے ایک کو حکم دیجئے کہ وہ اچھی شکل وصورت میں ظاہر ہوں۔حضرت سیدنا نے فرمایا''اے شمعون اچھی صورت میں حاضر ہو جاؤ۔'' یہ حکم ملتے ہی ایک شخص خوب صورت لبادے میں ملبوس میرے پاس آیا اور''السلام علیکم'' کہا میں نے اس کے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تمہارا اپنا کوئی خاص دین بھی ہے۔اس نے جواب دیا کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے قبل قوم اجنہ زمین پرآبادتھی۔بعض سرکش جنوں کی سرکشی ،فساد ،قتل وغارت گری کے سبب غیرت الٰہی کو جوش آیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ ابلیس کو بھیجا تا کہ ان سرکشوں کو ہلاک کردے چنانچہ ابلیس نے ان تمام سرکش جنوں کو قتل کردیا۔اس وقت ابلیس کا مرتبہ بہت اعلیٰ وارفع تھا۔حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت کے بعد جو جن اچھے تھے۔آپ پر

ایمان لائے اور بقیہ کفر کی حالت میں رہے اور ابلیس کے پیرو کاروں میں داخل ہو گئے۔ابلیس چونکہ قوم جن سے تھا۔اسے عبادت وریاضت کی وجہ سے بلند مرتبہ عطا ہوا تھا۔لیکن اللہ کے حکم کی تعمیل میں اس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے راندۂ درگاہ ہوا۔کفر کے بعد وہ اپنی اصلی حالت میں لوٹ آیا۔حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جتنے پیغمبر مبعوث ہوئے قوم اجنہ کے اچھے اشخاص ان پر ایمان لاتے رہے۔چنانچہ ابلیس کو چھوڑ کر جتنے اجنہ تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہو گئے اس طرح جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو جنات کی تمام جماعت نے قرآن اور حضور ﷺ پر ایماں لے آئے جیسا کہ سورۂ جن میں مذکور ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کر دیئے گئے تو وہ رو کے جاتے تھے۔(قرآن مجید پارہ ۱۹ رکوع ۱۷)۔

جب ختم المرسلین ﷺ پر باب نبوت ختم ہوا تو قوم اجنہ کے لوگ بوقت ضرورت اولیائے کرام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوفہ کی مسجد میں خطبہ پڑھ رہے تھے۔ایک جن اژدہا کی شکل میں وہاں آیا اور آپ کے گوش مبارک میں کچھ کہا اور جواب ملنے پر وہ واپس چلا گیا۔ جب حضرت علی سے لوگوں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ''مسلمان جنوں کے مابین ایک مسئلہ میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا لہٰذا فریقین نے اسے وکیل بنا کر فتویٰ پوچھنے کے لئے میرے پاس بھیجا تھا۔

اے علی شیر شیرازی ! اسی طرح حضرت عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں میری قوم کے لوگ جوق در جوق حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل

Scanned by CamScanner

کرتے اور اذکار الٰہی کی تعلیم پاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی امت میں جو اولیاء صاحب کشف وکرامت ہوتے ہیں ہم ان کی پیروی کرتے ہیں۔ ساری دنیا میں ہمارا گزر ہوتا ہے۔ ہم سب کو دیکھتے ہیں لیکن سوائے اولیاء اللہ کے ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکتا ہے جب تک کہ ہم ان پر ظاہر نہ ہو جائیں۔ (مناقب محمدیہ قلمی ص نمبر ۸۴ تا ۸۹)۔

شمعون جن نے عظمت کی شہادت دی : شمعون نے اپنی علمی گفتگو کے درمیان کہا کہ اس زمانہ میں سید الہند محمدؒ القادری کے رتبہ اور درجہ کا کوئی دوسرا ولی نہیں ہے۔ آپ اپنے عہد کے لاثانی اور ممتاز ولی ہیں۔ سید الاولیاء ہیں۔ اس لئے ہم لوگ آپ کو قبلۂ حاجات جان کر آپ کی خدمت مقدسہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت شمعون کا بیان حضرت علی شیرازی کی تحریر میں ملاحظہ فرمائیے۔

''ان کے ظاہری اور باطنی علوم سے اپنی استعداد و صلاحیت کے مطابق فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ کیا حضرت سید الہند رضی اللہ عنہ کا حکم تمام جن پر نافذ ہے؟'' اس نے جواب دیا صرف جنوں پہ ہی کیا موقوف ہے سید الہند رضی اللہ عنہ کا حکم تمام مخلوقات پر خواہ وہ جن وانس ہوں۔ حیوانات، جمادات چرند و پرند اور شجر وحجر سب پر آپ کا حکم نافذ ہے۔'' (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۸۹)

حضرت علی شیر شیرازی نے سید الہند رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ ''اے حضرت اس کرامت اور مرتبہ کے باوجود آپ حضرت سلیمان کی طرح تخت پر کیوں نہیں سوار ہوتے ہیں؟ آپ نے شیرازی کی بات پر تبسم فرمایا اور کہا۔ ''تعجب نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے امت رسول ﷺ کے علماء واولیاء کو بھی وہ کرامات وتصرفات عطا فرمایا ہے۔ جس سے منکرین دین جب ان سے کرامات چاہیں تو وہ کرامات ظاہر کر کے دین محمدی کا

Scanned by CamScanner

وقار قائم رکھیں۔ خود سرور کونین حضرت محمد ﷺ ارشاد فرمایا۔ **علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل** ۔ **ترجمہ** : میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ اے میرے رب ! میری مغفرت فرما اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو کسی کو میرے بعد لائق نہ ہو۔ دوسری بات یہ کہ امت محمد یہ کے اولیاء کرام ملک نہیں چاہتے ہیں بلکہ وصال سبحانی کے خواہاں ہوتے ہیں۔

اژدھا نے کلمۂ شہادت پڑھا : حضرت علی شیر شیرازی فرماتے ہیں کہ ایک روز موضع نرہنا کے جنگل میں گائیں چرنے کے لئے آئیں اس کے ساتھ چرواہا بھی تھا۔ جب اس چرواہے نے ہم لوگوں کو دیکھا تو کہا کہ یہاں تو بھیڑیا شیر اور اژدہا بکثرت رہا کرتے ہیں۔ تم لوگ بے خوف وخطر یہاں قیام پزیر ہو؟ تم لوگ کون ہو؟ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا ہے۔ اسکی جیسی مرضی ہوگی ویسا ہی ہوگا۔ ابھی آپ ایسا فرما رہے تھے کہ اُدھر سے ایک اژدہا آیا اس کو دیکھ کر وہ شبان اور بعض خدام سہمے لیکن وہ اژدہا حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا۔ ''آپ مجھے بھی اپنے مریدوں میں شامل کر لیجئے حضرت نے اسے کلمۂ شہادت پڑھایا اور ذکر الٰہی کی پابندی کی تلقین کی اور فرمایا تو مرید شدی۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر۹۲ تا ۹۱)

آپ کے فیضان سے شبان صادق کی طرح
اژدہا نے پڑھ لیا کلمہ محمد قادری

وہ اژدہا ذکر الٰہی میں بحکم سیدنا پاک مشغول ہوگیا۔ حضرت شیرازی نے دریافت کیا یا حضرت آپ نے اسے نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ کی تلقین کیوں نہیں کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ارکان اسلام انسانوں اور جنات پر فرض ہیں۔ دوسری مخلوق

کے لئے صرف ایمان لانا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ہی کافی ہے۔حیوانات تمام شرعی احکام سے بری ہیں کیوں کہ انہیں اتنی عقل نہیں دی گئی ہے کہ وہ جزوی وکلی امور کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں حضرت شیرازی نے اس اژدہے کو قوم جن سے تصور فرمالیا تھا۔سیدنا نے فرمایا کہ وہ جنوں میں سے نہیں ہے سچ مچ اژدہا ہے۔کیا تم نہیں جانتے کہ تمام مخلوقات ذکر الٰہی میں مشغول رہتی ہیں۔حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی، جو پتھر سے پیدا ہوئی تھی مع اپنے بچوں کے ان پر ایمان لائی حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ کوہ اور حیوانات تسبیح پڑھتے تھے۔**قال اللّٰہ تعالیٰ و سخرنا مع داؤد الجبال یسبحن والطیر و کنا فاعلین۔ترجمہ** : اور ہم نے پہاڑ اور پرندوں کو تسبیح پڑھنے میں داؤد کا مطیع کردیا تھا۔اور ہم ہی سب کچھ کرنے والے ہیں۔

اصحاب کہف کا کتا انسان کی طرح توحید کی باتیں کرتا تھا۔سرور کائنات ﷺ پر مخلوقات علوی وسفلی ایمان لائے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک پر شاہ زنبوران مشرف بہ اسلام ہوا۔سیدنا محی الدین،عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس جانور اور مچھلیاں انسانوں کی شکل میں آتی تھیں اور مسائل توحید کے بارے میں معلومات حاصل کرتی تھیں۔کیوں کہ حضرت ابو بشر حضرت آدم علیہ السلام زمین پر خدا کے خلیفہ بنا کر بھیجے گئے تھے رشد وہدایت کا سلسلہ ابھی تک خلفائے رسول کے درمیان جاری ہے۔

حضرت شیرازی نے فرمایا حضرت ان اژدہا کو منع فرمادیں کہ کسی کو ایذا نہ پہنچائیں اور نہ کسی جاندار کو اپنی غذا بنائیں۔حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی فطرت پر پیدا کیا ہے۔جس طرح انسان حلال جانوروں کو اپنی غذا بناتا ہے اسی طرح بہتیرے جانوروں کو ان کے لئے غذا بنایا ہے۔یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

حضرت شیرازی لکھتے ہیں کہ میری ان باتوں پر سید علاء الدین تبریزی نے مجھے ملامت کی اور فرمایا کہ اے شیرازی تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ حضرت سے اس طرح کے سوال و جواب کر رہے ہو۔ میں نے کہا کہ ان سوالوں کا مطلب صرف استفادہ ہے جو باتیں میرے لئے فوق الادراک ہوتی ہیں۔ وہی باتیں میں حضرت سے پوچھتا ہوں۔ کسی چیز کا جاننا نہ جاننے سے بہتر ہے۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۹۲ تا ۹۴)۔

حضرت سیدنا نے اس اژدہے سے فرمایا کہ اپنی جنس میں جا مگر اس نے آپ کی صحبت میں رہنا زیادہ مناسب سمجھا۔ آپ نے بھی اس کو اپنے سے الگ نہ کیا اور اس کا نام محبت رکھا۔ اور حکم دیا کہ اے محبت تم اگر ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مخلوق کو ایذا پہنچانا ترک کردو اس نے ایذا رسانی چھوڑ دی اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے لگا۔ محبت نے اس دن سے کسی جانور کو نہیں کھایا۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ ۲۹)۔

چرواھے نے اسلام قبول کیا : جب غیر مسلم چرواہے نے سیدنا پاک کی کھلی کرامت دیکھی تو کہا بے شک وہی خدا ہے جس پر اس اژدہے نے گواہی دی اور مذہب اسلام برحق ہے جسے اژدہا نے قبول کیا۔ پھر وہ چرواہا حضرت سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب آکر شرف اسلام سے مشرف ہوا۔ آپ نے اس نو مسلم کا نام صادق رکھا۔ در سیدنا پر حاضری دینے سے اسے یہ فیض حاصل ہوا کہ وہ صادق الایمان ہو کر صادق ہوگیا۔

کلمۂ توحید پڑھ کر وہ مسلماں ہوگیا
جب ملا شبان کو صدقہ امیر الہند کا

سید الہند نے فرمایا کہ اے صادق! گائیوں کے جھنڈ میں جا اور اس کا دودھ

Scanned by CamScanner

دوہ کر لا۔ چرواہا نے کہا یا حضرت اس میں ایک قطرہ بھی دودھ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ میں انہیں دوہ چکا ہوں۔ آپ نے ایک بچھیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ اس بچھیا سے دودھ دوہ کر لاؤ۔ صادق نے کہا کہ حضور ابھی تو یہ دو ماہ کا ہے۔ یہ تو خود ہی دودھ پیتی ہے۔ دودھ کہاں سے دے گی سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو دوہو۔ آخر کار صادق حکم کی تعمیل کے لئے اس بچھیا کے قریب گیا تو اس میں تھن نمودار ہو گئے اور وہ دودھ دینے لگی۔ صادق نے دودھ لا کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ایک جام بھر کر اس اژدہا کو دیا اور فرمایا کہ آج سے یہ تیری غذا مقرر کی گئی۔ خبردار اور کوئی چیز مت کھانا۔ صادق نے جب سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری کرامت دیکھی تو اس کی عقیدت عشق میں تبدیل ہوگئی اور وہ سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتہائی محبت کرنے لگا۔ اس روز سے صادق شبان ہر روز بلا ناغہ حضرت کی خدمت میں اس قدر دودھ لاتا جو سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے خادموں کے لئے کافی ہوتا۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۹۶ ، ۹۷)۔

گھوڑے کا زندہ ہونا : حسب معمول ایک روز جب صادق سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دودھ پہنچا کر گھر واپس جا رہا تھا کہ اس نے ندی کے کنارے دو آدمیوں کو گریہ وزاری کرتے دیکھا۔ حال دریافت کرنے پر ان لوگوں نے بتایا کہ دریا خان والئی بہار نے سہسرام سے اس گھوڑے کو جس کی تعریف وتوصیف سن چکا تھا۔ خرید کر لانے کو کہا۔ جب ہم لوگ اس بیش قیمت گھوڑا کو خرید کر اس راہ سے واپس ہو رہے تھے۔ ہم لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ گھوڑا بھی پیاسا تھا ہم لوگوں نے خوب آسودہ ہو کر پانی پیا۔ لیکن پانی پیتے ہی گھوڑا مر گیا۔ اب دونوں کو یہ فکر ہو رہی تھی

کہ وہ دونوں والئی بہار کے غیض وغضب کے شکار ہوں گے۔ دریا خاں والئی بہار انہیں سخت سزا دے گا۔ صادق چرواہا نے حاجی خاں اور جامی خاں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اس جنگل میں بہت بڑے اللہ کے ولی حضرت سید الہند سیدنا محمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جن کی بددعا سے ظالم جیون کول واصل جہنم ہوا۔ اژدہا نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ دو ماہ کی بچھیا نے دودھ دیا۔ کیا تعجب ہے کہ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرم ہو تو مردہ گھوڑا جی نہ اٹھے؟ حاجی خاں اور جامی خاں والئی بہار کی سزا کے خوف سے صادق کے ہمراہ حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ سارا ماجرا کہہ سنایا اور گھوڑے کی دوبارہ زندگی کے خواستگار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ مردہ کو زندہ کرنا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب سے ان دونوں کو بڑی مایوسی ہوئی اور انہوں نے اپنی ہلاکت کی غرض سے خنجر نکال کر اپنے پیٹ پر رکھ لیا۔ حضور کو ان کی پریشانی پر رحم آ گیا اور جہاں مردہ گھوڑا پڑا تھا وہاں تشریف لے گئے مردہ گھوڑا کو دیکھا پھر اپنے عصا مبارک کو اسکے جسم پر رکھ کر فرمایا قم باذن اللہ ۔ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اتنا فرمانا تھا کہ گھوڑا زندہ ہو کر اُٹھ بیٹھا۔

بچ گئی فوجی کی عزت کھل گیا راز فنا
قم باذن اللّٰہ کہہ کے اسپ کو دی زندگی

حضرت علی شیر شیرازی فرماتے ہیں۔

بزرگان زدلِ آنچہ خواہاں شوند
کند در زماں آں چنان ذوالجلال

Scanned by CamScanner

بسے مردہ را زندگی دادہ اند
بسے زندہ ہم یافت زیشاں زوال

(مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۹۲ تا۹۹)

اولیاء اللہ کرامتوں کو پوشیدہ رکھنا پسند کرتے ہیں اس لئے سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خان برادران سے فرمایا کہ اس راز کو کسی پر ظاہر مت کرنا ورنہ گھوڑا پھر مرجائے گا۔ وہ دونوں حضرت سے بیعت ہونے کے خواہش مند ہوئے آخر کار حضرت نے ان دونوں کی بیعت کی اور اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کر کے وہاں سے رخصت کیا۔ کئی ماہ گزرنے کے بعد ایک دن والئی بہار دریا خاں لوہانی کے دربار میں بزرگان دین اور اولیاء اللہ کی کرامتوں کا تذکرہ ہورہا تھا۔ اس پر دونوں بھائیوں نے کہا کہ میرے شیخ کی طرح نہ کوئی ہے اور نہ ہوگا۔ والئی بہار نے کہا۔''یہ دعویٰ بلا دلیل کیسے مان لیا جائے ان دونوں نے کہا دعویٰ کی دلیل آپ کا گھوڑا ہے۔ راہ میں گھوڑا دریا کا پانی پی کر مرچکا تھا۔ حضرت کی کرامت سے دوبارہ زندہ ہوا۔ مگر اس راز کے افشا کرنے سے حضرت نے منع فرمایا تھا۔ اگر کسی پر اس راز کو ظاہر کردو گے تو گھوڑا پھر مرجائے گا۔ چنانچہ ہمیں یقین ہے کہ وہ گھوڑا مرچکا ہوگا دریا خاں لوہانی نے فوراً اس امر کی تحقیق کرائی تو معلوم ہوا کہ ابھی ابھی گھوڑا مرگیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد والئی بہار دریا خاں لوہانی کو سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شوق ہو۔

سرکار سیدالہند خدمت میں دریا خاں لوہانی کی حاضری : والئی بہار دریا خاں بہت سے نذرانے، نقد و جنس اور تحفہ تحائف لیکر سیدنا محمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کے تحائف قبول فرما کر حکم دیا کہ اسے تعمیرات میں صرف کیا جائے۔ والئی بہار نے سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت لیکر اس مقام پر جہاں گھوڑا زندہ ہوا تھا۔ مسجد اور خانقاہ تعمیر کرائی۔

Scanned by CamScanner

چوں در کفر او دین را خواست کرد
پئے بندگی مسجد آراست کرد

والئی بہار نے آپ سے بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے اسکی عقیدت مندی کو دیکھتے ہوئے اسے شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی سے دریا خاں لوہانی کی سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی۔

تاریخ کے مشہور و معروف مورخ پروفیسر حسن عسکری لکھتے ہیں ''دریا خاں لوہانی ابن مبارک خاں لوہانی دراصل لوخانی خاص خیل قبیلہ کا معزز افغان اور سلطان سکندر لودی اور اسکے بیٹے ابراہیم لودی کا ہم عصر تھا۔ ابراہیم لودی کے زمانہ میں اس نے دریائے گنگا سے پورب تقریباً سارے بہار پر قبضہ کر کے مطلق العنان آزاد حکومت کی بنیاد ڈالی........ دریا خاں کا بیٹا پہاڑ خاں (متوفی ۹۳۷ھ) تھا جس نے اپنا لقب محمد شاہ اختیار کیا تھا۔ اسی کا لڑکا جلال خاں لوہانی (متوفی ۹۴۴ھ) شیر شاہ سوری اتالیق تھا۔ اتالیق سے ترقی کر کے وہ بہار کا حاکم ہوا۔ پھر ترقی کر کے وہ ہندوستان کا بادشاہ بن گیا۔

دریا خاں لوہانی کے مرید ہونے کے بعد سیدنا کے کشف و کرامات کا شہرہ زیادہ ہونے لگا۔ لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے قلب کو نور محمدی سے منور کرنے لگے۔ ادھر اس بات کی بھی شہرت ہوگئی کہ نرہنا کے جنگل میں ایک ایسے بغدادی بزرگ تشریف فرما ہیں کہ انسان تو انسان حیوان بھی آپ کے تابع ہیں۔ اژدہا بھی جن کا مرید ہے عوام کی اتنی بھیڑ بڑھ گئی کہ آپ کی عبادت و ریاضت میں خلل پیدا ہونے لگا۔ آپ نے لوگوں کے اس ہجوم کو دیکھ کر ایسی جگہ جانے کا ارادہ کر لیا جہاں کثرت حیوانات کی وجہ سے انسان کا گذر نہ ہو۔ جب آپ نے وہاں سے

Scanned by CamScanner

ہجرت کا مکمل ارادہ کرلیا تو آپ کے نومسلم مرید صادق کو بڑی فکر ہوئی اس نے بڑی انکساری سے عرض کیا۔ ''حضرت ایسی عافیت کی جگہ جہاں مسجد، خانقاہ، مسافر خانہ اور مکانات کی تعمیر ہو رہی ہے۔ آپ اس جگہ کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں۔ آپ نے ہندی میں اس سے کہا۔'' نہ مانا جیوا انہا نہ رہنا ہوا۔ چنانچہ اسی دن سے وہ مقام نرہنا کے نام سے موسوم ہو گیا۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۱۰۰)۔

مولوی عبدالحق اپنی تصنیف ''اردو کی نشو ونما میں صوفیائے کرام کا کام'' میں رقم طراز ہیں۔ دلوں کو ہاتھ میں لینے کے لئے سب سے پہلے ہم زبانی لازم ہے۔ ہم زبانی کے بعد ہم خیالی پیدا ہوتی ہے۔ جتنے اولیاء اللہ سرزمین ہند میں آئے وہ باوجود عالم و فاضل ہونے کے عوام سے انہیں کی بولی میں بات چیت کرتے اور تعلیم و تلقین فرماتے تھے۔ یہ بڑا گر تھا اور صوفیاء اسے خوب سمجھتے تھے۔ شیخ فریدالدین گنج شکر۔ شیخ جمال الدین ہانسوی، شیخ حمید الدین ناگوری جیسے لوگوں کے گھروں میں ہندی بول چال کا رواج تھا۔ شرف الدین یحیٰ منیری پوربی اور ہندی بھاشا کے شاعر تھے.... حضرت امیر خسرو نے ہندی اور ریختہ میں نظمیں اور دوہے لکھے۔

ہمارے حضرت سیدالہند پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری ہندوستان میں ہوئی تو عام لوگوں سے ان ہی کی بولی (ہندوستانی) میں کلام فرماتے۔ یہاں تک کہ کول، بھیل اقوام کے نیم ہندو سرداروں سے انہیں کی زبانوں میں باتیں کیں۔ سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر متعدد کتابوں کے مطالعہ کے بعد ان کا ایک معتبر قول ملا ہے وہ ہے۔ ''نہ مانا جیوا انہا نہ رہنا ہوا''

سرکار سیدالھند کی امجھر شریف میں آمد :

Scanned by CamScanner

نرہنا میں چند ماہ قیام کرنے کے بعد سیدالہند نے مستقل قیام کرنے کے ارادہ سے راہ سفر اختیار کیا اور امجا کے جنگل میں بوقت ظہر پہنچے۔ یہ ایک جزیرہ نما جنگلی علاقہ تھا۔ اس مقام کو حضرت نے کافی پسند کیا۔ حضرت شیخ علی شیر شیرازی بیان فرماتے ہیں کہ بغداد سے ۸۴۶ھ میں روانہ ہوئے اور سات ماہ گیارہ دن میں ہم یہاں پہنچے۔ بغداد شریف سے امجھر شریف کے اس طویل سفر میں سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقا کو کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ یہ حضور کی نظر عنایت ہی تھی۔ سفر کے دوران آپ کا قدم ناز جہاں جس زمین پر پڑتا تھا وہ زمین معطر ہو جاتی تھی۔ دوران سفر ان کی کرامتوں کا ظہور جگہ بہ جگہ ہوتا رہا اور ایسا کیوں نہ ہو آپ سیدالسادات حضرت ابومحمد سید شمس الدین درویش قادری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لخت جگر اور پیران پیر دستگیر سیدنا غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک سے ہیں۔ آپ کو رسول خدا ﷺ نے ''بیٹا'' کہہ کر خطاب کیا۔ آپ کے آباء نے فیضان معرفت سے نوازا۔

امجھر شریف صوبہ بہار کا ایک مقدس قصبہ ہے جو ضلع اورنگ آباد میں واقع ہے۔ شہر گیا سے اسکی دوری ۶۰ کیلومیٹر ہے۔ امجھر شریف سے پندرہ کیلومیٹر کے فاصلے پر سون ندی بہتی ہے۔ جس کے ساحل پر داؤ دنگر آباد ہے۔ امجھر شریف کی مقدس زمین حضرت کی اپنی مفتوحہ زمین ہے۔ بغداد شریف کی مٹی سے امجھر شریف کی مٹی ملتی جلتی ہے۔ سیدنا غوث الاعظم کا وہ عصا جو آپ بغداد شریف سے لائے تھے، جب زمین امجھر میں نصب فرمادیا تو وہ عصا جلد ہی سرسبز وشاداب ہوگیا آج بھی وہ درخت (عصا) سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے احاطہ میں موجود ہے۔

Scanned by CamScanner

مورخین فرماتے ہیں کہ امجا کے جنگل میں سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بستی امجا شریف کے نام سے موسوم ہوئی مگر کثرت استعمال کی وجہ سے اب یہ امجھر شریف کے نام سے مشہور ہے۔ یہ وہ مقدس اور پاک سرزمین ہے جس کو قطب الاقطاب حضرت سیدنا محمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

امجھر شریف میں قیام کے دوران نماز سے پہلے جب اذان ہو رہی تھی کہ اس طرف سے راجہ جیون کولہ کے بھائی کرمون کولہ کا گزر ہوا۔ اذان کی آواز سن کر اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ آواز کیسی ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی بد دعا سے تمہارا بھائی جیون کولہ قلعہ کی دیوار کے نیچے دب کر مر گیا تھا۔ تو جس کی تلاش میں تھا اور نہیں پا سکا تھا اب والئی بہار بھی ان کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گیا ہے۔ اب یہ اسی جنگل میں آ گئے ہیں اور نہ معلوم کیا چاہتے ہیں؟ کرموں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور اسی وقت ان سب کو ہلاک کر ڈالو ان میں سے کوئی زندہ بچ کر جانے نہ پائے۔ ورنہ اس فتنہ کو پھر ختم کرنا مشکل ہو جائے گا۔ وہ لوگ حضرت کو قتل کرنے کے خیال سے تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ اچانک آسمان میں کالے کالے بادل چھا گئے اور ایک ایسی بجلی ان پر گری کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

ہر آں کہ کس گنہ دار دبہ ایزد پناہ
خدا از بلا ہاش دارد نگاہ
اگر چاہ کندی بہ افتادہ پیش
دراں چاہ افتی تو گم کردہ راہ

ترجمہ۔ جو شخص کسی خطا اور قصور کو بارگاہ

خداوند تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے
بلاؤں سے محفوظ و مامون رکھتا ہے، تو اگر کسی
عاجز و پریشاں حال کے لئے کنواں کھودے گا
تو بھٹک کراسی کنواں میں گر پڑے گا

کرمون کولہ اور اس کے بیٹے کی ہلاکت : جب کرمون کولہ کو اپنے ساتھیوں پر بجلی گرنے اور ہلاک ہونے کی خبر ملی تو وہ حسد کی آگ میں جلنے لگا۔ اس نے کہا کہ یہ لوگ تو بڑے جادوگر معلوم ہوتے ہیں اچھا اب تو یہ دیکھنا ہے کہ یہ لوگ مجھ سے کیسے بچتے ہیں۔ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتقام لینے کے لئے اس نے اپنے جادوگر بیٹے چھتر کو بھیجا۔ اس وقت نماز ظہر پڑھی جا رہی تھی۔ چھتر نے موقع مناسب دیکھا اور اپنے جادو کے ذریعہ آپ پر سنگ باری شروع کردی۔ جس سے سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اطہر پر زخم بھی آئے۔ شیخ محمد مجذوب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے چھتر کی یہ سرکشی دیکھی تو ان کو بہت جلال آیا اور اپنے عصا سے انہوں نے جادوگر کو مار کر چشمہ کے قریب دفن کر دیا۔ اس کے ساتھی جو سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باطنی قوت سے پہلے ہی خوف زدہ تھے، جان بچا کر بھاگنے لگے۔ چھتر کی موت سے اس کا باپ کرمون کولہ سہم گیا۔ وہ غصے میں سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ آپ لوگوں نے میرے بیٹے کو کیوں ہلاک کیا؟ حضرت حسن نے جواب دیا کہ ایک سیاہ رنگ کے گوریلے نے ہم لوگوں پر حملہ کر دیا تھا جسے ہم نے مار کر ریت کے نیچے دفن کر دیا ہے۔ کرمون کولہ اپنے لڑکے کی لاش نکلوائی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے جسم کے سارے اعضاء مسخ ہو کر سیاہ گوریلے کی طرح ہو گئے ہیں۔ صرف کان انسانی

Scanned by CamScanner

شکل میں باقی رہ گئے تھے۔ جوتلوار اس کے ہاتھ میں تھی چاہا کہ اس سے حضرت پر وار کرے۔آپ نے فرمایا کہ اسلام قبول کرو ورنہ ہلاک ہوجائے گا۔کرموں آپ کی بات پر ہنسا اور انکار کردیا حضرت سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لاحول بھیجا۔قدرت الٰہی جوش میں آئی۔اس کے ہاتھ میں جنبش ہوئی۔سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکی تلوار کو حکم دیا کہ اسکی گردن کاٹ لے۔قدرت الٰہی کا جلوہ دیکھئے کرمون کی تلوار اسی کے ہاتھ سے اس کی گردن پر آگئی اس کا سر اس کے تن سے الگ ہوکر دور جاگرا۔اس طرح کرموں کولہ کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔

شیخ علی شیر شیرازی فرماتے ہیں۔

سرے راکہ دادہ بلندیٔ خدا
سر دیگراں را کند سر بلند
جو پر خشم ناگاہ شدہ در دمے
سر مفیداں را رسدزو گزند

(مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۱۰۳ تا ۱۰۴)

عصا سر سبز ہوگیا : حضرت علی شیر شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کرمون کولہ کی ہلاکت کے بعد سیدنا پاک نے ارشاد فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہجوم خلائق سے الگ رہ کر خلوت کی زندگی بسر کروں لیکن یہ بات جب خدا کو ہی منظور نہیں تو کیا ہوسکتا ہے یہ فرما کر جو عصا آپ کے ہاتھ میں تھا اسے چشمہ کے کنارے نصب کردیا اور ارشاد فرمایا کہ میں اب اس وقت سے اس جگہ مستقل طور پر قیام پذیر ہوتا ہوں اور وہ عصا سر سبز وشاداب ہوگیا۔اور شاخوں پر پھل اور پھول نمودار ہوگئے۔شیخ علی شیرازی

رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب سے دریافت کیا کہ یا مرشدی ! کیا یہ درخت قیامت تک اسی طرح سرسبز و شاداب رہے گا حضرت نے جواب میں فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک سے لگائے ہوئے اشجار باقی نہ رہے تو اس فقیر کے ہاتھ سے لگایا ہوا درخت کیسے باقی رہ سکتا ہے باقی رہنے والی ذات صرف رب کائنات کی ہے۔

آج بھی سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اطہر کے پاس اجناس (انجاس) کا یہ شجر موجود ہے۔ زائرین حضرات اس شجر کی چھڑی کاٹ کر تبرکاً اپنے ساتھ اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔ مریضوں کو اسکی پتّیاں سیاہ مرچ کے ساتھ پیس کر پلانے سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ اس عصا مقدس کا نام 'انجاس' ہے عربی داں اس کا معنی تعویذ بتاتے ہیں۔ اس سے بڑی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جن کے گھروں میں انجاس کی چھڑی تبرکاً رکھی جاتی ہے وہاں آسیب، سانپ، بچھو اور اژدہا کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے۔

سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ندی کا رخ موڑدیا : سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سون ندی کے کنارے عصا شریف کو نصب فرمایا تھا۔ جہاں آج ان کا اور ان کے متعلقین کے یادگار مزارات ہیں انہوں نے ندی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ''اے ندی تو اپنا راستہ بدل دے اور یہاں سے ہٹ کر اپنی روانی جاری رکھ یہ حکم سنتے ہی اس ندی نے اپنا رُخ شمال مشرق سے شمال مغرب کرلیا اور بہاؤ بدل کر وہاں سے ۲۰ کیلومیٹر دوری پر داؤ دنگر سے شمال کی طرف سے بہنے لگی۔ ندی کا رُخ بدل دینا سیدالہند کی ایک بہت بڑی کرامت ہے۔ اس کرامت کی تصدیق بہار ڈسٹرکٹ گزٹ ۱۹۰۶ء سے بھی ہوتی ہے۔ اس گزٹ کے صفحہ نمبر ۸ پر رقم

ہے کہ پہلے سون ندی داؤ دنگر سے اتر پورب رُخ ہو کر سون بھدر تک جاتی تھی ۔ وہاں پُن پُن ندی سے مل کر آگے بڑھتی ہوئی جہان آباد سے چار میل مغرب میں مور ہر ندی سے مل جاتی تھی ۔ سون ضلع اورنگ آباد کی خاص ندی تھی لیکن اب وہ ضلع اورنگ آباد میں داخل نہیں ہوتی صرف مغربی ساحل کو چھوتی ہوئی گزر جاتی ہے ۔

کشتی کو ڈوبنے سے بچایا : عثمان خان اور میاں خان سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو چکے تھے ۔ حضور کی زیارت کے لئے وہ دونوں امجھر شریف آ رہے تھے ۔ بیچ میں ندی تھی ۔ ندی پار کرنے کے لئے کشتی پر سوار ہوئے لیکن کشتی غرقاب ہونے لگی ۔

جس وقت کشتی ڈوبنے والی تھی اس وقت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ آستانہ پر وعظ و نصیحت فرما رہے تھے ۔ وعظ ہی کے دوران آپ نے اپنے ہاتھ کو آگے بڑھایا تو دونوں ہاتھوں کی آستین پانی سے نم ہو گئی ۔ حاضرین مجلس محو حیرت تھے کہ حضور کا دست مبارک پانی سے کیسے بھیگ گیا ؟ مجلس میں کہیں پانی نہیں تھا ۔ اسی بیچ عثمان خان اور میاں خاں وہاں حضرت کے پاس آ گئے اور حضرت کو بتایا کہ جب ہماری کشتی پانی میں ڈوبنے لگی تو ہم لوگوں نے آپ کو یاد کیا اور مدد طلب کی اسی وقت آپ کا دست مبارک نمودار ہوا اور ہم لوگوں کو غرقاب ہونے سے بچالیا اور سلامتی کے ساتھ ساحل تک پہنچ گئے ۔

مجھے کیوں خوف دریا میں ہو طوفانِ حوادث کا
بھنور میں ہو اگر کشتی تو آقا پار کرتے ہیں

عثمان خان اور میاں خان نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا ورنہ دریا میں ڈوب مرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچا تھا ۔ پیر و مرشد کے فیضان سے حیات نو مل گئی ۔ مظہر

Scanned by CamScanner

غوث الاعظم سیدنا محمد قادری نے سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامت کو ہندوستان میں پھر زندہ وجاوید کردیا۔

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم

(مفتی اعظم ہند)

شیخ احمد ھانسی بیعت سے شرفیاب : سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتوں کی شہرت بہار، جھارکھنڈ، بنگال اوراڑیسہ میں دور دور ہو چکی تھی شیخ احمد ہانسی پوری بھی ایک دن حضرت کی بارگاہ میں آئے اور بیعت طریقت سے شرفیاب ہوئے۔انہوں نے آپ کی اور آپ کے رفقاء کی دعوت کی اور سبھوں کو ہانسی پور لے گئے۔ وہاں کے زمین دار کا نام ملک قاذن تھا۔اسی دن جب وہ شکار کر کے ہانسی پور پہنچا تو دیکھا کہ شیخ احمد ہانسی پوری کی خانقاہ کے باہر لوگوں کا ہجوم ہے اس نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ شیخ احمد نے جواب دیا کہ یہ ہمارے شیخ ہیں اور یہ سب ان کے خلفاء اور خدام ہیں۔اس نے بے ادبی سے جواب دیا۔دم تو یہ فقیری کا بھرتے ہیں لیکن کھانے کے لئے گلی کوچوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

شیخ حسن مدنی نے فرمایا کہ دعوت کرنا اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے اس نے پھر کہا۔ ہاں اگر ایک دن تمہیں کھانے کو نہ ملے تو اپنا سر کھا جاؤ۔اس کے لہجے میں گستاخی تھی۔حضرت شیخ حسن مدنی کو اس کی بات ناگوار گزری اور انہیں جلال آ گیا اور فرمایا کہ تو ہمیں سر کھانے کو کہتا ہے اپنا ہی سر کیوں نہیں کھا لیتا؟ جیسے ہی شیخ حسن مدنی کے منہ سے یہ بات نکلی وہ اپنے گھوڑے سے گرا اور اسکی گردن کے مہرے ٹوٹ گئے اور

Scanned by CamScanner

سر پیٹ کے قریب آ گیا۔اس کے لڑکے نے اسے اٹھا کر سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر ڈال دیا۔حضرت کی دعا سے ہی اسکی گردن دوبارہ درست ہوگئی۔

اگر مرد کامل کی بددعا سے گردن ٹوٹ جائے تو افلاطون بھی اگر آ جائے تو وہ ٹھیک نہیں کر سکتا ہے۔مرد کامل کی نگاہ لطف و کرم سے ٹوٹی ہوئی گردن جوڑی گئی۔اسی کو یہ قدرت حاصل ہے۔کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا ہے۔

بنگال سے شیخ مسعود کا نذرانہ : ایک دن سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ چشمہ کے کنارے تشریف فرما تھے۔موسم سرما کی سرد ہوا چل رہی تھی۔جس سے تمام حضرات کو تکلیف پہنچ رہی تھی۔سید علاء الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ حضور یہاں گرمی تکلیف پہونچاتی ہے اور سردی مارے ڈالتی ہے۔حضرت نے فرمایا کہ غم نہ کرو اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کا کوئی انتظام کر دے گا جس سے تم سب کی ضرورتیں پوری ہو جائیں۔چنانچہ اس شام کو ایک شخص بنگال سے آیا اور اس نے سو دینار کی تھیلی سیدنا کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ شیخ مسعود نے یہ نذرانہ بنگال سے ارسال کیا ہے۔آپ نے یہ تمام دینار سید علاء الدین کے حوالے کیا اور فرمایا کہ اس سے تمام رفقاء کے لئے کپڑے خرید کر لباس تیار کراؤ۔وہ رقم لے کر ہانسی پور بازار تشریف لے گئے۔بازار میں اتفاق سے ملک قاذن سے ملاقات ہوگئی۔اس کے دل میں پہلے واقعہ کی وجہ سے بغض تھا اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ ان کو پکڑ کر خوب زدوکوب کرو۔ان لوگوں سے مجھے پہلے بھی نقصان پہنچ چکا ہے۔چنانچہ ملک قاذن کے ساتھیوں نے سید تبریزی کو پکڑ لیا۔انہوں نے بارگاہ ایزدی میں ان ظالموں سے رہائی کی دعا کی۔غیرت الٰہی کو جلال آ گیا اور

Scanned by CamScanner

فوراً ملک قاذن کے گھر میں آگ لگ گئی ادھر قاذن کے ہمدرد آگ بجھانے میں لگ گئے ادھر سید علاء الدین تبریزی کو ظالموں کے ہاتھوں سے نجات حاصل ہوگئی۔ آگ اتنی زیادہ پھیل گئی کہ سوائے شیخ احمد ہانسی پوری کے گھر کے، ساری بستی جل کر راکھ کا ڈھیر ہوگئی۔ ملک قاذن کا سارا مکان مع کل اثاثہ جل کر خاک ہوگیا۔

شیخ احمد ہانسی پوری فرماتے ہیں کہ جس وقت آگ کے شعلے تمام بستی میں بھڑک رہے تھے۔ عین اسی وقت میں نے دیکھا کہ حضرت سید الہند رضی اللہ عنہ میرے مکان کی دیوار کے نیچے تشریف فرما ہیں اور بارگاہ ایزدی میں عرض کرتے ہیں۔ اے اللہ اس گھر کو محفوظ رکھ۔ یہ میرے مرید کا گھر ہے۔ اللہ کے کرم سے شیخ احمد ہانسی پوری کا گھر بالکل محفوظ رہا۔ اس طرح ملک قاذن کو اس کی گستاخی کی سخت سزا ملی۔ وہ دانے دانے کے لئے محتاج ہوگیا۔ مکانات کے ساتھ ساتھ اس کا غرور بھی جل کر خاک ہوگیا۔ اس کو جب کوئی چارہ نظر نہیں آیا تو وہ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اہلِ وعیال کے ساتھ آیا۔ شرمندہ ہوکر معافی چاہی اور دعاؤں کا طلب گار ہوا۔ حضرت سید الہند رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اپنے آپ کو خود ہی ہلاکت میں ڈالا۔ اگر تم ظلم وتشدد نہ کرتے تو یہ بربادی نہ ہوتی۔ اس نے پشیمانی کے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ ''میں آپ کی چوکھٹ سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک آپ معاف نہ کردیں اور میرے اور میرے اہلِ وعیال کے لئے دعائے خیر نہ فرمائیں۔ (مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۱۱۱)۔

سرکار سیدالهند کی دعاء سے دفینہ ملا : حضرت سید الہند کو ملک قاذن اور اس کے اہلِ وعیال کی بے سروسامانی پر رحم آیا انہوں نے اسکی گستاخیوں اور خطاؤں کو معاف کردیا اور فرمایا کہ جاؤ اور درختوں کے پھلوں پر

Scanned by CamScanner

گذر اوقات کرو۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں دولت سے مالا مال کر دے گا۔ قاذن نے جنگل کا رخ کیا۔ بڑی جستجو کے بعد اسکی نظر مہوہ کے پیڑ پر پڑی۔ اس نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ اسی درخت کے نیچے اقامت اختیار کی اور جنگلی پھلوں کو کھا کر گزر بسر کرنے لگا اس کو یہی فکر ستاتی رہتی تھی کہ اسے دوبارہ ماضی کا جاہ وحشم کیسے حاصل ہوگا۔ ایک دن اس کو جنگل میں درخت کے نیچے دفینہ ملا۔ جس سے اسکی مفلسی اور بے کسی دور ہوگئی۔ بے سروسامانی امیری میں تبدیل ہونے لگی۔ اس نے اسی سرزمین پر ایک بستی آباد کی۔ اور اس بستی کا نام مہولی رکھا۔ دفینہ حاصل ہونے سے اس کا کھویا ہوا اقبال واپس مل گیا جس سے سید الہند کے لئے اس کے دل میں عقیدت حد سے زیادہ بڑھ گئی ایک دن خدمت اقدس میں حاضر ہوکر گناہوں سے توبہ کر کے دست حق پرست پر بیعت طریقت کی اور مرشد سے اجازت حاصل کر کے بیابان امجھر میں آپ کے لئے مکانات کی تعمیر کا کام انجام دیا۔

سرکار سیّدنا کی اہلیہ کی تشریف آوری : جب امجھر شریف میں حضرت سید الہند کے لئے رہائشی مکانات کی تعمیر مکمل ہوگئی تو سید الہند نے حضرت شیخ حسن مدنی کو یہ حکم دیا کہ وہ سرہُر پور جا کر آپ کی اہلیہ محترمہ کو امجھر شریف لے آئیں۔ چنانچہ وہ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط لیکر سرُ ہرُ پور روانہ ہوئے سرُ ہرُ پور پہنچ کر وہ خط حضرت سید حسن کے حوالے کیا۔ چند روز وہاں ٹھہرے لیکن چند روز کی علالت کے بعد حضرت شیخ الشیوخ حسن مدنی رضی اللہ عنہ خود انتقال کر گئے اور وہیں آسودۂ خاک ہوئے۔ حضرت حسن کی تدفین کے بعد حضرت سید حسن ابن تاج الدین خود سید الہند کے متعلقین کے ساتھ امجھر شریف پہنچے۔ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

شریک حیات سیدہ فاطمہ اپنے وقت کی با برکت ولیہ کاملہ تھیں۔

سرکار سیدنا کے صاحب زادوں کی تعلیم : سیدالہند کے عہد میں بہار میں مشہور ومعروف عالم دین علامہ بھیکن بہاری بھی تھے جو علوم ظاہری سے آراستہ تھے۔آپ پیران پیر دست گیر سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حکم سے امجھر شریف تشریف لائے انہوں نے ہی سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادوں سید معین الحق والدین ولی اللہ قادری، سید جلال الحق والدین ابدال قادری اور سید نظام الحق صوفی مزاج قادری کو تعلیم دی۔

موّرخین تحریر کرتے ہیں کہ سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے جب تعلیم حاصل کرنے کے لائق ہوئے تو حضور کو فرصت ہی نہیں تھی کہ وہ شہزادوں کو ظاہری علوم سے آراستہ کرتے آپ نے خود فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی تعلیم کے لئے بہتر انتظام کرنے والا ہے۔جن کے ذریعہ ان تینوں کا سینہ علم دین سے منور ہوگا۔مجلس پاک میں اس طرح کی گفتگو چل ہی رہی تھی کہ وہاں بہار کے مشہور عالم دین حضرت بھیکن بہاری تشریف لائے اور فرمایا کہ ''میں نے خواب دیکھا ہے جس میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا حکم ہوا ہے کہ اے بھیکن بہاری اگر تجھے اولاد نرینہ کی نعمت سے مالا مال ہونا ہے تو میرے فرزند سید محمد قادری کے پاس امجھر جا اور ان کے صاحب زادوں کو تعلیم دے۔'' حکم عالی کے مطابق حاضر خدمت ہوں آپ دعا فرمایئے کہ میرے گھر میں فرزند تولد ہو۔ایک سال کے بعد اللہ نے انہیں فرزند کی دولت سے مالا مال کر دیا۔علامہ بھیکن بہاری کی دلی مراد پوری ہوگئی۔وہ اور زیادہ دل جمعی اور مسرت سے سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آل کو تعلیم دینے لگے۔(مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۱۱۵ ، ۱۱۶)

Scanned by CamScanner

سرکار سیدنا کی اہلیہ محترمہ کی کرامت : سوانح نگار تحریر کرتے ہیں کہ ایک روز شیخ ابو جعفر قادری سے علامہ بھیکن بہاری کے مابین مسئلہ توکل پر گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران گفتگو علامہ بہاری نے فرمایا۔ ''میرا توکل حضرت سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توکل سے بڑھا ہوا ہے۔ کیوں کہ میرے پاس اسباب معیشت کے ظاہری کوئی ذرائع نہیں ہیں اور حضرت سیدالہند کے پاس مریدین کا ایک وسیع حلقہ ہے جن کے ذریعہ نذر و تحائف آتے رہتے ہیں''

شیخ ابو جعفر کو یہ بات ناگوار ہوئی۔ آپ نے فرمایا عوام کے توکل پر اولیاء اللہ کے توکل کو فضیلت حاصل ہے۔ ان کی نگاہیں اسباب و ذرائع پر نہیں ہوتیں بلکہ وہ حضرات اللہ عزوجل پر کامل توکل اور بھروسہ رکھتے ہیں اور انہیں یقین محکم حاصل ہوتا ہے کہ قادر مطلق ذرائع واسباب کے بھی اپنے بندوں کے لئے سامان رزق مہیا کر سکتا ہے۔ اطاعت گزار بندے خود کو اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ حیرت و تعجب ہے ایسے لوگوں پر جو اولیاء اللہ کے توکل پر اپنے توکل کو بڑھاتے ہیں۔''

حضرت شیخ ابو جعفر نے پھر فرمایا۔ کیا آپ اپنے لڑکے کی پیدائش بھول گئے علامہ بھیکن بہاری نے کہا کہ یہ تو ہونے والی بات تھی جو پردۂ غیب سے ظاہر ہو گئی۔ حضرت سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے صاحب زادے سید جلال الحق والدین ابدال قادری کو بھی یہ بات ناگوار لگی انہوں نے اپنی والدہ محترمہ مخدومہ حضرت سیدہ فاطمہ سے اس گفتگو کا ذکر کیا۔ جس سے سیدہ فاطمہ کو جلال آ گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اپنے صاحب زادے کو حضرت کے وسیلے سے نہیں مانتے ہیں تو دیکھ لینا وہ آتش غیض و غضب سے سوختہ ہو جائے گا۔ سیدہ فاطمہ کی زبان سے اس قول کا نکلنا تھا کہ

حضرت بھیکن بہاری کا فرزند چھ روز کی علالت کے بعد چل بسا۔ علامہ بہاری کے رنج وغم کا ٹھکانہ نہ رہا ان کی آنکھوں سے مسلسل اشک رواں تھا۔ کفِ افسوس مل رہے تھے۔ اس حال زار کو دیکھ کر حضرت سیدہ فاطمہ کو ان پر رحم آ گیا۔ انہوں نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اب تیرے یہاں دختر کی ولادت ہوگی جس سے تیری نسل جاری رہے گی۔ سید الہند کی اہلیہ محترمہ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ ان کے یہاں ایک دختر نیک اختر کی ولادت ہوئی۔

مفہوم از مناقب محمدیہ قلمی صفحہ نمبر ۱۱۶ تا ۱۱۷)

سرکار سید الهند کا وصال: سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مریدوں کے حلقہ میں بیٹھ کر وعظ ونصیحت کی باتیں ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی وقت حضرت حکیم سید منور کٹمبوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ سیدی کٹمبہ ضلع اورنگ آباد کے لوگ آپ کی زیارت کے خواہش مند ہیں اگر آپ تشریف لے چلیں تو عوام فیضان صحبت سے فیضیاب ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب سے میں یہاں آیا ہوں کسی دوسری جگہ پر نہیں گیا ہوں۔ اب طبیعت سیر وسیاحت اور سفر کے لئے مائل نہیں ہوتی ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیخ علی شیرازی کو کٹمبہ کی ولایت حاصل ہوگی۔ کٹمبہ کے لوگوں کی تعلیم وتربیت ان کے ہاتھوں سے وابستہ ہے۔ لیکن ابھی کچھ کام باقی ہے، ایک راز پوشیدہ ہے جو ربیع الاول شریف کی پہلی تاریخ کو ظاہر ہوگا۔ راز ظاہر ہو جانے کے بعد وہ وہاں تشریف لے جائیں گے۔ ماہ صفر کی ۲۷ ویں تاریخ کو ان کو تیز بخار آیا حکیم سید منور صاحب نے علاج شروع کیا لیکن کوئی دوا کارگر نہیں ہو رہی

تھی۔ بلکہ مرض بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ پھر بھی سید الہند نے حکیم کو تسلی دی کہ تمہاری دوا ربیع الاول شریف کی پہلی تاریخ کو ضرور کارگر ہوگی۔ پہلی تاریخ آئی اور آپ نے اپنے تینوں صاحب زادوں، مریدوں اور خادموں کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت اور مخالفت نفس کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ انسان کا کام ہے کہ معبود برحق کے سوا کسی چیز کی طلب میں اپنی عمر کو برباد نہ کرے اور معشوق حقیقی کا عاشق بنے۔ عشق حقیقی کے سوا انسان کو اور کوئی کام نہیں دے گا۔ عبادت و ریاضت اور زُہد و مجاہدہ ہی کشف و کرامت کے باعث ہیں۔ اس وصیت کے بعد آپ نے ہر ایک کو خلوت میں بلا کر حسب صلاحیت نعمتیں عطا فرمائیں۔ پھر دوبارہ سب کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تمہارے اور تمہارے ماننے والوں کے لئے سیدھی راہ پر قائم رہنے کی دعا کی ہے کہ جب تک وہ تمہارے عصیاں کو معاف نہ کر دے اور راہ راست پر نہ لا دے تمہیں دنیا سے نہ اٹھائے۔ اسکے بعد آپ نے اپنے سب سے بڑے صاحب زادے حضرت سید معین الحق والدین ولی اللہ قادری کو اپنے پاس بلایا اور اپنا جانشیں مقرر فرما کر، خرقہ غوثیہ جو آپ کو اپنے پدر بزرگوار شمس الدین درویش محمد قادری سے ملا تھا، انہیں پہنایا، بغداد شریف سے جو بھی تبرکات آپ اپنے ساتھ لائے تھے وہ تبرکات شریفہ وہ بھی اپنے جانشیں خلف اکبر حضرت سید معین الحق والدین ولی اللہ قادری کے سپرد فرمایا۔ آپ نے وصال سے قبل بھی اپنے تمام فرزندوں، اہلِ وعیال، خلفاء اور مریدین کے لئے خاتمہ بالخیر کی دعائیں کیں۔ پھر سب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ فرمایا۔ پھر چادر

Scanned by CamScanner

مبارک کو چہرہ زیبا پرڈالا اور بلند آواز سے کلمہ طیب لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ پڑھ کر دارفانی سے کوچ فرماگئے اور معبود حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ نے وصال کے وقت فرمایا تھا کہ فقیر جاتا ہے اور عشق عشق سے اس کی یاد باقی رہے گی۔ سبحان اللہ ! اولیاء اللہ کی کیا شان فقیری ہوتی ہے یہ تو اللہ جانے اور اللہ والے جانیں۔ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۱۰ھ کو بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور ۹۴۰ھ کو ایک سوتیس سال کی عمر میں امجھر شریف میں آپکا وصال باکمال ہوا۔

(مناقب محمدیہ قلمی ۱۱۷ تا ۱۲۴)

حضرت سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال شریف سے قبل فرمایا ''معشوق حقیقی کے سوا کسی شئے کی طلب میں اپنی عمر کو برباد نہ کرو۔ یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ملی ہے اسی معشوق سے عشق کرو جس کا عشق لافانی ہے بندہ آتا ہے اور جاتا ہے۔ پروردگار عالم قائم و دائم ہے جو اللہ کی ذات میں (عشق الٰہی) کھو جاتا ہے وہی دائمی زندگی پاتا ہے۔ فقیر عشق کا تو یہی پیغام ہے۔ عشق عشق سے ہی فقیر کی یاد زندہ رہے گی۔ اگر ہم عشق عشق کے اعداد کا شمار کرتے ہیں تو حروف کے اعداد ۹۴۰ ہوتے ہیں اور یہی حضور کے انتقال کی سن وصال ہے۔ امجھر شریف میں آپ کا مزار پرانوار آج بھی مرجع خلائق ہے۔

ابر رحمت تیری مرقد پہ گوہر باری کرے
حشر تک شان کریمی نازبرداری کرے

****

Scanned by CamScanner

منقبت سید الھند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سمنؔ نسیمی، بھدرک

گہوارۂ انوار ہے اجھر شریف میں
واصلِ کِردگار ہے اجھر شریف میں

کتنے ولی و اصفیا ہوتے گئے بیمار
اک ضو فشاں انار ہے اجھر شریف میں

ہر سو کھلے یہاں چمنِ غوث کے گلاب
بغداد کی بہار ہے اجھر شریف میں

ان کی پناہ میں جو ہے آیا تو مسکرا
روتا کیوں زار زار ہے اجھر شریف میں

ان کے کرم کی تاب کا کیا کہنا سوچنا
ہر ذرّہ اک شرار ہے اجھر شریف میں

چاہے جسے بلا لیں کرم سے نواز دیں
بس ان کو اختیار ہے اجھر شریف میں

آیا جو گھر لٹا کے غنی بن کے چل دیا
یہ کیسا کاروبار ہے اجھر شریف میں

اک میں ہوں اور اک میرے آقا کا آستاں
دل ہے اور حالِ زار ہے اجھر شریف میں

کمتر سمنؔ نسیمی تو قسمت پہ ناز کر
کیوں آکے بے قرار ہے اجھر شریف میں

Scanned by CamScanner

الشیخ السید معین الحق والدین قادری

اوّل سجّادہ نشین خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف

کر مظفر اہل حق کو ہو مدد اسلاف کی
شہ معین الدین مظفر پیشوا کے واسطے

اللہ عز وجل جب بندہ مومن سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انھیں دین کا فقیہ بناتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے،من یرد اللہ خیرا یفقه فی الدین رب قدیر نے آپ کو دین کی ایسی سمجھ عطا فرمائی، کہ اسم بامسمیٰ بن کر دین کا معین ثابت ہوئے، نیز حق وصداقت کے علمبردار بھی۔

آپ کی ولادت باسعادت ۸۔رمضان المبارک ۸۴۸ھ بروز پنجشنبہ [جمعرات] ہوئی۔ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی، حضور سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبادت وریاضت سے فرصت کم ملنے کی وجہ سے شیخ علی ہندی رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ آپ کو کر دیا گیا۔شیخ علی ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا صاحبزادوں کو حضور ہی تعلیم دیں تو بہتر ہوگا،، حضور سید الہند نے ارشاد فرمایا، مجھے مشاغل وغیرہ سے فرصت کم ملتی ہے۔ان لوگوں کی تعلیم کا انتظام خداوندقدوس ہی بہتر فرمائے گا۔ قدرت خداوندی پر قربان جائیں کہ اچانک مولانا سید بھکن بیار بہاری جو حضرت مخدوم احمد لنگر دریا بلخی بہاری قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے اور علم وفضل میں یکتائے زمانہ تھے۔

مولانا سید بھیکن بیار بہاری اولاد سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کے لئے امجھر شریف تشریف لائے سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے صاحبزادوں کو مولانا الموقّر کے حوالہ فرمادیا وہ لوگ

آپ سے (سید بھیکن بہاری) سے فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث، تفسیر، فرائض اور معقولات پر قلیل مدت میں ملکہ حاصل کر لئے۔ مولانا نے تعلیم مکمّل کرانے کے بعد اپنے وطن عزیز کی طرف مراجعت کے لئے اجازت طلب فرمائی حضور سید الہند نے اجازت مرحمت فرمائی۔ سید معین الحق والدین قادری علوم ظاہری حاصل کرنے کے بعد علوم باطنی کے لئے اپنے والد بزرگوار کی طرف رجوع فرمایا۔ سید الہند سے بیعت فرمایا اکتساب طریقہ باطنی میں لیل ونہار محنت شاقہ کرا کے ولایت و بزرگی میں ایک معیار تک پہونچایا۔

حضور سید الہند نے آپ کو اپنا جانشیں منتخب فرما کر خرقہ خلافت جو اباً عن جد چلا آرہا تھا پہنایا یہ خرقہ خانہ کعبہ کے غلاف کا بنا ہوا تھا۔ پھر آپ کو تمام سلاسل کا مجاز مطلق بنا دیا۔

الشیخ السید معین الحق والدین رب ذوالجلال کے ان برگزیدہ بندوں میں سے تھے جن معزز ہستیوں کے بارے میں قرآن عظیم نے **انعمت علیهم** فرمایا۔ آپ کا کوئی فعل و عمل خوشنودی الٰہی کے خلاف نہ ہوتا آپ رب قدیر کی بارگاہ میں یوں گویا ہوتے۔ خداوند تجھ سے زاہد حور و قصور طلب کرتے ہیں اور بہشت کے خواہش مند ہوتے ہیں اور عوام دنیا کی بھلائی چاہتے ہیں لیکن میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں۔

آپ کا قلب اطہر ہمہ وقت خدائے وحدہ لاشریک کی خشیت اور عشق مصطفےٰ میں آہ و بکا کرتا، آپ کا چشمان مبارک آنسوؤں سے تر بہ تر دیکھا گیا۔ آپ کی کیفیت اکثر اوقات اضطرابی اور استغراقی میں پائی جاتی۔ چہار سو علاحدگی اور کنارہ کشی یکسوئی آپ کی سرشت میں ودیعت کی ہوئی تھی۔ درس طریقت کے زمانے میں ماوراء اپنے والد بزرگوار کے کسی دوسرے کی تعلیم کا احسان اپنے اوپر نہ لیا۔

ایک مرتبہ آپ کے خال محترم حضرت الشیخ السید حسن قدس سرہٗ سرہر پوری نے فرمایا ''کچھ اذکار مجھ سے بھی حاصل کریں۔ آپ نے جواب دیا، دل بھی ایک رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ بھی ایک ہے دو مرشدوں کا بار کیوں کر اٹھا سکوں گا؟ میں کشف و کرامات کا طالب نہیں ہوں۔ اللہ عزوجل کو دل

Scanned by CamScanner

میں رکھتا ہوں اور اسی ذات جلالت سے امیدیں بھی وابستہ ہیں۔

روز شب رشتہ امید نیاز بستہ ہمت شہانہ اوست

میرا ہدف میرا مقصد معبود برحق کے سوا کوئی نہیں۔بس لاالـہ الا اللّٰـہ کا ذکر روز وشب کرتا ہوں اسماء ذات رب العزت کی کوئی انتہا نہیں۔اتنے اسماء کا ذکر ایک وقت میں محال عقلی ہے۔

تواضع وانکساری آپ کا خاص وصف تھا غریبوں کی اعانت ،یتیموں کا خیال رب قدیر وحدہ لاشریک نے آپ کی فطرت میں داخل فرما دیا تھا۔خود پسندی خودستائی کو حقیر و برا جانتے۔اپنی ذات کو ذرہ ناچیز اور بے طبیعت سمجھتے۔

شیخ علی شیر شیرازی کے بیان کے مطابق کوئی حاجت مند آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی۔آپ نے جواب دیا۔تم اپنے حق میں مجھ سے بہتر دعا کر سکتے ہو۔ اب رہی مقبولیت ۔ یہ نہ میرے ہاتھ میں ہے نہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔اللہ تعالیٰ ہی دعا کو قبول کرتا ہے یا رد کرتا ہے اس میں میری اور تمہاری کوئی تخصیص نہیں ہے۔اگر قبول ہوگی تو تمہاری بھی ہو سکتی ہے اور اگر رد ہوگی تو میری دعا بھی رد ہو جائیگی میں مستجاب الدعوات نہیں ہوں۔میں تو ایک عاصی و گناہگار بندہ ہوں میں پشیماں ہوں میں خود ہی آلودہ داماں ہوں دوسروں کے گناہوں کی معافی کی جرأت کیوں کر کروں؟

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو

منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے (امام اہل سنت)

شیخ علی شیر شیرازی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں: ایک دن اپنے بالا خانے پر مشاہدۂ تجلیات حق میں مستغرق تھے اور ظاہری دنیا سے بے خبر تھے کہ ایک سائل نے بآواز بلند آپ سے سوال کیا۔غایت استغراقی کیفیت میں اس کا سوال آپ کے کانوں تک نہیں پہنچ سکا۔پھر اس نے طیش میں بلند آواز سے کہا۔"تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ ایک سائل مصیبت زدہ بالا خانے کے نیچے اپنی داستانِ غم سنا رہا ہے اور تم توجہ نہیں کرتے ہو۔"اب آپ کو اس حال سے کچھ افاقہ ہوا تھا۔

Scanned by CamScanner

سائل کی آواز سنتے ہی آپ خشیت الٰہی سے کانپ گئے اور بالا خانہ سے نیچے آرہے تھے۔لیکن قدرت الٰہی کا کرشمہ کہ آپ کے جسم مبارک پر پتھر سے کوئی تکلیف نہ پہونچی بلکہ پتھر پر آپ کا جسم (وہ حصہ جو پتھر سے ٹکرایا تھا) منقش ہوگیا''

آپ نے بھی طویل عمر پائی حضرت سیدنا پاک کے وصال کے وقت آپ کی عمر بانوے سال کی تھی قاضی سید جواد قادری عظیم آبادی ''کتاب انساب'' میں مناقب محمدی سے نقل کرتے ہیں ''سید معین الحق والدین کی شادی بی بی خدیجہ بنت سید شمس الدین مشہدی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تھی۔حضرت سید شمس الدین مشہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید وخلیفہ تھے۔آپ کا اصل وطن ہمدان تھا۔وہاں سے دلّی آئے تھے اور وہاں سے امجھر شریف مع اہل وعیال پہونچے۔

حضرت الشیخ السید معین الحق والدین قادری کے تین صاحبزادے تھے۔(۱) سید مظفر قادری (سجادہ نشیں امجھر شریف) (۲) سید حبیب قادری صاحب ولایت قصبہ سلیم پور پٹنہ اور (۳) سید شمس الدین قادری

حضرت السید معین الحق والدین قادری اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد دس سال تک مسند خلافت پر جلوہ افروز رہے اور حضرت سید الہند کے جمیع متوسلین وخلفا نے آپ کی طرف رجوع کیا اور ہر شخص انہیں حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قائم مقام جانتے اور اپنا شیخ تصور کرتے تھے۔آپ کی وفات بروز جمعہ ۲۲/ربیع الاول شریف ۹۵۰ھ میں ہوئی اور آپ نے ایک سو دو سال کی عمر پائی آپ کا مزار پر انوار امجھر شریف میں والدہ صاحبہ کے مزار سے متصل پورب جانب فیض بخش عام ہے۔آپ کے توسل سے آج بھی حضور سید الہند کا فیضان روحانی جاری ہے۔

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

الشیخ السیّد علامہ مظفر القادری

(دوسرے سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

کر مظفر اہل حق کو ہو مدد اسلاف کی

شہ معین الدین مظفر پیشوا کے واسطے

اس خاکدان گیتی پر ہزاروں نہیں لاکھوں انسان تشریف لائے اور قانون الٰہی کے مطابق زیادہ دن نہ گذار کر دار فانی سے دار البقا کی طرف کوچ کر گئے، اور زمین نے اسے اپنے اندر چھپا لیا، نام ونشان تک باقی نہ رہا۔ لیکن اسی زمین کے اوپر اور آسمان کے سائے تلے ایسی شخصیتوں کا ورود مسعود ہوا جنہیں تاریخ نے اپنے سینوں میں جلی حرفوں سے سجایا اور بسا رکھا ہے۔ ان معزز ہستیوں میں شیخ الشیوخ الشیخ السید مظفر قادری ہیں آپ سید السادات شیخ العالم معین الحق و الدین کے فرزند اکبر ہیں۔ علوم ظاہری اور علوم باطنی دونوں ہی اپنے والد ماجد سے حاصل کیں یہی وجہ ہے کہ جہاں آپ اپنے زمانے کے محقق و مدقق ہیں وہیں حق گوئی و بے باکی میں فقید المثال نظر آتے ہیں۔ آپ کے در سے ہزاروں بندگان خدا دولت فیض سے مالا مال ہوئے۔ آپ مدت دراز تک ریاضت ومجاہدہ کر کے اپنے مرشد حق کی توجہات عالیہ میں فیض باطنی حاصل کیا اور تکمیل کو پہونچ کر خرقہ خلافت پہنا۔ مرشد کی وصال کے بعد ان کے جانشیں ہوئے۔

آپ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ ۵؍ شوال المکرّم ۸۶۸ھ میں ہوئی۔ آپ کے تین صاحبزادے (۱) مولانا سید عبدالرزاق قادری (۲) دیوان سید شاہ مصطفےٰ قادری (۳) سید محی الدین قادری ہوئے۔

آپ کی ولادت سرکار سید الہند کی حیات میں ہوئی تھی۔ حضرت سید الہند نے ہی آپ کا نام مظفر رکھا تھا۔

سید الہند کی وصال کے وقت آپکی عمر ۲۷ سال کی تھی۔ آپ کا وصال مبارک بروز جمعہ ۵/ربیع الاول ۱۰۱۱ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزار شریف سید الہند کے مزار کی پائتنی میں ہے۔

آپ کو سلسلۂ قادریہ کی اجازت اپنے والد ماجد سے ملی، سلسلہ مداریہ کی اجازت اپنے خسر حضرت شیخ آدم مداری خلیفہ و جانشیں حضرت سید جمال الدین جان من جنتی ہنسوی سے حاصل ہوئی۔ اور سلسلہ چشتیہ کی اجازت حضرت سیّد سلطان الدین چشتی بہاری سے حاصل ہوئی۔ اور سلسلہ سہروردیہ کی خلافت واجازت حضرت شیخ نصیر الدین ماردست شیر سوار بہار شریف سے ملی۔

حضرت سید جمال الدین جان من جنتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شاہ بدیع الدین مدار رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفۂ ارشد تھے۔ حضرت شاہ مدار کی اجازت سے حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری علیہ الرحمۃ والرضوان کے روضہ پر حاضر ہوئے۔ دروازہ پر ایک مدت تک دریچہ کے نیچے سر کئے ہوئے مزار شریف کی زیارت کرتے اور اقامت بہار کے سوالی رہے۔ حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری علیہ الرحمہ والرضوان نے اپنے فیض کرم سے نوازا اور فرمایا کہ ہلسہ نامی دیولعین ہے۔ وہ لوگوں کو تکلیف پہونچاتا ہے۔ اس کو قتل کر کے اپنی استقامت بناؤ۔ حضرت سید جمال الدین جان من جنتی نے خدائی طاقت اور اپنے پیارے آقا حضور سرور کائنات ﷺ کے روحانی فیضان اور اپنے مرشد حق کی حمایت سے ہلسہ نامی دیو کو زنجیر سے قید کیا اور زیر سنگ دفن کیا۔ آج بھی وہ پتھر آپ کے روضہ کے دروازے پر پڑا ہوا ہے۔

ایک بار شیر شاہ سوری حضرت شیخ الشیوخ علیہ الرحمہ والرضوان کی ملاقات کو آیا اور دل میں خیال کیا کہ یہ موسم سرما ہے۔ آم ناپید ہے اگر حضرت مجھے آم دیں تو اظہار کرامت ہو۔ اتفاقاً حضرت

کے ہاتھ میں آدھا کھایا ہوا آم تھا۔ آپ نے شیر شاہ کو دیا اور وہ معترف کرامت ہوا۔ لیکن آم اپنے خدمت گاروں کو دیدیا اور رخصت ہوا۔ حضرت نے اپنے لوگوں سے فرمایا۔ اگر وہ اسے کھالیتا تو اس کے بعد اس کے فرزندوں کی حکومت بھی قائم رہتی۔ لیکن ان کی قسمت میں نہ تھی۔ حضرت شیخ الشیوخ کے اہل و عیال نہ تھے۔ ملک آدم کو اپنا متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنا کر درگاہ کی سجادگی عطا کی۔ (تاریخِ جوادیہ، ص ۱۰۸)

اقوال سیّدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حوالہ مناقب محمدی

☆ علماء وصالِ سبحانی کے خواہاں ہوتے ہیں۔
☆ انسان کو چاہئے کہ عشق الٰہی پیدا کرے۔
☆ آسمان اپنی بلندی کے باوجود پست زمین پر سرنگوں دکھائی دیتا ہے۔
☆ نفس کی سرکشی توڑنے سے بہتر کوئی کام نہیں۔
☆ اولیاءاللہ کو کرامتیں اس لئے عطا کی گئیں کہ وہ منکرینِ اسلام کو کرامت دکھا کر اسلام کا وقار قائم رکھیں۔
☆ سرداری کا اظہار بندگی سے بہتر نہیں۔
☆ عشق الٰہی اور حُبّ رسول کے علاوہ کوئی چیز کام نہ دیگی۔

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

الشیخ السیّد علامہ عبدالرزاق قادری
(تیسرے سجادہ نشیں، خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

مانگتا ہوں صدقۂ رزّاق اک سائل ہوں میں
بھیک دیدے دودھا دھاری بادشاہ کے واسطے

ہندوستان اولیا وصوفیائے کرام کی ذات بابرکات کا مسکن ہونے کے سبب اسلامی ممالک میں مقبول ومحبوب نظر آرہا ہے۔ یہ ایسی زرخیز سرزمین ہے جہاں علم وفضل کے ایسے بحر بیکراں پیدا ہوئے جو عالم اسلام میں خداداد علمی استعداد ولیاقت اور عملی دنیا میں رب قدیر کے حضور ایسے باعمل رہے جنھیں خوارق عادات اور تصرفات عطا کیے گئے، جنھیں دنیا دیکھ کر حیرت و استعجاب میں رہ گئی۔ انھیں مقرب و برگزیدہ ہستیوں میں الشیخ العلام السید عبدالرزاق امجھری ہیں۔ آپ کی ذات سے ہزاروں گم گشتگان بندگانِ خدا اسلام کی دولت لازوال سے سرفراز ہوئے۔

آپ کی ولادت سید الہند قدس سرہ العزیز کی حیات مبارکہ میں بروز سہ شنبہ ۲ر ذی قعدہ ۹۸۵ھ میں ہوئی۔ حضور سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا اسم مبارک سید عبدالرزاق رکھا تھا۔ ابتدائی کتابیں مدرسہ امیر محمدیہ امجھر شریف میں پڑھیں، مگر تکمیل علوم ظاہری کے خیال سے جون پور تشریف لے گئے اور اساتذۂ جون پور سے علوم دین مکمل کیا۔ آپ اپنا زیادہ وقت عبادات میں گزارا کرتے اور اعمال صالحہ کی کثرت کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ آپ اہل شریعت وطریقت دونوں

جماعتوں کے امام ہوئے۔ عابد وزاہد صاحب کرامت اولیاے ء کاملین میں سے تھے۔آپ نے فیض باطنی خاص طور پر اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور ساتھ ہی ساتھ خلیفہ و جانشیں ہوئے۔

قاضی جواد قادری لکھتے ہیں کہ جون پور جانے سے پہلے آپ کی شادی بی بی جہانو بنت آدم ابدال قادری سے ہوئی۔ ان سے ایک صاحبزادہ سید ابوالمعالی اور دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ بڑی صاحبزادی کی شادی سید ابو محمد قادری سے ہوئی اور چھوٹی کی شادی سید قطب قادری امجھری سے ہوئی۔آپ کی ایک شادی جون پور میں بھی کسی سادات خاندان میں ہوئی تھی۔فراغت علوم درسیہ کے بعد معہ اہل وعیال وطن واپس آگئے، زوجہ اولیٰ اور زوجہ ثانیہ کے درمیان اتفاق نہ رہ سکا۔اس لئے زوجہ ثانیہ نے آئے دن کی تنازعات سے بچنے کے لئے قیام امجھر شریف کو ترک کر کے شیر پور پرگنہ منیر میں سکونت پذیر ہو گئیں۔ان سے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی ہوئیں صاحبزادہ لاولد انتقال کئے۔صاحبزادی کی شادی سہسرام میں ہوئی۔ حضرت سید عبدالرزاق قادری کی عمر حضرت سید الہند کے وقت وصال بتیس سال کی تھی۔آپ کا وصال پنجشنبہ کو بتاریخ ۲۹؍ربیع الاول ۵۹ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزار پاک احاطۂ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورب جانب دیوار سے متصل ہے۔

☆☆☆☆

میری جنت ہے جس جا ادھر لے چلو
لے چلو میرے آقا کے گھر لے چلو
روزِ محشر فرشتوں جدھر لے چلو
سامنے سے انہیں کے مگر لے چلو

عنایت اللہ خاں

الشیخ سید ابوالمعالی قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(چوتھے سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

مانگتا ہوں صدقۂ رزّاق اک سائل ہوں میں
بھیک دیدے دودھا دھاری بادشاہ کے واسطے

صوفیاے کرام واولیاے عظام کا ہندوستانی مسلمانوں کے اذہان وافکار پر بڑا زبر دست قبضہ رہا ہے۔ آج جبکہ ہر چہار جانب عظمت اولیا اور رفعت صوفیاء پر یلغار ہو رہی ہے۔ اس کے پس پردہ اسلام دشمن مغربی فکریں کام کر رہی ہیں اس کے باوجود کروڑوں بندگان خدا مزارات مقدسات کی زیارت کر کے فیضِ باطنی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ کے مقرب بندے العلماء ورثة الانبیاء کا تاج زریں اپنے سروں پہ رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کا کام انجام دے رہے ہیں۔ اور ہزاروں ضلالت وگمراہی میں بھٹکے ہوئے قوم کو ایمان کی دولت سے مالا مال کرتے ہیں۔

انھیں ولیوں اور بزرگوں میں سے ایک عظیم شیخ سید ابوالمعالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جنھوں نے اپنی پوری زندگی اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے وقف کردی۔ نیز جب بھی آپ کے دور میں فسطائی طاقتیں سر اُٹھانے کی جسارت کی آپ نے ان ناپاک طاقتوں کو خداداد روحانی طاقتوں سے کچل کر رکھ دیا۔ آپ ہی کی دعا سے آپ کے مرید داؤد خاں قرشی نے پلاموکے چیرو خاندان کے سرکش راجہ پرتاپ کو شکست دے کر پلاموکو مغلیہ سلطنت میں شامل کرلیا۔ اس سے قبل

Scanned by CamScanner

پلاموایک علاحدہ راج تھا۔ سلطان جہانگیر اور سلطان شاہجہاں کے عہد حکومت میں بھی وہ باغی تھا۔ داؤد خاں اور ان کا بھتیجہ شمشیر خاں نے از سرے نو روضہ حضرت سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرمت اور احاطہ بندی کرائی۔

آپ کی خانقاہ میں ہر وقت لنگر جاری رہتا تھا زیادہ تر دودھ ہی تقسیم ہوتا تھا۔ اسی سبب سے فقراء اہل دل آپ کو بابا دودھا دھاری کہتے تھے۔

حضرت شیخ سید ابوالمعالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی سید محی الدین علیہ الرحمہ کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ ان کے بطن سے ایک صاحبزادہ سید عبدالرؤف قادری عرف شاہ بھوج تولّد ہوئے۔ اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ سب سے بڑی صاحبزادی قاضی سید امان اللہ منوروی کی اہلیہ تھیں۔ دوسری صاحبزادی سید محمد غوث کی زوجہ تھیں۔ اور تیسری صاحبزادی سید خدابخش سے منسوب تھیں۔ حضرت سید شاہ بھوج علیہ الرحمہ کی شادی سید سلیم الدین ساکن آدم پور پپلاواں ضلع پٹنہ کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ ان سے ایک صاحبزادہ سید عبدالرشید قادری اور ایک صاحبزادی زوجہ قاضی سید جمال الدین منوروی تھی۔ شاہ بھوج نے بلا اجازت والد بزرگوار کے کچھ مواضعات داؤد خان سے قبول فرمائے تھے۔ جس سے حضرت شیخ المؤقر کو سخت ملال ہوا۔ شاہ بھوج نے اپنی والدہ سے عرض کیا، ''والد کا تیر چل چکا ہے۔ اسے سینہ پر لوں یا ہتھیلی پر؟'' والدہ نے فرمایا، ''ہتھیلی پر لینا خلاف ادب ہے، حضرت بھوج نے کلمۂ طیب پڑھا اور انتقال کر گئے۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون.

آپ حضرت کی ولادت ۹۲۹ھ میں ہوئی اور وصال ۴؍ذی الحجہ ۱۰۹۱ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزار شریف روضہ سید الہند سے اتر کی جانب پھلواری میں فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔

☆☆☆☆

الشیخ السیّد عبدالرشید قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(پانچویں سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

حق وصداقت کے امین رازدار شریعت وطریقت الشیخ السیّد عبدالرشید قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے جلیل القدر محدث اور نکتہ داں مفسر، آپ نہایت ہی متقی، عابد شب زندہ دار، آپ دنیائے تصوف کے محقق اور علوم ظاہری کے اسکالر جانے جاتے ہیں۔

آپ کی ولادت باسعادت ۹۷۰ھ میں ہوئی۔ تکمیل علوم ظاہری اور باطنی دونوں اپنے والد ماجد سے کی۔ تکمیل علوم ظاہری کے بعد راہ سلوک میں قدم رکھنے کیلئے اپنے والد بزرگوار سے کچھ وظائف واوراد کے خواستگار ہوئے۔ محنت شاقہ اور نفس کشی کر کے ولایت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے۔ آپ کے خلفا کے توسط سے دعوت وتبلیغ کا دائرہ کافی وسیع تھا۔ اورانہیں خلفا کے ذریعہ راہ سلوک کی تعلیم کی اشاعت دور دور تک ہوئی۔ مولوی وحیدالدین اشرف صاحب بحر ذخار لکھتے ہیں۔ سیّد شاہ عبدالرشید قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین اور معتقدین علاقہ اودھ میں اکثر دیکھے گئے۔ موضع بھٹولی مضافات دریا آباد علاقہ اودھ کے رہنے والے حضرت سیّد شاہ افہام الدین سلسلہ قادریہ میں حضرت سیّد عبدالرشید قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ جونقش قدم پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مزار پرانوار پر سینہ کی جانب نصب ہے۔ حاجی سعید صاحب موضع تراڑ مدینہ طیبہ سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ اور آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے آپ کی نذر کیا تھا۔

Scanned by CamScanner

رکھ دیا جو آقا نے پائے ناز پتھر پر
دیکھ کھول کر آنکھیں نقش پا ابھی تک ہے

اس نقش پائے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اہل محبت، عاشقِ صادق اپنے نبی ﷺ کے نام پر انگوٹھا کو بوسہ دینے والے فیضیاب ہوتے ہیں۔آپ (آقائے کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کے نقش پا کو دھو کر پیتے ہیں جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین حضور تاجدار مدینہ کی ظاہری زندگی میں آپ کے غسالہ کو لیتے تھے۔اور اپنی آنکھوں میں لگاتے سینوں اور چہروں پہ ملتے اور اسے پی جاتے یہی حال آج آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی سنّت کو ادا کرتے ہوئے نقش پا کو دھو کر پی جاتے ہیں اور روحانی غذا حاصل کرتے ہیں۔امجھر شریف کے عظیم بزرگ حضرت سیّد عیسیٰ قادر قدس سرہٗ کو جب کسی دوا اور علاج سے فائدہ نہ ہوتا تو صرف اسی قدم پاک کے دھلے ہوئے پانی کو پینے سے صحتیاب ہو جاتے۔خود ہی فرماتے ہیں۔

قدم پاک دھو دھو کے پینے لگا، لگے کہنے عیسیٰ شفا ہو گئی
نبی کے تصدق میں ساری بلا، جو آئی تھی مثل ہوا ہو گئی

امین شریعت حضرت سیّد شاہ عبدالرشید قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی بی بی نجیبہ بنت سیّد کلامی قادری سے ہوئی تھی۔ان سے چار صاحبزادے (۱) حضرت سیّد ولی قادری (۲) حضرت سیّد اسلم قادری (۳) حضرت سیّد ذکی قادری (۴) حضرت سیّد شیر علی شہید ہوئے۔

حضرت سیّد محمد ولی قادری کی شادی سیّد قیام الدین صاحب نیانواں کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ان سے دو صاحبزادے (۱) حضرت سیّد غلام رشید اور (۲) حضرت سیّد منظر قادری ہوئے اور ایک صاحبزادی ہوئیں جو سیّد غلام غوث امجھری کی اہلیہ تھیں۔حضرت سیّد شاہ ولی قادری امین شریعت حضرت سیّد شاہ عبدالرشید قادری رضی اللہ

Scanned by CamScanner

تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ میں وصال کر گئے۔آپ کا مزار مبارک سیّد امین شریعت کے پہلو میں ہے۔حضرت سیّد شاہ محمّد ولی قادری کے چھوٹے بھائی سیّد شیر علی شہید قادری بھی ذی علم، دیندار اور عبادت گزار بزرگ تھے۔حضرت شہید ممدوح کی عنفوان شباب میں بیجو سنگھ اور سندر سنگھ زنار داروں سے نواب احمد خان قرشی اور فرزندانِ میاں تراب کے درمیان جنگ ہوئی۔ اسی جنگ میں حضرت شیر علی نے جام شہادت نوش فرمایا۔۱۶ر شعبان المعظم مزارِ سر اقدس موضع چریلہ علاقہ رفیع گنج میں ہے۔اور جسم مبارک چھوٹی درگاہ امجھر شریف میں مدفون ہے۔

****

جو دل ولی کے عشق سے آباد ہو گیا
دنیا کہ رنج و غم سے وہ آزاد ہو گیا
امجھر میں جب سے آئے ہیں سرکار امجھری
امجھر شریف ہند کا بغداد ہو گیا
رکھتا ہے جو بھی بغض ولی سے اے دوستو
ایمان و عقل اس کا تو برباد ہو گیا

فاروق سرّیاویؔ

Scanned by CamScanner

ذکر سیّد غلام رشید قادری

(چھٹے سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

قرآن پاک میں ہے ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقا کم ۔تم میں سب سے معظم ومکرم وہ ہے جو اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔تقوی کس شئے کا نام ہے؟ تو ہاں سنئے۔خوف خدا میں تکمیل فرمان خدا یعنی رب وحدہ لاشریک کے ہراک امر کی فرمانبرداری جس میں اسکی رضا وخوشنودی ہے۔تو آیئے چلتے ہیں ایسے مطیع وفرمانبردار کے تواریخ کو پلٹنے کیلئے جنہیں دنیا سیّد الشیخ العلامہ غلام رشید قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

آپ حضرت سیّد محمد ولی قادری کے صاحبزادہ اور خلیفہ تھے۔آپ اپنے جدامجد امین شریعت حضور سیّد شاہ عبدالرشید قادری کے بعد مسند سجادگی پر فائز ہوئے۔کتب درسیہ کی تعلیم اپنے خاندانی بزرگوں سے حاصل کیں۔قاضی جواد قادری کی تحریر کے مطابق آپ نہایت ذاکر وشاغل اور شبانہ یوم عبادات ، طاعات الٰہی میں مشغول رہے۔آپ ظاہری و باطنی دونوں ہی علوم کے جامع تھے۔آپ کی ذاتِ مقدس سے بے شمار بندگانِ خدا کو فیض پہونچا۔آپ کی نگاہ میں شاہ ہو یا گدا، امیر ہو یا غریب سب برابر تھے۔ارباب علم وفضل اور دانشوران اسلام کے درمیان آپ کی ذات فوقیت رکھتی تھی۔آپ جس پر توجہ فرماتے تھے قلب سیاہ کو نور ایمان سے بدل دیتے یعنی گناہوں میں ملوث انسان کو رب قدیر کا مطیع بندہ بنا دیتے۔آپ کے مریدین کی نسبتیں انتہائی قوی تھیں۔آپ کے خلفا بڑے باکمال اور صاحب ولایت وکرامت گزرے ہیں۔

Scanned by CamScanner

آپ کی شادی حضرت سیّد شاہ محمد ذکی قادری کی صاحبزادی سے ہوئی۔جن سے (۱) سیّد عبدالواسع قادری (۲) سیّد اطیب اللہ قادری (۳) سیّد باسط الدین احمد حسین قادری (۴) سیّد غلام م قادری علیہم الرحمۃ والرضوان ہوئے۔یہ سبھی حضرات اپنے والد ماجد کے مرید وخلیفہ تھے۔آپ کی وفات یکشنبہ ۱۰رذی الحجہ ۱۱۸۶ھ کو ہوئی۔مزار مقدس احاطۂ روضۂ سیّد حضور سیّدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جانب شمال پھلواری میں ہے۔

****

منقبت سیدناپاک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

قاری اسرائل اثر فیضی

بڑی اونچی ہے ان کی شان بڑا چرچا ہے اس در کا
ملا کرتا ہے جو کچھ بھی یہ سب صدقہ ہے اس گھر کا
تجھے بغداد سے بھیجا ہے غوث پاک نے امجھر
مقدر کتنا اعلیٰ بن گیا اب اہل امجھر کا
میرے سیّد محمّد قادری امجھر میں جب آئے
اسی دن سے بلندی پر ستارہ ہے مقدر کا
خدا شاہد نہیں کوئی تیرا ثانی اے سیّدنا
تو لخت غوث اعظم ہے جگر ساقئ کوثر کا

الشیخ السیّد اطیب اللہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ساتویں سجّادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

ہر دور اور ہر زمانہ میں رب قدیر انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کیلئے اپنے محبوب بندوں کو اس دنیا میں بھیجا تاکہ انسان کو کفر وشرک کی ظلمت سے نکال کر نور ایمان سے منور کر دے یعنی خدائے وحدہ لاشریک کی وحدانیت کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ نبی کی نبوت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لا کر ذات رب العزت کی تسبیح وتہلیل کرے اور نار دوزخ سے بچ کر جنّت کی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہوں اور خالدین فیھا آبدا کا مصداق بنے۔

رب قدیر کے ان محبوب بندوں میں حضرت الشیخ سیّد اطیب اللہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ حضرت سیّد الشیخ غلام رشید قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ آپ ظاہری و باطنی علوم اپنے والد ماجد سے حاصل کیں۔ تکمیل علوم ظاہری کے بعد دعوت وتبلیغ یعنی دعوت توحید و رسالت کا فریضہ انجام دیا درجنوں بندگان خدا آپ کی ذات سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ کی بیعت اپنے والد ماجد سے تھی۔ چونکہ آپ کے بڑے بھائی سیّد عبدالواسع قادری اپنے والد صاحب کی حیات ہی میں صغر سن بچیوں کو چھوڑ کر وصال فرما گئے۔ اس لئے سیّد اطیب اللہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سجادہ ہوئے۔ عرس حضور سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقع پر تبرکات کے ساتھ آپ کی تسبیح کی بھی زیارت کرائی جاتی ہے۔ جو آپ کو حضرت سیّد شاہ عبداللہ صاحب کے مزار مبارک سے ملی تھی۔ جو خانقاہ سے متصل ہی باغ میں ہے۔ آپ صوفی صافی۔ ذی علم اور درویش کامل تھے فی عصرہ یگانہ شخصیت کے حامل تھے۔ آپ کی ہستی مغتنم تھی۔ اپنے والد ماجد کے انتہائی محبوب ومقرب تھے۔ صورت وسیرت میں بہت زیادہ مشابہ تھے۔ آپ کی خانقاہ میں فیوض وبرکات کی بارش ہوتی رہتی۔

آپ کی شادی خاندان ہی میں ہوئی تھی۔ آپ کے دو صاحبزادے

Scanned by CamScanner

تھے۔ ۱) سیّد غلام عبدالرشید عرف شاہ جمی اور ۲) سیّد امیر اللہ عرف شاہ بدھی اور دو صاحبزادیاں تھیں۔آپ کی وصال پنجشنبہ ۱۳/ذی الحجہ ۱۲۱۰ءکو ہوئی۔

****

منقبت

گہوارۂ انوار ہے امجھر شریف میں
واصلِ کردگار ہے امجھر شریف میں
کتنے ولی و اصفیا ہوتے گئے بیمار
اک ضو فشاں انار ہے امجھر شریف میں
ہر سو کھلے یہاں چمنِ غوث کے گلاب
بغداد کی بہار ہے امجھر شریف میں
ان کی پناہ میں جو ہے آیا تو مسکرا
روتا کیوں زار زار ہے امجھر شریف میں
ان کے کرم کی تاب کا کیا کہنا سوچنا
ہر ذرّہ اک شرار ہے امجھر شریف میں
چاہے جسے بلا لیں کرم سے نواز دیں
بس ان کو اختیار ہے امجھر شریف میں
آیا جو گھر لٹا کے غنی بن کے چل دیا
یہ کیسا کاروبار ہے امجھر شریف میں
اک میں ہوں اور اک میرے آقا کا آستاں
دل ہے اور حالِ زار ہے امجھر شریف میں
کمتر سمنؔ نسیمی تو قسمت پہ ناز کر
کیوں آکے بے قرار ہے امجھر شریف میں

سمنؔ نسیمی، بھدرک

Scanned by CamScanner

الشیخ السیّد غلام عبدالرشید عرف شاہ جمی قادری رحمتہ اللہ علیہ
(آٹھویں سجّادہ نشین خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

باطل قوتیں جب بھی قوم مسلم کے قلوب پر حکمرانی کرنے کی جسارت کی ہے اور عملی میدان میں طرح طرح کے ہتھکنڈے اپنائے۔ ان ناپاک منصوبوں کو مروڑنے والی جماعتوں میں صوفیاء کی جماعت رہی ہے۔ چونکہ صوفیا بلا انفصال و انقطاع قلوب پر حکمرانی کرتے ہیں۔ جنہیں رب قدیر اپنی محبوبیت میں داخل فرما کر تصرف عطا فرماتا ہے۔

ان ذاتیات وشخصیات میں الشیخ السیّد غلام عبدالرشید عرف شاہ جمی قادری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ اللہ وحدہ لاشریک کی رضا وخوشنودی کیلئے عبادات و ریاضات میں اکثر مشغول رہا کرتے نیز امر باالمعروف و نہی عن المنکر کے مصداق تھے۔ خوف خدا سے آپ کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ایسے عاشق رسول کہ آپ کی ہر ہر ادا سنّت رسول کے مطابق تھی اور آپ کی ذات سے ہزاروں مخلوق خدا مستفید و مستفیض ہوئے۔ آپ خوش طبع اور نہایت ہی منکسر المزاج تھے۔ حمیت و ہمدردی رب قدیر نے آپ کی فطرت میں داخل فرما دیا تھا۔ بے یارو مددگار کے آپ ماویٰ ملجا تھے۔

آپ حضرت الشیخ السیّد اطیب اللہ قادری کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ نے بیعت وخلافت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی تھی۔ اپنے والد کے وصال کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ زوجہ اوّل سے آپ کو کوئی اولاد نہ ہوئی۔ زوجہ اوّل کے انتقال کے بعد آپ کی دوسری شادی سیّد باسط الدین احمد حسین کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے دولڑکیاں ہوئیں۔ بڑی صاحبزادی سیّد شاہ فضل حسین نوآبادی کی اہلیہ تھیں۔ دوسری صاحبزادی سیّد محمود علی کاآرا کی زوجہ تھیں۔ دونوں صاحبزادیاں لاولد تھیں۔ آخری عمر میں آپ نیانوآں ضلع گیا چلے گئے

اور وہیں ۹ رمحرم الحرام ۱۲۹۵ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے چھوٹے بھائی امیر اللہ عرف شاہ بدھی جو موضع پیرو میں رہتے ہیں۔ آپ کی حیات میں ہی رحلت کر چکے تھے۔ سیّد محمود علی کاراوی نے آپ کی وفات کے بعد اس پانچ سو سالہ قدیم خانقاہ کا قیمتی سرمایہ اپنے سسرال مکان سے کارا لے گئے۔ اس طرح آستانہ عالیہ قادریہ کے کتب خانہ کی ساری کتابیں ضائع ہوگئیں صرف ایک نادر اور متبرک نسخہ ''مناقب محمدی'' بخط علی شیر شیرازی مدرسہ قادریہ کارا ضلع کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

****

غوث کا جلوہ جھلک رہا ہے سیّدنا کی نگری میں
نور کا ساگر چھلک رہا ہے سیّدنا کی نگری میں
بنتِ نبی کی چادر ہے اور ابن علی کا مغلر بھی
پھول نجف کا مہک رہا ہے سیّدنا کی نگری میں
چاند ستارے آج فلک پہ چپکے چپکے تکتے ہیں
ذرّہ ذرّہ چمک رہا ہے سیّدنا کی نگری میں
دستِ طلب اُٹھ بھی نہ سکا تھا بھر ہی گئی سب کی جھولی
کاہے دیوانہ بلک رہا ہے سیّدنا کی نگری میں
غوث اعظم جیلانی کی خاص عنایت نیّر پر
قادری سکّہ کھنک رہا ہے سیّدنا کی نگری میں
شرف الدین نیّر صاحب کی جد وجہد سے اے لوگوں
ہر دیوانہ دمک رہا ہے سیّدنا کی نگری میں

دلبر شاہی

الشیخ السیّد عبدالجلیل انخر قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(نویں سجّادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

اس کرۂ ارض پہ لاکھوں شخصیتیں ایسی آئیں جو دنیا کے رنگارنگ خوبصورت نظارے اور اسکی حسن وزیبائش پر فریفتہ ہوگئیں اور آخرت کو بھلا بیٹھیں دین پر دنیا کو ترجیح دے کر اپنی آخرت کو تباہ و برباد کرگیں۔لیکن اسی آسمان کے سائے تلے اور زمین کے اوپر ایسی بابرکات ہستیوں کا ورودِ مسعود ہوا۔جنہوں نے اپنے ربِ حقیقی کی رضا وخوشنودی کیلئے دنیا سے الگ ہوکر دنیا کو حقارت کی نظروں سے دیکھا اور گوشہ نشینی اختیار کر کے ذکر الٰہی میں ایسے مشغول ہوئے کہ دنیا کو بھلا بیٹھے۔کیونکہ اکثر صوفیائے کرام کا قول یہی رہا ہے: **طالب الدنیا مردود طالب العقبیٰ مسرور طالب المولیٰ مطلوب** ۔ایسی شخصیتوں کے تعلق سے قرآن پاک میں ربِّ قدیر ارشاد فرماتا ہے: **الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولاھم یحز نون** ۔خبردار ،جو اللہ کے ولی ہیں انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ حزن وملال۔

اللہ وحدہ لاشریک انہیں محبوب و برگزیدہ بندوں میں ایک ایسی ذات وشخصیت کا نام آتا ہے جنہیں دنیا الشیخ السیّد عبدالجلیل انخر قادری کے نام سے جانتی ہے۔

آپ کا شجرۂ نسب سیّد عبدالجلیل بن سیّد عبدالکریم بن سیّد غلام معین الدین بن سیّد غلام رشید۔الخ۔ اس طرح آپ کا شجرہ نسب۔۔۔تک پہونچتا ہے، اپنے والد کے خلیفہ ومرید تھے۔اور آپ کے والد محترم حضرت سیّد غلام عبدالرشید عرف شاہ جی قادری کے خلیفہ تھے۔

سیّد عبدالجلیل قادری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۶ھ میں خانقاہ قادریہ محمدیہ کے نویں سجادہ نشیں ہوئے۔آپ کی سجادگی کا واقعہ خاندان کے بزرگوں نے اس طرح بیان کیا ہے، کہ

Scanned by CamScanner

جب محرم الحرام ۱۲۹۵ میں میں حضرت سیّد شاہ غلام عبدالرشید عرف سیّد شاہ جمی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو آستانہ کے بزرگوں کے درمیان مسئلہ سجادگی پر اختلاف رائے ہوا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سیّد غلام عبدالرشید قادری کی صرف دو لڑکیاں تھیں اور داماد کو مسند سجادگی نہیں دی جاتی ہے۔ اکثر حضرات کا خیال تھا کہ حضرت سیّد شاہ جلال الدین احمد قادری سجّادہ نشیں ہوں۔ اس لئے کہ آپ صلاحیتوں کے ساتھ نسبی قربت رکھتے ہیں یعنی حضرت سیّد شاہ غلام عبدالرشید کے سلسلہ میں ہی فرزند کلاں کی حیثیت سے اس منصب کے مستحق تھے۔ بعض بزرگوں کی رائے تھی کہ سیّد شاہ عبدالجلیل عرف انخر قادری اس کے اہل ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بزرگ سیّد محمود علی ساکن کاراضلع گیا جو حضرت سیّد شاہ جمی قادری کے چھوٹے داماد تھے خود ہی تشریف لائے اور اپنی سجادگی کے مدعی ہوئے۔ جب یہ معاملہ طول پکڑا تو ایک شب میں امجھر شریف کے اکثر بزرگوں نے خواب دیکھا کہ احاطہ روضہ حضرت سیّدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیش دروازہ کے صحن پر فرش بچھا ہوا ہے اور ایک ہجوم ہے لیکن صدر کی جگہ خالی ہے۔ گویا کسی بزرگ کا انتظار ہے۔ اس کے بعد حضور سیّدنا پاک تشریف لائے سبھی حضرات تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ حضور سیّدنا پاک صدر کی جگہ پر بیٹھ گئے اور فرمایا ''انخر کو سجّادہ بناؤ اور جلال الدین کو ٹھہرنے کہو اور محمود چلے جائیں''۔ اس خواب کا بعد نماز فجر چرچا شروع ہو گیا۔ ہر شخص یہی کہہ رہا تھا کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ اس کے بعد سبھی لوگوں نے بالاتفاق رائے یہ طئے کیا کہ جب خود سرکار سیّدنا پاک نے فرما دیا اور آپ کی ہی مسند سجادگی کا مسئلہ ہے تو اب چوں چراں کی کیا گنجائش ہے؟ لہٰذا حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل عرف انخر قادری خانقاہ قادریہ محمدیہ کے نویں سجادہ نشیں ہوئے۔ محرم ۱۲۹۹ھ حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل قادری عرف انخر قادری رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد اب پھر دوبارہ مسند سجادگی کا مسئلہ درپیش ہوا، چونکہ حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل قادری عرف انخر قادری رحمتہ اللہ علیہ ایک صغرسن بچّی چھوڑ کر وصال فرمائے تھے۔

برادری کے لوگوں میں پھر ایک انتشار برپا ہوا کہ مسند سجادگی کس کو عطا کیا جائے۔

Scanned by CamScanner

تمام بزرگانِ امجھر شریف نے بالاتفاق رائے یہ کہا اس مسئلہ کو سیّدنا پاک نے حل فرمادیا ہے اس دن کے خواب کو یاد کرو کہ سیّدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''عبدالجلیل کو سجّادہ بناؤ اور جلال الدین کو ٹھہرنے کہو''۔ فرمانِ سیّدنا پاک کے مطابق سیّد جلال الدین احمد قادری کو خانقاہ قادریہ محمدیہ کا دسواں سجّادہ نشیں مقرر کیا گیا۔

الشیخ السید عبدالجلیل قادری رحمتہ اللہ علیہ قرآن کریم کی تلاوت بڑے دلنشیں انداز میں کرتے تھے کہ سننے والے مسحور ہو کر رہ جاتے۔ وقت اور حقیقت کی برملا نہ کہتے۔ جو کچھ بیان کرتے کسی بزرگ کے حوالہ سے بیان کرتے آپ کے مریدوں میں اجنہ بھی بکثرت تھے۔

ایک بار خاں بہادر سیّد ابو صالح رئیس کارا کے یہاں چند مشائخ جمع تھے عقیدہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے بارے میں باتیں ہو رہی تھی۔ اسی درمیان امجھر شریف کے بزرگوں کا بھی تذکرہ آ گیا۔ اب آستانہ میں کیا رکھا ہوا ہے۔ جو لوگ تھے اس دنیا سے چلے گئے۔ آپ پر کشف ہوا تو خان بہادر کو اور مشائخ میں سے ایک بزرگ کو اپنی قیام گاہ پر بلا لیا اور مصلے پر قبلہ رو بیٹھ کر بلند آواز سے ذکر نفی اثبات میں مشغول ہو گئے۔ جب لَآ اِلٰـهَ کہتے تو مصلے سے غائب ہو جاتے جب در و دیوار سے اِلّا اللّٰہ کی صدا آتی تو آپ مصلے پر راقب نظر آتے۔

آپ شیر گھاٹی کے علاقہ میں تشریف لے گئے تو موضع شیدا بیدا میں فرمایا: یہاں ضرور کوئی اللہ کا ولی لیٹے گا۔ پھر آپ وہاں سے موضع کھیرا چلے آئے۔ کھیرا ہی میں آپ کو شب میں بخار آیا اور دوسرے ہی روز صبح سویرے ۲۲ رمحرم الحرام ۲۹۹ھ کو عالم جاودانی کے طرف رحلت فرما گئے۔ آپ نے صرف تین سال مسند سجادگی کو زینت بخشا۔ آپ کا مزار مقدس موضع روشن گنج میں فیض عام ہے۔ آپ اسی مقام پر آرام فرما ہیں جسے آپ نے ''روشن'' فرمایا تھا۔ یہ سب مقامات قریب ہی قریب واقع ہے۔ شیر گھاٹی ضلع گیا کے مواضعات ہیں۔ شیر گھاٹی سے ۶ یا ۷ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں خصوصاً کھیرا اور اس کے قرب و جوار میں روہیلے پٹھان آباد ہیں۔ اور ان کے اکثر و بیشتر حضرات آستانہ عالیہ قادریہ امجھر شریف کے بزرگانِ

دین کے ہی سلسلہ طریقت میں داخل ہیں۔

آپ کی شادی جدی حضرت سیّد شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ العزیز کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔جن سے صرف ایک صاحبزادی ہوئیں۔ابھی وہ صغرسن ہی تھیں کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔

اس صغرسن بچی کی شادی سن بلوغ پر پہنچ کران کے ماموں حضرت سیّد شاہ جلال الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشیں آستانہ عالیہ امجھر شریف کی سرپرستی میں موضع مندی چک متصل موضع پنچورہ ضلع جہان آباد کے ایک خاندان سادات میں سیّد نجم الدین بن سیّد ابوالحسن سے کردی گئی۔جن سے دو صاحبزادے (۱) سیّد شاہ عبدالعزیز قادری اور (۲) حاجی سیّد یعقوب قادری پیدا ہوئے بعد میں سیّد نجم الدین قادری اپنے سسرالی مکان امجھر شریف ہی میں بس گئے۔اور حاجی سید یعقوب اپنے خسرالی مکان کلامی محلّہ اورنگ آباد میں جار ہے

****

کوئی شمع پھر جلانا دھنّو پیا ہمارے
میرا دل تیرا دیوانہ دھنّو پیا ہمارے
اس کا نصیبہ چمکا آیا جو تیرے در پر
میرا دل بھی جگمگانا دھنّو پیا ہمارے
گلشن کا تیرے ہر گل رشکِ قمر بنا ہے
تیرا معتبر گھرانا دھنّو پیا ہمارے

فہیم اصدقی

Scanned by CamScanner

حضرت سیّد شاہ جلال الدین احمد قادری

(دسویں سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

آپ حضرت سیّد شاہ عبدالرزاق قادری بن سیّد غلام معین الدین قادری بن سیّد غلام رشید قادری کے بڑے صاحبزادہ تھے اور حضرت سیّد شمس الحق قادری کے مرید و خلیفہ تھے وہ سیّد شاہ لافظ علی قادری کے اور وہ سیّد شاہ منظر علی قادری، اور وہ سیّد شاہ عبدالرشید قادری کے مرید و خلیفہ تھے۔

آپ بہت خلیق و خوش طبع تھے۔ آپ صاحب سجادہ تھے۔ سجادگی سے قبل آپ مصیبت زدوں کی خدمت اور مظلوموں کی فریادرسی میں ہمیشہ سرگرمِ عمل رہتے۔ کبھی حقوق برادری سے غافل نہ رہتے۔ حکام ضلع نے ایک بار آپ کو بہت اصرار سے داؤدنگر پنچ میں آنریری مجسٹریٹ بنادیا۔ مگر چند ہی مہینوں کے بعد آپ نے اس منصب سے استعفٰی دے دیا۔

آپ نے ایک شب میں خواب دیکھا کہ ان کے آگے فہرستِ اموات پیش ہوئی ہے جس میں آپ کا بھی نام آخر میں درج تھا۔ آپ نے اپنے نام کو ناخن سے تراش لیا پھر بیدار ہوگئے۔ صبح سویرے سیّد شاہ محمّد عیسیٰ قادری قدس سرّہٗ سے اس خواب کا حال بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا "آپ نے اپنی عمر بڑھالی"۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ اس خواب کے ایک سال بعد ۱۱رذی الحجہ ۱۳۱۰ھ میں آپ نے وصال فرمایا۔ قطعہ تاریخ وصال:

هزار وسه صد وده بود هجری ـــ سه شنبه ماه الحجه یازدا بود

جلال الدین حضرت شاہِ امجھر ـــ کہ بزم سالکاں را شاہ و مہ بود

در آں بزم ملک تشریف بر دند ـــ کزیں دنیائے دوں صد گونہ بابہ بود

Scanned by CamScanner

حضرت سیّد شاہ ابوالبرکات قادری امجھری بن حضرت سیّد شاہ محمد عیسیٰ قادری نے آپ کو بعد وصال عالم رویا میں دیکھا تو دریافت کیا کہ حضور کے ساتھ عالم برزخ میں کیا معاملہ گزرا؟ آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا ''جوارِ رحمتِ بزرگانِ دین میں جگہ ملی۔ آپ کی شادی جناب سیّد امداد علی قادری کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ جن سے تین صاحبزادے (۱) سیّد غلام محی الدین قادری (صغرسن میں انتقال کر گئے) (۲) سیّد شاہ شرف الدین احمد قادری (۳) سیّد شاہ جمال اللہ جیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ اور ایک صاحبزادی زوجہ شاہ ہدایت اللہ عثمانی فردوسی مکارم چک، گیا۔

آپ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر اس جگہ بنائی جائے جہاں حضرت سیّدنا قدس سرّہٗ کی درگاہ شریف کا پرنالہ گرتا ہے۔ چنانچہ آپ وہیں مدفون ہوئے۔ آپ کے چھوٹے بھائی سیّد جمال اللہ جیلانی قادری کی تعلیم وتربیت اپنے والد ماجد اور عمِ محترم حضرت الحاج سیّد امیر الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کی زیرنگرانی ہوئی۔ اور مرید وخلیفہ حضرت حاجی صاحب کے تھے۔ آپ نے مجاہدہ بالنفس اور ریاضت شاقہ میں ساری زندگی بسر کردی جس کے نتیجہ میں آپ کا قلب مبارک اتنا روشن ہو گیا کہ آپ دور ونزدیک کی ہر شئے کا مشاہدہ فرماتے رہتے اور ہر چیز آپ کی نگاہوں کے سامنے موجود رہتی یہ عطیہء خداوندی ہے کہ وہ اپنے بندے کو جتنا چاہے نواز دے۔

قیس محمّد خان قادری رزاقی رضوی کی آنکھوں دیکھے واقعات اس دعویٰ کی تصدیق کررہے ہیں ممدوح کا بیان ہے کہ ایک بار انکی والدہ مرحومہ نے حضرت علیہ الرحمہ کو ان الفاظ میں ندادی ''یا پیر سنئے گا'' اور کچھ معاملات کو لیکر وہ اس بات پر مصر تھیں کہ جب تک میرے پیر نہ آئیں گے ہم منہ نہ دھوئیں گے۔ اسی روز حضرت نے قدم رنجہ فرمایا اور دریافت کیا ''تم نے مجھے کس لئے پکارا میں موضع بھٹیا (گیا سے چندا اسٹیشن آگے جاکھم ہے اسی گاؤں) میں تھا اور تمہاری پکار سنی اور وہاں سے چل پڑا''۔

دوسرا واقعہ آپ کے وصال شریف کے بعد کا قیس محمّد خان کی زبانی یہ سنا گیا کہ اک بار بیمار پڑا۔ عارضہء چیچک کا سخت حملہ ہوا۔ رات کا وقت تھا چادر اوڑھے لیٹا تھا۔ ایسا سنائی دیا کہ کوئی کہہ رہا ہے ''چلونا'' والدہ مرحومہ قریب میں بیٹھی تھیں تسلّی دیتے ہوئے کہی ''ڈر رہے ہو میاں نانا

Scanned by CamScanner

آئے ہوئے ہیں''۔منہ سے چادر ہٹایا تو دیکھا حضرت دروازے کے نزدیک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔سیاہ شیروانی،صندلی عمامہ اور ہاتھ میں عصا لئے ہوئے تھے۔فوراً خوف وہراس جاتا رہا۔ چیچک کا زور کم ہوا۔جلد صحت ہوگئی۔ڈاکٹروں کو حیرت ہوئی کہ یہ لڑکا کیوں کر بچ گیا۔یہ محض فضل ربانی اور حضرت علیہ الرحمہ کا تصرف تھا۔حضرت علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ مرید کی مثال ایک مویشی کی ہے اور پیر کی مثال ایک چرواہے کی کہ چرواہا ہمہ دم اپنے مویشی کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔پیر وہی پیر ہے جو اپنے مرید کی طرف سے غافل نہ ہو۔

قیس محمد خان ہی راوی ہیں کہ ایک بار انکے والد فیض محمد خان قادری جمالی مرحوم کے سامنے ایک غیر مسلم جٹا دھاری سادھو نے کہہ دیا کہ تمہاری جیب میں اتنے پیسے ہیں اور واقعی اتنے ہی تھے۔اور مانگنے پر اسے دیدیا۔اس نے خان موصوف کی جیب سے ایک لکھا ہوا پوسٹ کارڈ لیا اور اسے مروڑ کر نچوڑا تو اس میں سے دودھ گرنے لگا۔جسے اس سادھو نے پینے اور سینہ و چہرے پر ملنے کو کہا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔پھر اس نے زمین سے ایک چٹکی خاک اٹھائی وہ تعویذ بن گئی۔اسے گلے میں پہننے کیلئے کہا اور کہا کہ جب تم پر کوئی مصیبت پڑے اسے دھونی دکھانا میں کسی نہ کسی صورت تمہاری مدد کروں گا۔خان موصوف کو بڑی مسرت ہوئی کہ علاؤالدین کا چراغ ہاتھ لگ گیا۔ایک بار وہی سادھو ایک پریشانی کے وقت پہنچا اور کہا گھبراؤ نہیں تیرے گھر میں ایک (لڑکی) پیدا ہوگی۔اور خدا کی شان کہ ایسا ہی ہوا۔یہ سب باتیں اپنی جگہ پر تھیں۔لیکن خان موصوف کا حال یہ ہوگیا کہ نماز کا وقت آیا تو نیند کا غلبہ بھی آیا اور نماز قضا ہوگئی۔وظیفہ پڑھ رہے ہیں تو تسبیح ہاتھ سے چھوٹ چھوٹ جاتی وظیفہ پورا نہیں ہو پاتا۔حضرت علیہ الرحمہ کا کشف دیکھیں کہ خط لکھا ''میں غور کرتا ہوں کہ تمہارے اور اپنے درمیان ایک دیوار حائل پاتا ہوں معلوم ہوتا ہے کسی سفلی والے کے پھیر میں پڑ گئے ہو۔جو اس نے تمہیں دیا ہے اسے فوراً اپنے جسم سے الگ کرو''۔انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور چیز کو اتار پھینکا۔پھر حالت سدھر گئی۔

آپ کی شادی حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوئی۔جن سے ایک صاحبزادہ سیّد ولی اللہ ہوئے جو صغر سن میں انتقال کر گئے۔اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

چھوٹی صاحبزادی حضرت سیّد شاہ عبدالرزاق قادری امجھری قدس سرّہٗ سے بیاہی گئیں۔آپ ہی سے نسل چلی۔باقی دولڑکیاں لاولد انتقال کرگئیں۔

آپ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ ذکر کرتے تو جسم کے اعضاء الگ الگ ہو جاتے تھے۔آپ بڑے روشن ضمیر اور خلیق بزرگ تھے۔آپ کے مریدین امیر اور غریب دونوں ہی تھے۔لیکن اندرونِ خانہ تاکید تھی کہ بڑے چھوٹے کی خاطر مدارت میں امتیاز نہ رکھا جائے۔ حضرت فرماتے تھے کہ انسان کے قلب میں 'اللہ' کندہ ہوجائے اور اس کے سوا کچھ نہ ہو۔ جب مرض وفات لاحق ہوا تو بغرض علاج شہر گیا لائے گئے۔ڈاکٹر اور اطبّا حیرت میں تھے کہ زندہ کیوں کر ہیں ان کے قلب کا تو پتا ہی نہیں ملتا بات یہ ہوئی تھی کہ گوشت کے پارچہ پر وہ نورانی کلمہ 'اللہ' لکھا گیا تھا تو قلب کا پتا کیا ملتا۔

روز پنجشنبہ ۱۱ر شعبان ۱۳۳۰ھ جب وصال شریف کا وقت آیا آپ نے لیٹے لیٹے فرمایا مجھے تیمّم کرواؤ۔تیمّم کروایا گیا۔پھر فرمایا ''میں نماز پڑھتا ہوں تم لوگ گھبرانا نہیں'' اسکے بعد آپ نے نماز کی نیت کی لیٹے لیٹے تکبیر تحریمہ کہا اور نماز میں مصروف ہو گئے اور اسی حالت میں آپ اپنے ربِ حقیقی سے جا ملے فرمایا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ۔۔

آپ کی نعش مبارک محلّہ معروف گنج، گیا سے امجھر شریف لائی گئی بڑے بھائی حضرت سیّد شاہ شرف الدین احمد قادری قدس سرّہٗ نے نماز جنازہ پڑھائی۔اور والدہ مرحومہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔جس مکان میں آپ کا وصال ہوا وہاں ایک عرصہ تک ہر پنجشنبہ کی شب میں خوشبو کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآنِ حکیم کی آواز سنائی دیتی تھی۔

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

الشیخ السیّد شرف الدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(گیارھویں سجادہ نشین خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

اللہ رب العزۃ کے محبوب بندوں کے ذکر سے دل میں انقلابی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ خدائے وحدہ لاشریک کا خوف شدید ہو جاتا ہے۔ انسان اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے لگتا ہے۔ دل میں عجیب سی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ ربّ حقیقی کے حضور دل جھکنے لگتا ہے۔ تو آیئے پلٹتے ہیں ان اوراق کو جن کی زندگی اسلامی تعلیمات کا درس دیتی ہے۔

سیّد شرف الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ سیّد جلال الدین قادری کے خلف اکبر ہیں۔ ۱۰ر محرم الحرام ۱۳۱۱ھ کو والد ماجد کے وصال کے بعد صاحب سجّادہ ہوئے آپ صوم و صلوٰۃ اور اوراد و وظائف کے پابند تھے۔ آپ نہایت متقی، پرہیز گار اور اپنے جد کے طریقۂ قادریہ پر سختی سے عمل پیرا تھے۔ آپ فرماتے ہیں مجلس سماع مع مزامیر سلسلہ قادریہ میں نہیں ہے۔ اور آپ کبھی بھی ایسی مجلس میں شریک نہ ہوئے۔ آپ کی قابلیت و صلاحیت کو دیکھ کر حکام ضلع نے اورنگ آباد لوکل بورڈ کا چیئرمین بنا دیا۔ لیکن اپنی مصروفیت کی بنا پر کچھ ہی دنوں کے بعد مستعفی ہو گئے۔ آپ کے مریدین، معتقدین اور خلفا کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ آپ کی شخصیت کمالاتِ باطنی و ظاہری اور وجاہتِ جسمانی کا آئینہ دار تھی۔ آپ کی بیعت سلطان العارفین حضرت سیّد شاہ محمّد عیسیٰ قادری رحمتہ اللہ علیہ سے تھی جس زمانہ میں حضرت مولانا سیّد شاہ عبدالعزیز داؤ دنگری مدرسہ محمدیہ میں صدر مدرس تھے۔ ایک طالب علم شمس الہدیٰ ساکن موضع روہائی اپنے ہم نشینوں میں صاحب سجادہ پر طعن کیا کرتے اور آپ سے عقیدت نہ رکھتے لیکن مزاراتِ مقدسہ پر ہمیشہ حاضری دیا کرتے تھے۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ حضرت سیّد شاہ ذکی قادری چھوٹی درگاہ شریف کے مزار پاک پر پانچ حضرات مراقب ہیں۔ جن میں دو بزرگ حضرت صاحب سجّادہ کے دائیں اور دو بزرگ بائیں بیٹھے ہیں۔ جب شمس الہدیٰ

نے مزار کے قریب جانے کا ارادہ کیا اور زینہ پر قدم رکھا تو دائیں جانب کے بزرگ نے اپنا سرِ مبارک اٹھا کر صاحب سجّادہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تو کیا سمجھتا ہے ہوش کر ہوش کر۔ شمس الہدیٰ خواب سے بیدار ہو گئے۔ اور حضرت سیّد شاہ عیسیٰ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خدمت میں حاضر ہوئے اور رو رو کر اپنا خواب بیان کیا۔ حضرت شاہ صاحب موصوف نے تسلّی دی اور سمجھایا کہ انسان کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے آئندہ ایسی باتوں سے احتیاط رکھنا۔ حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشارۂ غیبی پر حضرت صاحب سجّادہ اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ آپ کے چند مریدین بھی ہمراہ تھے۔ نہایت عقیدت کے ساتھ آستانۂ غریب نواز پر حاضری دی۔ بارگاہِ خواجہ میں فاتحہ خوانی کے بعد آپ صندلی مسجد کے عقب میں اس زینہ کی طرف بڑھے جو حضرت خواجہ کے مزار پاک کے خام کی طرف ہے۔ یہیں حضرت بابا فریدالدین گنج شکر نے چلّہ کیا تھا۔ اور اب چلہ کی جگہ سے آگے کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ مجاوروں نے آگے جانے سے روک دیا۔ حضرت صاحب سجّادہ کو سخت ناگوارِ خاطر ہوئی۔ اپنی جائے قیام کی طرف واپس آ گئے۔ اب بارگاہِ مقدس میں عرض کیا کہ جب یہ فقیر آپ کے قدموں تک پہنچنے کے لائق نہ تھا تو حاضری کیلئے بلایا ہی کیوں تھا۔ اس کے بعد ہی مجاوروں کو دربارِ پُر وقار سے حکم ہوا کہ حضرت سیّد شرف الدین احمد قادری امجھری کو تلاش کر کے ہمارے حجرہ میں داخل کرو۔ دوسرے ہی دن مجاورین آستانہ خواجۂ خواجگان، فخرِ ہندوستان معذرت خواہ ہوئے۔ پھر آپ کو لیجا کر حجرۂ مقدسہ میں داخل کیا۔ بہت دیر تک راز و نیاز کی باتیں ہوئیں اور وہاں سے رخصت ہوئے۔ اس کے بعد اپنے ہمراہیوں کے ساتھ امجھر شریف واپس تشریف لے آئے۔ ایک بار آپ نے دورانِ سیاحت راجگیر میں چلّہ حضرت مخدوم الملک شرف الدین یحیٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضری دی۔ حضرت صاحب سجّادہ امجھری کے مریدین نے عرض کیا حضور سنا گیا ہے کہ چلّہ مخدوم پر حاضر ہونے والوں کو حضرت مخدوم الملک ملاقات کا شرف بخشتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم لوگوں کو بھی شرفِ نیاز حاصل ہوگا۔ کھانے کے وقت ایک ضعیف العمر شخص دہی لیکر آئے آپ نے دہی لے لیا اسم گرامی دریافت کرنے پر فرمایا مجھے لوگ شرفو کہتے ہیں۔ جائے سکونت کے بارے میں

Scanned by CamScanner

سوال کیا انہوں نے فرمایا آس پاس ہی میں رہتا ہوں۔ کچھ وقفہ گذرنے کے بعد آپ نے لوگوں سے کہا مخدوم صاحب کا دیدار ہو گیا۔ اب سبھوں نے دہی لانے والے بزرگ کے متعلق خیال کیا کہ شاید حضرت مخدوم بہاری ہی ہونگے۔ لوگوں نے ان کی تلاش کی مگر کہیں پتہ نہ چلا۔ حافظ ابوعبیدہ کی زبانی یہ واقعہ معلوم ہوا کہ ایک بار حضرت صاحب سجّادہ علیہ الرحمہ ایسے وقت میں موضع دھناواں تشریف لے گئے جب کہ بستی میں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی تھی اور کثرت سے موتیں ہو رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا جو لوگ سلسلہ قادریہ میں داخل ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس وبا سے محفوظ رہیں گے۔ گاؤں کے سبھی مسلمان آپ کے دست رحمت پر بیعت سے مشرف ہو گئے۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ جو لوگ داخل سلسلہ ہو گئے وہ محفوظ رہ گئے۔ آپ کے متعلق ایسے سینکڑوں واقعات سننے میں آتے ہیں۔ جن سے آپ کے صاحب تصوف و کرامات کا ثبوت ملتا ہے۔

آپ کی شادی آپ کے عم محترم حضرت سیّد شاہ امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ جن سے چھ صاحبزادے ہوئے۔ سب سے بڑے سیّد ابوالمعالی جو صغر سن ہی میں وصال کر گئے۔ (۲) حضرت مولانا حافظ سیّد عبدالرزاق قادری (۳) حضرت مولانا حافظ سیّد شاہ بدیع الدین قادری (۴) حضرت سیّد شاہ عبدالکریم قادری (۵) حضرت سیّد شاہ عبدالرحیم قادری (٦) حضرت سیّد شاہ جنید قادری اور تین صاحبزادیاں ہوئیں۔ سب سے بڑی صاحبزادی بی بی آمنہ خاتون زوجہ الحاج سیّد ابوالخیر قادری ساکن کارا دوسری صاحبزادی سیّدہ کلثوم زوجہ قاضی سیّد محیب اللہ قادری اور تیسری صاحبزادی سیّدہ جمیلہ جو صغر سن میں ہی انتقال کر گئیں۔ آپ کے خلفاء کے اسم گرامی یہ ہیں: حضرت سیّد فتح الجبار قادری ،حضرت سیّد یعقوب قادری۔

******

Scanned by CamScanner

حضرت الحاج سید العلماء حافظ
سیّد شاہ عبدالرزاق قادری رحمتہ اللہ علیہ
(بارہویں سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

انبیاء کرام کے بعد اسلام کی ترویج واشاعت کا بیڑا علماء وصوفیاء نے اٹھایا، جس کی نظیر تواریخ صوفیاء میں بے شمار ملتی ہیں۔ ہند کی سرزمین پہ سلطان الہند سے لیکر سید الہند تک، اور دور حاضر کے اہل سنت وجماعت کے مشائخ خانقاہ جس تیزی کے ساتھ عالم اسلام میں انسانی قلوب میں اسلام کی محبت ڈالی، اس انداز دوسرے طبقہ نے نہ کی۔ ہم ایسی شخصیت کی زندگی قارئین کی نظر کر رہے ہیں جن کے وجود مسعود نے اسلام کے اصل شبیہہ کو پیش کیا۔ اس عظیم ذات کو سید الصوفیاء سید عبدالرزاق قادری سے یاد کرتے ہیں۔ آئے ان کی حیات کا مختصر سا خاکہ پیش کر رہے ہیں

آپ فخر العارفین حضرت سیّد شاہ شرف الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندِ اکبر تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۳ ر جمادی الآخر ۱۳۲۴ھ کو ہوئی۔ ابتدائی کتابیں خانقاہ کے مدرسہ میں مولوی صوفی حافظ عبدالرب رحمتہ اللہ علیہ پ رگئی دوسرے معلموں سے پڑھیں۔ اسکے بعد آپ کارا ضلع اورنگ آباد کے مدرسہ قادریہ میں جو اس وقت کا مشہور مدرسہ تھا داخل ہوئے۔ وہاں حفظ قرآنِ حکیم سے فراغت کی اور حضرت مولانا سیّد ابوالحسن خوشدل سہسرامی و دیگر اساتذۂ کرام سے درسیات کی تکمیل کی۔ ابھی آپ کی عمر شریف سترہ (۱۷) سال کی تھی کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ کے عم محترم حضرت سیّد شاہ جمال اللہ قادری جیلانی علیہ الرحمتہ الرّبانی کا وصال پہلے ہی ہو چکا تھا اس لئے آپ کا کوئی مربی و

Scanned by CamScanner

سر پرست نہ رہا۔ ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد آپ قطب الارشاد حضرت سیّد شاہ ابوالحسنات قادری امجھری رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور حلقۂ قادریہ محمدیہ میں داخل ہو گئے۔ آپ کی بیعت و خلافت کا واقعہ خود حضرت قطب الارشاد قبلہ قدس سرہٗ نے بیان فرمایا کہ ایک روز سخت گرمیوں کے دن میں قیلولہ کے وقت سو رہا تھا کہ حضرت سلسلۂ عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوا اور ان حضرات نے ارشاد فرمایا کہ ''حافظ شاہ عبدالرزاق کو خلافت دیدو'' چنانچہ بعد نماز عصر حضرت قبلہ نے کچھ شیرینی منگائی اور سلسلہ کے چند حضرات کے سامنے حضرت کی بیعت لیکر خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ سب سے پہلے آپ کو شغل درود قادریہ کی بعدہٗ جتنے اذکار و اشغال و مراقبات خاندانی تھے، رفتہ رفتہ سبھوں کی تکمیل کرائی۔ آپ ماہ صفر المظفر ۱۳۴۱ھ میں مسند سجّادگی پر متمکن ہوئے۔

ہمارے دادا علیہ الرحمہ اتنے قوی تصرفات کے مالک تھے کہ آپ کے مریدین و متوسلین بڑے سے بڑے خطرات کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ آپ کی زبان مبارک سے جو بات نکل جاتی وہ ہو کر رہتی۔ جناب ڈاکٹر عبدالرّب ملک راوی ہیں کہ ایک بار ان کے خاندان کے سبھی افراد ایک فوج داری مقدمہ میں ماخوذ ہو گئے اور ان کے دشمنوں کی قوت ان سے کہیں زیادہ تھی۔ حضرت قدس سرّہٗ موضع دھنڈوا میں تشریف لائے ہوئے تھے جہاں ڈاکٹر صاحب کا دوا خانہ تھا۔ وہ فیصلہ کے متعلق بہت پریشان تھے۔ آپ نے پریشانی کا سبب دریافت کیا۔ عرض حال سننے پر آپ نے فرمایا ''تمہارے سب لوگ بری ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی''۔ اس مسرت آگہیں خوش خبری کے ملنے کے دو تین دنوں بعد ڈاکٹر صاحب کے مکان سے خط موصول ہوا جس سے حضرت کی بشارت کی تصدیق ہو گئی۔

سرکش سے سرکش جن آپکا اسم شریف سنتے ہی اور پیغامِ سلام پر فرار ہو جاتا۔ مصطفیٰ مستری اورنگ آبادی کی زبانی یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک بار ان کے چھوٹے بھائی پر آسیب تسلط ہو گیا۔ کئی لوگوں نے اس کے دفعیہّ کی ترکیبیں کیں لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر

حضرت مرشد قدس سرہٗ القوی کے پاس فریاد لائی گئی یعنی آستانۂ قادریہ محمدیہ پر حاضری دی گئی۔ حضرت نے فرمایا ''اس کے کان میں میرا سلام کہہ دو''۔ بحکم خداوندی افاقہ ہو جائے گا۔ لیکن مستری جی نے جو آپکے چہیتے مرید تھے عرض کیا ''حضور کچھ تیل لوبان وغیرہ پڑھ کر دیا جائے۔'' حضرت ان کی خاطر پڑھ دیا۔ لیکن مستری جی کے بیان کے مطابق ان ترکیبوں کی ضرورت بھی نہ پڑی۔ وہ جن آپ کا نام نامی اور آپ کا سلام سنتے ہی رخصت ہو گیا اور چلتے وقت یہ کہتا ہوا گیا کہ ''مجھے خبر نہ تھی کہ تم لوگوں کو حضرت سے نسبت ہے۔''

حضرت قدس سرہٗ بڑے رحیم و حلیم، خوش خلق و بے نفس بزرگ تھے۔ غصّہ کرنے کی بجائے وہ مسکرا جاتے۔ عفو و درگزر آپکی سرشت میں تھا۔ آپ ہر شخص سے یکساں برتاؤ اور ہمدردی فرماتے۔ آپ سے جو بھی ملتا سمجھتا کہ مجھی پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے ہیں۔ خاموشی کو پسند فرماتے اور صوفیائے کرام کی تعلیمات ''کم گفتن'' پر عمل کرتے۔ اپنے مریدوں اور معتقدوں کو اتباع شریعت کی تاکید کرتے۔ ہر خاص و عام میں اپنے اخلاق کریمانہ اور بردباری کے سبب بہت مقبول تھے۔ آپ اکثر فرماتے کہ تصوف اور سلوک کا مقصد اصلی رضائے مولیٰ کا حصول ہے۔ شریعت مطہرہ کی پیروی اور سنّتِ نبوی کی پابندی ہی بزرگی کی دلیل اور بڑی کرامت ہے۔ آپ کا قلب ہمیشہ ذاکر رہتا گرچہ دینوی معاملات میں مصروف نظر آتے۔ آپ تواضع اور عجز و انکساری کے ذریعہ اپنے علم و کشف و کرامت کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے۔ شہرت و نام و نمود سے سخت نفرت کرتے۔ نمایاں طور پر ذکر واذکار سے پرہیز کرتے لیکن تنہائی میں لوگوں کی نگاہوں سے ہٹ کر عبادت و ریاضت میں مصروف عمل رہتے۔ سلسلۂ قادریہ کے اصول پر سختی سے عمل تھا۔ اسی لئے آپ نے مجلس سماع میں کبھی شرکت نہ کی۔ ایک بار بنارس کے ایک پیر طریقت نے آستانہ شریف پر عرس سیدالہند میں حاضری کی اطلاع دی۔ وہ حضرت جہاں تشریف لے جاتے دس بیس آدمیوں اور قوالوں کے

Scanned by CamScanner

ساتھ سفر کرتے تھے۔ آستانہ پر بھی اسی حال سے وارد ہوئے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے اخلاق کریمانہ کے باوجود اجتنابِ سماع مہمان نوازی کے دستور کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں اجازت دے دی گئی۔ حضرت سیّد شاہ عبید اللہ قادری امجھری قدس سرّہٗ کے بنگلہ میں مہمان کو ٹھہرایا گیا۔ بنارسی حضرت تبرکات شریفہ اور آثاراتِ مبارکہ کی زیارت کیلئے اپنے مریدوں اور قوالوں کے جھرمٹ میں خانقاہ میں آئے پھر اپنے مریدوں سے کہا ''پھول ہے لیکن خوشبو نہیں ہے'' ایک بار اس جملے کو نظر انداز کیا۔ مگر جب دوبارہ کہا تو حضرت علیہ الرحمہ نے انکی جانب نگاہِ کرم سے دیکھا تو بنارسی صاحب ہُو ہُو کا نعرہ لگانے اور زمین پر تڑپنے لگے یہاں تک کہ بے ہوش ہوگئے۔ پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا کے آستانۂ پاک پر لیجا کر پائتنی ڈال دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ بنارسی صاحب کو کچھ دیر میں افاقہ ہوگیا۔ ہوش میں آئے تو بہت دیر تک گریہ طاری رہا۔ خانقاہ میں حاضر ہوئے اور عجز کا اظہار کرتے ہوئے گستاخی کی معافی چاہی۔ حضرت علیہ الرحمہ نے درگزر فرمایا۔ آپ نے خلاف معمول بنارسی صاحب پر اظہارِ خفگی ان کی اصلاح کی غرض سے فرمایا تھا۔ بنارسی صاحب اس امر کے معترف ہوئے کہ یہ بہت بڑا دربار ہے اور اپنی ناسمجھی کی باتوں پر نادم ہوئے۔ سچ ہے۔

خدا پناہ میں رکھے جلالِ مومن کو
نگاہ بدلی کہ عالم میں انقلاب ہوا

حضرت کے مزاج میں بڑی سادگی تھی۔ اسی لئے لباس بھی بہت سادہ استعمال فرماتے۔ لمبا کرتا اور مارکین کی نیم آستین، عربی وضع کا پاجامہ اور کلاہ لاطیہ (حضرت سیّدنا کے تتبع میں) پہنتے۔ آپ عرصہ تین سال تک بعارضہ فالج مبتلا رہے۔ ۱۴ رصفر المظفر ۱۳۸۶ھ کو باسٹھ سال کی عمر میں چراغ ہدایت گل ہوگیا۔ اِنّا لِلّٰہِ وِاِنّا الیہِ رَاجِعُونَ۔۔

آپ کا اخری علاج جنرل ہسپتال پٹنہ میں ہوا۔ جب حالت بہت نازک ہوئی اور آکسیجن لگایا گیا تو آپ کے اعزہ و مریدین کی تشویش بڑھی۔ ڈاکٹروں سے دریافت کیا گیا تو

Scanned by CamScanner

ان کا مشورہ ہوا کہ آپ کو وطن لے جائیں تو بہتر ہے۔ اس لئے اب آپ کا آخری وقت معلوم ہوتا ہے۔ فوراً ہی روانگی کا انتظام کیا گیا۔ اور بذریعہ ٹیکسی اپنے متعلقین کے ہمراہ آستانہ شریف روانہ کئے گئے۔ وہاں پہنچنے کے چند گھنٹوں کے بعد ہی آپ نے وصال فرمایا۔ نمازِ جنازہ بقیۃ السلف حضرت سیّد شاہ صدیق قادری رحمۃ اللہ علیہ ابن قطب الارشاد حضرت سیّد شاہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ اور،، احاطۂ روضہ،، حضرت سیّدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متصل ہی مدفون ہوئے۔

جناب عبدالحق صاحب قادری سابق موذن جامع مسجد اورنگ آباد کا بیان ہے کہ آپ جب اپنے سفر کے دوران اورنگ آباد ۱۳۸۵ھ میں تشریف لائے تو اپنے متوسلین سے فرمایا میرا اب یہاں آنا نہ ہوگا کیوں کہ میری زندگی کے دن پورے ہورہے ہیں۔ اس سال اپنے بچوں کی شادی سے فرصت پالینا ہے اور بس۔۔ اس جملے سے پتا چلتا ہے کہ آپ کو اپنے وصال کی خبر بھی قدرت سے مل گئی تھی۔

حضرت علیہ الرحمہ کی دو شادیاں ہوئیں۔ پہلی شادی اپنے عمِ محترم قدوۃ العارفین حضرت سیّد شاہ محمد جمال اللہ قادری جیلانی علیہ الرحمۃ النورانی کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی جو لاولد فوت ہوئیں۔ چند برسوں کے بعد آپ کی دوسری شادی مرحومہ اہلیہ کی چھوٹی بہن سے ہوئیں۔ جن سے دو صاحبزادے (۱) حضرت سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری (۲) سیّد شاہ شہاب الدین قادری ہوئے۔ نیز دو صاحبزادیاں ہوئیں۔ بڑی صاحبزادی کی شادی سیّد حبیب اللہ قادری امجھری سے ہوئی اور چھوٹی صاحبزادی مولانا سیّد محمّد علیم الدین شعیبی فردوسی بہاری سے ہوئیں۔

آپکے خلفہ میں سیّد محمّد عمر قادری، سیّد شاہ عبدالکریم مجذوب القادری، سیّد شاہ محمّد جنید قادری، سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری (صاحبزادہ و۱۳ ویں صاحب سجادہ)، سیّد شاہ نسیم اختر قادری، سیّد شاہ غلام معین الدین قادری، سیّد شاہ فضل الحق قادری۔

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

حضرت سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری

عرف دھنّو بابو علیہ رحمتہ الباری

(۱۳ویں سجّادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

دین و دنیا کی عطا ہو سرخروئی یا خدا

شہ جلال الدین کامل مقتدا کے واسطے

امجھر شریف کے ۱۳ویں سجّادہ نشیں مرشد کامل، محرم رموز معرفت حضرت سیّد شاہ الحاج جلال الدین ابدال قادری علیہ رحمتہ الباری خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف کی ولادت باسعادت 1947 عیسوی میں آپ کی ولادت امجھر شریف میں ہوئی۔ آپ حضرت الحاج مولانا حافظ سیّد شاہ عبدالرزاق قادری امجھری رحمتہ اللہ علیہ کے خلف اکبر تھے۔ دوسرے صاحبزادے حضرت سیّد شاہ شہاب الدین قادری عرف ننھو بابو رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ بی بی خاتون جنّت عرف سیّدہ بانو اور شمیمتہ الرسول عرف شمیمہ بانو دو بیٹیاں تھیں۔

نامِ مبارک :والد بزرگوار حضرت الحاج مولانا حافظ سیّد شاہ عبدالرزاق قادری نے مرشد کامل اور دسویں سجّادہ نشیں حضرت مولانا سیّد شاہ جلال الدین احمد قادری سے گہری وابستگی ونسبت کے تحت آپ کا اسم شریف سیّد جلال الدین ابدال قادری رکھا۔ نام نامی اسم گرامی کا یہ اثر ہوا کہ زمانے نے دیکھا کہ آپ اپنے وقت کے عظیم المرتبت اور خدا رسیدہ مرشد کامل ولی اللہ ہوئے اور ''ابدال'' آپ کی عظمت کا استعارہ بن گیا۔ چنانچہ پدر بزرگوار وپیرومرشد کا عطا کردہ نام نامی سے آپ سارے زمانے میں جانے پہچانے گئے۔ سرکار کے

Scanned by CamScanner

حالاتِ زندگی کا جب میں نے گہری نظر سے مطالعہ کیا تو یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ قدیم قادری صوفیائے کرام اور اولیاء اللہ میں جو اوصاف پائے جاتے تھے وہ سارے محاسن آپ کی ذات بابرکات میں موجود تھی۔

تعلیم و تربیت : چار سال کی عمر میں والد بزرگوار نے بسم اللہ خوانی کرائی۔آپ کے والد بزرگوار حضرت الحاج مولانا حافظ سیّد شاہ عبدالرزاق قادری مستند فاضل ،جلیل القدر مانے ہوئے عالم دین اور عالم باعمل تھے۔تمام کتب درسیہ پر آپ کو کامل عبور حاصل تھا۔علوم باطنی سے بخوبی آشنا تھے۔

چار سالوں کے تک خاندان کے بزرگوں سے تعلیمی سلسلہ جاری رہا۔مزید تحصیل علوم کیلئے آپ کو اورنگ آباد کے موضع کارا کے ''مدرسہ قادریہ'' میں بھیجا گیا۔ جہاں آپ نے ظاہری علوم کی تعلیم حاصل کی۔اس علمی ، دینی اور ثقافتی مرکز میں ایک عرصے تک آپ کا تعلیمی سلسلہ جاری رہا۔ وہاں کے اساتذہ فقہ اور احادیث کے انوار آپ کے سینے میں ڈال دینے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فہم حدیث کا ملکہ آپ کے اندر بخوبی پیدا ہو گیا۔ آپ نے ہسپورہ ہائی اسکول میں عصری تعلیم بھی حاصل کی۔

تصوف کی تعلیم :طبیعت علوم ظاہری سے آسودہ ہو چکی تھی لیکن روح تربیت باطنی کی متلاشی تھی ۔ چنانچہ والد ماجد حضرت مولانا سیّد شاہ عبدالرزاق قادری رحمتہ اللہ علیہ نے باضابطہ تصوف اور علم باطن کی تعلیم کا سلسلہ شروع فرمادیا۔غوث الاعظم کی غنیۃ الطالبین اور ملفوظات سیّد الہند اور دیگر کتب تصوف کا درس دیا حضرت مولانا سیّد شاہ عبدالرزاق قادری رحمتہ اللہ علیہ نے معرفت کے اسرار و نکات کو واضح فرما کر اور علم تصوف کی باریک گتھیاں سلجھا کر یہ کتابیں پڑھائیں۔

خرقۂ خلافت :۱۸ رسال کی عمر میں آپ کو خرقۂ خلافت کا اعزاز بخشا گیا۔آپ نے علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد والد و مرشد کی تربیت میں رہ کر ذکر و شغل ریاضت و مجاہدہ ،صبر و رضا،

Scanned by CamScanner

قناعت وتوکل کی پوری مشق کی۔سند خلافت عطا کرنے کے موقع پر موجود مردان خدا پر کیف و مستی کا حال طاری ہوگیا۔اس کیفیت کوڈاکٹر محمد اقبال اپنے شعر میں یوں بیان کرتے ہیں ۔

جوجذب کے عالم میں نکلے لبِ مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیرِ الٰہی ہے

لباس پارسائی :احکام شرع پر خودکاربند تھے۔دربارسیّدنا کے صاحب سجادہ ہونے کے باوجودکبھی زوراور جاہ وجلال کا اظہار نہ کرتے۔اخلاص ومحبت کا پیکر تھے۔سارافضل و کمال لباس پارسائی میں چھپائے رکھتے تھے۔آپ کی وضع درویشانہ تھی۔لباس سادہ تھا امتیازی شان نہ رکھتے تھے۔

مریدین میں بھائی چارہ :بزرگان دین میں باہمی روابط نیازمندانہ اورمخلصانہ ہوتے تھے۔آپ کے اخلاق کریمانہ تھے۔آپ خودمخلص تھے۔ان کے اخلاق کودیکھ کران کے مریدین بھی ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا مظاہرہ کرتے تھے۔

مشکوک اشیا سے گریز :غیرمہذب حرکات وسکنات پردوسروں کی بھی سرزنش فرماتے ۔مشکوک چیزوں سے گریزاں نظر آتے۔صوفیا کے''اکل حلال صدق مقال'' کے نسخے پرسختی سے کاربند تھے۔ بڑی بڑی سختیاں خندہ پیشانی سے جھیل لیتے۔مشکل سے مشکل گھڑی میں بھی کبھی پائے استقلال میں لغزش پیدانہ ہوئی۔ایسی زاہدانہ اورفقیرانہ زندگی گذار دی جس کا تصوراس زمانے میں دشوار ہے۔آپ کے مریدوں میں جیّد علماء باکمال صوفیااور شعراءصف بہ صف نظرآتے ہیں۔ان میں اصحاب علم وفضل قطاروں میں دکھائی دیتے ہیں آپ کے مشہورخلفاءدرج ذیل ہیں:

(۱) سیّدشاہ شہاب الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ،امجھر شریف

(۲) سیّدشاہ وسیم اختر قادری عرف چھوٹے سرکاررحمتہ اللہ علیہ،خانقاہ گلشن بغداد، ڈیشیر گڑھ(مغربی بنگال)

(۴) سیّد شاہ شرف الدین نیّر قادری قبلہ چودھویں سجادہ نشیں، خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف

وصال پر ملال: ۵۳ سال کی عمر شریف میں آپ کا وصال پر ملال ۱۰ ارمحرم الحرام ۱۴۲۱ ہجری بمطابق ۱۶ اپریل ۲۰۰۰ء بروز اتوار کو پی، ایم ۔سی ۔ایچ ۔ پٹنہ میں ہوا۔ وہاں سے جسد خاکی کو امجھر شریف لایا گیا۔ جہاں ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ بروز پیر کو راقم السطور سیّد شاہ جمال الدین عابد قادری نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جنازے میں ہزاروں ہزار کی تعداد میں بہار، جھارکھنڈ، اڑیسہ، مغربی بنگال و دیگر اطراف سے عقیدت مندوں نے شرکت کی۔اور دیگر خانقاہوں کے سجّادگان، بزرگان اور مشائخ کرام اور بالخصوص سیّد شاہ وسیم اختر قادری عرف چھوٹے سرکار نے شرکت فرمائی۔

والد محترم کے وصال کے بعد میں اور حضور ملّت عرس کے موقع پر خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب، پٹنہ تشریف لے گئے ۔صاحب سجادہ سید شاہ فرید الحق عمادی صاحب قبلہ نے حضور ملّت سے فرمایا کہ آپ کے والد بزرگوار کا انتقال 'ابدال' کے عہدے پر ہوا ہے۔کیا آپکو اس بات کا علم ہے؟ اور پھر فرمایا کہ انتقال سے کچھ روز قبل آپ کے والد خانقاہ تشریف لائے تھے اور کچھ ایسے راز و نیاز کی باتیں کیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔مگر جس رات آپ کا انتقال ہوا۔اسی رات شمس الدین نامی جن نے اس بات کی خبر تفصیل سے دی اور انکشاف کیا کہ آج ایک 'ابدال' کا انتقال ہوا ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ ان کی کون سی عبادت اللہ کو پسند آئی کہ اللہ نے انہیں ابدال کے عہدے پر فائز کر دیا۔شمس الدین جن نے واضح کیا کہ اللہ عبادت سے ابدالیت وقطبیت عطا نہیں کرتا بلکہ ادا سے کرتا ہے۔آپکی سب سے بڑی ادا یہ تھی کہ چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب سبھوں سے حسنِ اخلاق، عاجزی و انکساری کے ساتھ ملتے تھے اور سادگی کے ساتھ رہتے تھے۔پھر حضرت شاہ فرید الحق صاحب نے بتایا کہ افسوس صد افسوس میں اس وقت راز و نیاز کی بات کو سمجھ نہیں پایا۔

ایک دفعہ والد گرامی اور دیگر مریدین دھنباد کے ممبر اسمبلی جناب منّان ملک کے دولت

Scanned by CamScanner

کدے پر مدعو تھے۔اسی اثنا میزبان کے پالتو کتّے نے ان کے مرید خاص مجیب خان صاحب کو بری طرح سے کاٹ ڈالا یہاں تک کہ گوشت تک ادھیڑ دیا۔ مجیب خان صاحب ملول ہو کر حضور کے پاس آئے ،حضور نے اپنا لعابِ دہن کٹے ہوئے حصے پہ لگا دیا۔اس کے بعد نہ دوا کی ضرورت ہوئی اور نہ تیمارداری کی۔ الحمداللہ مجیب صاحب مکمل شفایاب ہو گئے۔

****

سلام اے مظہرے شانِ خدا اے قطب ربّانی
اے تاجدارِ اولیاء اے غوث صمدانی
سلام اے شیخ عبدالقادر اے شاہِ جیلانی
مدد کن فی سبیل اللہ یا محبوبِ سبحانی
بھکاری حاضرِ دربار ہیں دیکھو ادھر شاہا
خدا کے واسطے کر دو کرم کی اک نظر شاہا
غلامو ں کی اگر تم ہی نہیں لوگے خبر شاہا
کریگا کون بولو ہم غریبوں کی نگہبانی
قسم اللہ کی شاہا تمہارا در نہ چھوڑیں گے
تمہارے در سے رشتہ اپنے سر کا ہم نہ توڑیں گے
تمہارے آستانے سے کبھی ہم منہ ہ موڑیں گے
ہماری بادشاہی ہے تمہارے در کی دربانی

عنایت اللہ خاں

حضور ملّت الحاج سیّد شاہ شرف الدین نیّر قادری
(۱۴ ویں سجّادہ نشین خانقاہ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف)

والدِ محترم حضرت الحاج سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری رحمتہ الباری کے وصال فرمانے کے بعد برادرِ گرامی حضرت سیّد شاہ الحاج شرف الدین نیّر قادری حضور ملّت کے لقب سے ۴ / جون ۲۰۰۰ء کو مسند سجادگی پر متمکن ہوئے۔ آپ شب و روز رشد و ہدایت، اذکار و اوراد میں لگے رہتے۔ بہار، جھارکھنڈ، بنگال، اڑیسہ، آندھرا، کرناٹک، مہاراشٹر و گجرات کے بے شمار عقیدت مند، ان کے دامن رحمت سے وابستہ ہیں۔ ابدالِ وقت حضرت سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری علیہ رحمتہ الباری نے ۱۹۹۳ء میں حجِ بیت اللہ کے سفر پر جانے سے قبل حضور ملّت کو سند خلافت اور اجازتِ رشد و ہدایت عطا کی تھی۔ ابھی حضور ملّت کی سجادہ نشینی کے چالیس دن بھی نہیں گزرے تھے کہ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو خواب میں بشارت دی اور اپنے روضے کی تعمیر کی ذمہ داری حضور ملّت پر تفویض کر دی۔ لگ بھگ پانچ صدی سے حضرت سرکار سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضے کی تعمیر کا کام کسی سے ممکن نہ ہو سکا اور نہ کسی کو اجازت ملی۔ صاحب ثروت حضرات نے متعدد بار کوششیں کیں مگر ناکام رہے۔ شاید سرکار سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان لوگوں کی خدمات منظور نہیں تھی۔ لیکن سرکار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب میں تشریف لانا اور روضے کی تعمیر کا کام شروع کرنے کیلئے حکم صادر فرمانا حضور ملّت کی عظمت اور برگزیدگی کو ظاہر کرتا ہے۔ حکم کے موصول ہوتے ہی حضور ملّت نے تعمیر کا کام شروع کروا دیا اور الحمد اللہ مزار مقدس کے گنبد و مینار کا کام قریب

Scanned by CamScanner

قریب مکمل ہو چکا ہے۔ یہاں واضح کرنا لازمی ہے کہ سرکار سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضور ملّت مدظلہ النورانی ہی ایک ایسی ذاتِ ستودہ صفات ہیں جنہوں نے مکّہ معظّمہ، مدینہ منورہ، بغداد شریف، بیت المقدس کے ساتھ ساتھ متعدد مقامات پر زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف بار ہوئے۔ آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بہت سارے پیغمبروں اور اولیاء اللہ کے مزارِاقدس پہ بھی شرفِ نیاز کرایا ہے۔ آپ اپنے والد محترم کی طرح نہایت سادہ مزاج، خلیق اور رحم دل ہیں۔ ہر کسی سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب سبھوں سے بڑے عجز وانکساری کے ساتھ ملتے ہیں۔ مظلوموں کی فریادرسی، بے سہاروں کی حوصلگی، بیماروں کی مزاج پرسی میں صبح وشام مشغول رہتے ہیں اور دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

''ادارہ سیّد الہند'' قائم کرکے بزرگانِ قادریہ کی حیات وخدمات، رشد وہدایت، اذکار وافکار کو منظر عام پر لانے کیلئے آپ ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ الحمد اللہ آپ کے بیس سے پچیس خلفاء بھی پورے ہندوستان میں رشد وہدایت کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ''بغداد سے امجھر جو راقم الحروف کی تالیف کردہ ہے دراصل یہ میرے برادرِ گرامی حضور ملّت کی خواہش ہی سے منظر عام پر آئی ہے۔

☆☆☆☆

میرا قبلہ تیرا کوچہ میرا کعبہ تیرا در ہے
میری نظروں کا تو محور میرے دل میں تیرا گھر ہے
نہ جنّت کی کوئی خواہش نہ اب دوزخ کا ہی ڈر ہے
تیرا دیدار ہوجائے مجھے اے پیر لاثانی

Scanned by CamScanner

برادران الحاج مولانا حافظ سیّد شاہ عبدالرزاق قادری

حضرت دادا علیہ الرحمہ قبلہ کے پانچ بھائی تھے۔ جو"پانچ پیراں" کے نام سے مشہور تھے۔سب سے بڑے بھائی ہمارے دادا شمس العارفین حضرت مولانا حافظ وقاری الحاج سیّد شاہ عبدالرزاق قادری، دوم سراج السالکین حضرت مولانا حافظ سیّد شاہ بدیع الدین قادری مرشد کامل کے فیض صحبت وتعلیم سے ظاہری و باطنی علوم میں کامل زہد وتقویٰ اورعبادت و ریاضت و اتباع شریعت میں اپنی مثال آپ تھے۔آپ کی پہلی شادی قدوۃ العارفین کی منجھلی صاحبزادی سے ہوئی تھی وہ لاولد ہی عالمِ جاودانی کو رخصت ہوگئیں۔ دوسری شادی جناب قاضی سیّد محمّد یحیٰی قادری رحمتہ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے دوصاحبزادے ہوئے۔(۱) حضرت سیّد شاہ غلام معین الدین قادریؒ (۲) سیّد شاہ مظفر قادری جو اپنے برادرِ معظم سے مرید اور انکے خلیفہ ہیں۔ حضرت سراج السالکین کو تین صاحبزادیاں ہوئیں۔ بڑی صاحبزادی کی شادی سیّد مظاہر حسن رضوی سے ہوئی۔ دوسری کی شادی سیّد شہاب الدین، شیر گھاٹی سے ہوئی اور چھوٹی کی شادی سیّد ابوالخیر سے ہوئی۔حضرت دادا علیہ الرحمہ کے تیسرے بھائی حضرت سیّد شاہ عبدالکریم مجذوب قادری مرید و خلیفہ حضرت دادا علیہ الرحمہ کے تھے۔آپ ظاہری علم نہیں رکھتے تھے۔صرف قرآن حکیم پڑھا تھا۔لیکن علم باطن میں بڑا اونچا مقام تھا۔ بڑے عابد وزاہد سیف زبان اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔آپکی شادی موضع ساگر پور ضلع شاہ آباد میں سیّد کبیر الدین مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔جن سے ایک صاحبزادے سیّد نظام الدین قادری اور ایک صاحبزادی ہوئیں۔دونوں لاولد انتقال کئے۔زبدۃ العارفین نے ایام سفر میں ۲۹ محرم الحرام ۱۳۷۷ھ کو موضع دھناواں علاقہ رفیع گنج میں انتقال کیا۔آپ کا عرس اسی تاریخ میں موضع دھناواں میں ہوتا ہے۔

آج بھی آپ کے مزار پاک پر نامراد جاتے ہیں اور باذنِ ربّ تعالیٰ بامراد لوٹتے ہیں۔

حضرت دادا علیہ الرحمہ کے چوتھے بھائی حضرت حکیم سیّد شاہ عبدالرحیم قادری قدس

Scanned by CamScanner

سرّہٗ المتوفی ۳۰؍صفر المظفر ۱۳۷۹ھ تھے۔ آپ مرید و خلیفہ حضرت سیّد شاہ بدیع الدین احمد قادری کے تھے۔ نہایت نیک طبیعت بزرگ تھے۔ آپ زیادہ خاموش رہنا پسند کرتے تھے۔ آپکی پہلی شادی حضرت مولانا سیّد شاہ عبید اللہ قادری امجھری رحمتہ اللہ علیہ کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ جن سے ایک صاحبزادے سیّد شاہ فضل الحق قادری اور ایک صاحبزادی عطیۃ الرسول زوجہ حضرت سیّد شاہ غلام مصطفیٰ احمد چشتی منعمی زیب سجّادہ خانقاہ منعمیہ ابوالعلائیہ، گیا سے ہوئی۔ زوجہ اولیٰ کی وفات کے بعد آپ کی دوسری شادی موضع کٹنبہ میں سیّد محمّد یعقوب علیہ الرحمہ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ ان سے ایک صاحبزادے مولانا سیّد اصغر امام قادری اور ایک صاحبزادی رضیہ عارفہ خاتون زوجہ سیّد شاہ حسیب اللہ قادری امجھری سے ہوئی۔ آپ دادا علیہ الرحمہ کے چھوٹے برادرِ حقیقی حضرت سیّد شاہ جنید قادری المتوفی ۶؍رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ مرید و خلیفہ حضرت دادا علیہ رحمہ کے تھے۔ پیرو مرشد کے فیض وصحبت سے سلوک باطنی کی منزل طے کی۔ آپ اہل علم کا نہایت احترام کرتے۔ آپ کی شادی موضع کوہرہ ضلع گیا میں سیّد یحییٰ نواب اشرفی کی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن سے ایک صاحبزادے سیّد ابوبکر محمّد شبلی قادری ہوئے۔ بعد وفات زوجہ اولیٰ آپکی دوسری شادی موضع سملہ، گیا میں حافظ علی صابر عثمانی کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن سے ایک صاحبزادے سیّد رضا جنید قادری ہوئے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں۔ آپ کا وصال پھلواری شریف پٹنہ میں ہوا۔ ہمارے دادا علیہ الرحمہ کو اپنے بھائیوں سے بڑی محبت تھی اور تقریباً سبھی بھائی کو الا ماشاء اللہ آپ سے ہی شرف بیعت حاصل تھا۔ اسی لئے آپ دادا علیہ الرحمہ کے ساتھ ان کے تذکرے کو دینا مناسب سمجھا۔

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

منقبت سیدناپاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عاشقِ سیّدنا پاک محمد نظام قادری نظاؔم

تسکین ہے قرار ہے امجھر شریف میں
بغداد کی بہار ہے امجھر شریف میں

سایہ سا فگن ہے زلفِ نبی کی گھٹا یہاں
سیدنا کا مزار ہے امجھر شریف میں

چشم ولی کو موج و روانی یہیں ملی
طیبہ کا آبشار ہے امجھر شریف میں

ہندوستاں بھی جس کے تصرف میں ہے محیط
اک ایسا شہر یار ہے امجھر شریف میں

موقع ہے عرس پاک کا تشریف لائے
یاغوث انتظار ہے امجھر شریف میں

پی کر وفا کا جام ہر لمحہ مست ہے
کیا مئے ہے کیا خمار ہے امجھر شریف میں

محشر کی تیز دھوپ کا خدشہ نہیں ہمیں
ہر پیڑ سایہ دار ہے امجھر شریف میں

لطف و کرم کو دیکھ کر رونے لگا نظام
بندہ بھی باوقار ہے امجھر شریف میں

Scanned by CamScanner

منقبت درشان سیدناپاک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

از : عاشق سیدناپاک محمد نظام قادری اورنگ آباد

دل ہے کیف و مستیاں ہیں موسم وجدان ہے
کوچہ امجھر میں جاری غوث کا فیضان ہے
جودرسلطان امجھر پر ان آنکھوں سے گرا
اشک کا قطرہ نہیں دل کا میرے ارمان ہے
کیا ہوا ہے کیوں ترنم خیز لگتی ہے فضاء
کیا ہواؤں کے لبوں پر آیت قرآن ہے
وہ نظر سے دیکھ لیتا ہے دلوں کی کیفیت
بس یہی اس آستاں کے پیر کی پہچان ہے
وہ خدا سے مانگ لیگا تم اسی سے مانگ لو
بابو شرف الدین نیّر آج کا سلطان ہے
یا خدا پائے نبی کی گرد ان پہ ڈال دے
ملتجی اس آستانے کا ہر اک مہمان ہے
دیکھتے ہی تیز ہوجاتی ہے دل کی دھڑکنیں
ان نگاہوں پر تو دل سوجان سے قربان ہے
نام کافی ہے ہمیں سیّد جلال الدین کا
ہاں یہی اک نام میری جان میرا ایمان ہے
نام سیّدنا پہ آخر محوے رقصاں کیوں ہیں سب
حق یہی ہے ورنہ کیا یوں ہی کوئی گنگان ہے

Scanned by CamScanner

حضرت حکیم سیّد شاہ منور قادری رحمتہ اللہ علیہ

مورخین تحریر کرتے ہیں آپ کا نسبی تعلق قصبہ کٹمبہ کے سادات سے تھا۔ قصبہ کٹمبہ ضلع ڈویژن اورنگ آباد بہار میں ہے۔ جب سیّدنا محمد قادری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ علی ہندی کی کوششوں سے اپنے چالیس خلفاء کے ہمراہ اشاعتِ اسلام کی غرض سے ہندوستان تشریف لائے تو سب سے پہلے جس شخص نے آپ کی خدمت میں حاضری دی اور شرفِ بیعت وارادت واجازت اور خلافت کا شرف حاصل کیا۔ وہ آپ ہی کی ذات بابرکت تھی۔ بڑے تجربہ کار حکیم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں میں شفاء دے رکھی تھی جو پریشان زدہ آپ کی خدمت میں آتا وہ اطمینان وسکون کی دولتِ لازوال سے مالا مال ہوکر لوٹتا۔ اپنے پیر ومرشد حضرت سیّدنا محمد قادری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندانی طبیب تھے۔ آپ ہی کی دواؤں اور نسخوں سے اس خانوادے کو شفاء ملتی تھی۔

طبی علوم وفنون میں مہارت کے ساتھ شریعت وطریقت سے بھی گہری دلچسپی تھی۔ احکام شرع کے مکمل پابندی کرتے۔ حضرت شیخ علی شیرازی سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے۔ وہ آپ کے عادات واطوار سے، متعلق ذکر کرتے ہوے لکھتے ہیں۔

،، علم صوری کے دیار کٹمبہ ساخت حکیم خواست اشتہار دارد برائے صوم وصلوٰۃ نازاں درست ادا شود بر کمال می داند و بر سجادہ شرع مستقیم وکریم است وترس الٰہی بیشتر دارد وامید از الطاف او عز وجل ہمچناں:

بزرگ است نزدیک من آن کسے   کہ امید وہم خوف دارد بسے

(علم ظاہری آپ نے کٹمبہ میں حاصل کیا۔ اپنے وقت کے مشہور حکیم تھے۔ اکثر اوقات نماز، روزے میں گذارتے تھے۔ اتباع شریعت میں نہایت تندھی وجدوجہد سے کام لیتے تھے۔ خدا کے

Scanned by CamScanner

خوف سے ہمیشہ ترساں اور اسی کی بارگاہ بے نیاز سے لطف وعنایت کے امیدوار رہتے تھے۔

علی شیر شیرازی نے ''مناقب محمدیہ'' کی تصنیف آپ ہی کی تحریک پر کی تھی۔

دسویں صدی ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ قصبہ کٹمبہ میں جہاں علی شیر شیرازی کا مزار ہے وہیں آپ بھی دفن ہوئے۔

☆☆☆☆

حضرت شیخ محمد مجذوب قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ کی ولادت باسعادت بغداد معلیٰ میں ہوئی۔ اکابر علمائے بغداد سے اکتساب علم کیا۔ انتہائی متقی، خداترس، پرہیزگار اور عابد شب زندہ دار تھے۔ حضرت سید الہند سیّدنا محمد قادری بغدادی ثم امجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حضرت شیخ طلحہ حسن کے بعد خلفاء میں کوئی زیادہ مقرب تھا تو وہ آپ ہی تھے۔ دامن ارادات سے وابستہ ہوتے ہی آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اشاعت دین حق اور خدمت اسلام و مسلمین کے لئے وقف کر دیا تھا اور جب آپ کے مرشد سیّدنا محمد قادری اشاعت دین حق کیلئے ہندوستان آنے لگے تو آپ بھی انہیں کے ہمراہ ہو لئے۔ ہندوستان کے خطۂ بہار میں جو اسلام کی روشنی نظر آرہی ہے۔ آپ ہی جیسی شخصیات کی شبانہ روز جدوجہد کا ثمرہ ہے۔

دن کے چوبیس گھنٹے میں اکثر و بیشتر آپ پر جذبی کیفیت طاری رہتی۔ اس لئے مجذوب سے مشہور ہوئے۔ آپ کے تعلق سے حالت جذب کا ایک واقعہ علی شیر شیرازی نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''شیخ الشیوخ شیخ حسن اور ابوالخیر عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم نے حضرت سیّدنا کی عجیب حالت دیکھی۔ جس طرح بحر ذخّار کی متلاطم موجیں جوش وخروش کی حالت میں

Scanned by CamScanner

لب ساحل پر کف پیدا کر دیتی ہیں اسی طرح آپ پر سکر و مدہوشی کی حالت طاری تھی ۔ آپ کے دہن سے کف جاری تھا اور آپ یہ عربی اشعار پڑھ رہے تھے''۔

سَقَانِی سَیِّدِیْ کَوْثر زُلَا لَا — عطانی روحُ جدّی لی وصَا لَا

فقَالَ البَدلی وَلِدِی کریمٌ — لک الدَّر جاتُ عِندَاللّٰہِ تعالیٰ

فَلَا خوفٌ لک لاالحُزنُ یوماً — لک قصرٌ مِن الفردوس أعلیٰ

سمِعتُ قولَ جدّی فرح قَلبی — وَرَفَعَ اللّٰہ من قَلبی مَلَا لَا

۱) میرے سردار نے زلال کوثر سے مجھے سیراب کر دیا ہے اور میرے جد امجد کی روح پُرفتوح نے مجھے دولت وصال سے مالا مال کر دیا ہے۔

۲) میرے جد امجد نے کریم بیٹے کے لفظ سے مخاطب کرتے ہوئے مجھے فرمایا کہ تیرا مرتبہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک بہت بلند ہے۔

۳) تجھے کسی قسم کا خوف اور حزن و ملال نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ فردوس بریں میں تیرے لئے قصر (محل) تیار ہے۔

۴) اپنے جد امجد یعنی سرکار دو عالم سے یہ باتیں سنیں تو میرے دل کو فرحت حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل سے رنج و ملال کے گرد کو صاف کر دیا۔

جس وقت حضرت سیّدنا محمد قادری پر یہ حالت طاری تھی اور اپنی زبان مبارک سے یہ اشعار پڑھ رہے تھے اس وقت شیخ محمد بھی وہاں موجود تھے انہوں نے بڑی جرأت سے کام لیا کہ حضرت سیّدنا کا کف دہن جو زمین پر پڑا تھا چاٹ گئے اس کا چاٹنا تھا کہ آپ پر بھی وہی کیفیت طاری ہوگئی اور اس حالت میں آپ نے یہ شعر پڑھنا شروع کیا۔

أَنَا نُورٌ و نورُ اللّٰہ نُورِیُ — فَلَالِی الحُزنُ لا وَقتی زُلا لَا

(میں نور ہوں اور اللہ کا نور میرا نور ہے اس لئے میں رنج و غم کی قید اور زوال کے خوف سے چھٹکارا حاصل کر چکا ہوں)

Scanned by CamScanner

جب حضرت سیّدنا ہوش میں آئے تو شیخ محمد کی زبان سے یہ اشعار سن کر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ شیخ مجذوب خاموش ہو جا۔ اسی روز سے آپ شیخ مجذوب کے نام سے مشہور ہو گئے۔ (مناقب محمدیہ ص ۳۳)

آپ کو مرشد کے حکم کی تعمیل کا اس درجہ خیال رہا کہ پھر ایسے خاموش ہوئے کہ کسی سے بات نہ کی۔ برابر جذبی کیفیت طاری رہنے لگی۔ پہلے تو کبھی امامت کے فرائض انجام دے دیا کرتے تھے لیکن اس واقعہ کے بعد آپ نے کبھی امامت نہ کی۔ ہمیشہ آپ نے کسی کی اقتدا ہی میں نماز پڑھی۔ خوددار تو اس درجہ تھے کہ ہفتوں فاقہ میں گذار دیتے مگر کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا۔ آپ جامع الصفات تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ شیخ علی شیر شیرازی نے لکھا ہے۔

''بر دہنش اگر آتش آید سمندر دارمی گردد و آبلہ ظاہر نمی شود و بر آب غرق ندارد''

(مناقب محمدیہ ص ۳۳)

(نہ تو آپ کو آگ جلاتی تھی اور نہ پانی غرق کرسکتا تھا۔)

سیرت وسوانح کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۹۶۴ھ ۱۵۵۶ء تک بقید حیات رہے۔ آپ کی مزار مقدّس احاطہ روضہ سیدنا سے قریب ہی ہے۔ آپ کے سنہ وصال کا صحیح علم نہ ہوسکا۔ شیخ علی شیر شیرازی نے آپ کے محاسن وکمالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

حالِ بیروں زگفتگو دارد | خوشتریں ذات رنگ و بو دارد

چہ نویسد جمالِ آں کس را | آنکہ چوں آفتاب رو دارد

(مناقب محمدیہ ۳۳)

****

Scanned by CamScanner

حضرت سیّد سلیمان مشہدی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّد سلیمان مشہدی کے والد ماجد کا نام سیّد اخی سراج الدین محدث مشہد تھا۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔

''سیّد سلیمان مشہدی بن مخدوم سیّد اخی سراج الدین ثانی بن سیّد محمّد ماہ بن سیّد جلال الدین بن سیّد کمال الدین بن سیّد سراج الدین اول بن سیّد برہان الدین بن سیّد مرتضٰی بن سیّد محمود بن سیّد مسعود بن سیّد حسن بن سیّد امام علی رضا علیہم الرحمتہ والرضوان'' (مناقبِ محمدیہ)

آپ کے والد ماجد آپ اور آپ کے دونوں بھائی سیّد محمود اور سیّد مخدوم کو اپنے ہمراہ لے کر مشہد سے ملتان آئے ہوئے تھے۔ جس وقت حضرت سیّدنا محمّد قادری اپنے چالیس خلفاء کے ہمراہ بغداد سے ہندوستان کیلئے رختِ سفر باندھا اور دورانِ سفر جب قندھار سے ملتان پہنچے تو اس وقت محدث مشہد اخی سراج اپنے تینوں بچوں کے ہمراہ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے پرتپاک خیر مقدم کیا اور علمی استفادے بھی کیئے۔ حضرت سیّدنا کے فضل و کمال کا اعتراف کرتے ہوئے اس موقع سے انہوں نے فرمایا'' بے شک آپ وارث علوم سیّد المرسلین ہیں'' (مناقب محمدیہ)

حضرت سیّد سلیمان کو دوران قیام قندھار ہی میں حضرت سیّدنا محمّد قادری سے ایک خاص قسم کا انس ہو گیا تھا۔ مگر نہ جانے کس وجہ سے آپ وہاں حلقۂ ارادت میں شامل نہ ہو سکے جب وہ صوبہ بہار امجھر میں پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ فگن ہو کر اسلام کی تابانی سے بندگانِ خدا کے دلوں کو منور و مجلی فرمانے لگے تو آپ سے رہا نہ گیا اور والد ماجد اخی سراج کے وصال کے بعد کی تمام املاک و جائیداد بیچ کر ۹۲۰ھ میں اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ امجھ شریف آ گئے اور سیّدنا کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔

''انہوں نے مکمل بیس برسوں تک خدمت میں رہ کر راہ سلوک کی منزلیں طے کیں

Scanned by CamScanner

بالآخر مدارج ولایت پر فائز ہوکر خرقۂ خلافت سے مشرف ہوئے اور قصبہ نیاواں جا کر چراغ ہدایت روشن کرتے رہے۔'' (مناقب محمدیہ)

آپ کے منجھلے بھائی سید محمود مشہدی امجھر شریف میں ہی رہے، آپ کا مزار مقدس روضہ سیدنا میں دروازے کے قریب ہے۔ اور چھوٹے بھائی سید مخدوم مشہدی آ بگیلہ گیا جا کر مقیم ہوئے اور تبلیغ اسلام میں تا زندگی منہمک رہے۔ اور وہیں وصال فرما کر پہاڑ کے دامن میں مدفون ہوئے۔

جس بے تابی کے ساتھ آپ نے جائیداد فروخت کی اور اہل وعیال کے ہمراہ امجھر شریف سیدالہند کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کا ذکر علی شیر شیرازی نے ان لفظوں میں کیا ہے۔ سید سلمان مشہدی بن سید اخیٰ سراج عالم نے ناز ونعم میں پرورش پائی جب دنیا سے دل سیر ہوا تو اپنا تمام مال واسباب فقراء مساکین میں تقسیم فرما دیا۔ مجاہدہ کے شوق نے طبیعت کو گدگدایا اور امجھر شریف آستانہ عالیہ میں حاضر ہوئے، اور سرکار سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رہ کر استفادہ کئے۔

نیاواں کا علاقہ ظلم وجہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا مگر جب آپ نے اپنے مرشد کی اجازت سے اس سرزمین پر قدم رکھا تو علاقہ کا نقشہ ہی بدل گیا۔ آپ کے کردار وعمل کو دیکھ کر لوگ جوق در جوق اسلام کے دامن سے وابستہ ہونے لگے مگر جو سرکش ظالم غیر مسلم تھے انہیں آپ کا کردار اور اسلام کی دعوت وتبلیغ پسند نہ آئی اور انہوں نے موقع پا کر ۹۴۴ھ ہجری میں آپ کو شہید کر دیا۔ اس طرح رشد وہدایت کا یہ نیّر تاباں ہمیشہ کیلئے دنیاوالوں کی نگاہوں سے روپوش ہو گیا اور وہیں پر مدفون ہوئے۔ نیاواں میں آج بھی آپ کا مزار مقدس زیارت گاہ عوام وخواص ہے۔

☆☆☆☆

حضرت سیّد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا تعلق مانکپور کے رضوی سادات سے تھا۔آپ اور حضرت سیّد شمس الدین قادری حضرت سیّدنا محمّد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ۸۶۸ھ ہجری ۱۴۶۳ء میں حاضر ہوئے اور بیعت وارادت کا شرف حاصل کیا اور کثرت ریاضت ومجاہدہ کے بعد خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

آپ کا شجرۂ نسب حضرت امام علی رضا سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ جاتا ہے۔اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

''سیّد علی بن سیّد احمد بن سیّد کبیر بن سیّد خیر الدین بن سیّد نظام الدین بن سیّد حسام الدین بن سیّد کبیر بن سیّد حیدر بن سیّد حسین بن سیّد اسحاق بن سیّد فضل اللہ بن سیّد یوسف بن سیّد نظام الدین بن سیّد علاؤالدین بن سیّد موسیٰ مرقع بن سیّد امام محمّد تقی جواد بن سیّد امام علی رضا علیہم الرحمتہ والرضوان'' (مناقب محمدیہ)

ولایت وروحانیت میں آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا۔بعض سوانح نگاروں نے آپ کو اپنے وقت کا قطب لکھا ہے۔آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند سعید حضرت سیّد شہباز قادری کی عظمتوں کا اعتراف ان لفظوں میں کیا ہے۔

''پسر سیّد علی را شرافت است بر پدرش ونامش سیّد شہباز او بغایت فقر وفقیر است'' (مناقب محمدیہ ص ۱۰۵)

(سیّد علی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند سیّد شہباز کو اس میدان میں سبقت حاصل تھی۔فقر میں ان کا پایہ بہت بلند تھا۔)

Scanned by CamScanner

اسی مصنف نے آپ کے فرزند حضرت سیّد شہباز کے محاسن و کمالات کا ذکر اپنی کتاب میں دوسرے مقام پر ان لفظوں میں کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔
اکثر اوقات اور امروماں چند جائے ہا بعید بعیدمی دیدند'' (مناقب محمد یہ ص ۱۰۵)
(اکثر اوقات انہیں مختلف اشخاص ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر دیکھتے تھے)
آپ کا صحیح سنہ وفات نہ معلوم ہو سکا قیاس ہے کہ دسویں صدی ہجری کے وسط میں آپ کا وصال ہوا۔

☆☆☆☆

حضرت تاج الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ

حسب ونسب کے اعتبار سے آپ سیّد تھے مگر مرشد نے جب سے آپ کو''شیخ و ملک'' کا خطاب عنایت کیا اس کے بعد سے کبھی نہ تو آپ نے اپنے نام کے ساتھ سیّد لکھا اور نہ ہی کسی زبان سے یہ لفظ سننا پسند کیا۔ جب تک بقید حیات رہے اپنے نام کے ساتھ ''شیخ ''اور''ملک''ہی لکھتے رہے۔

مزاج میں تندی اور طبیعت میں تیزی تھی۔ بڑے ہی مستجاب الدعوات اور سیف زبان واقع ہوئے تھے۔ ادھر کوئی بات آپ کی زبان سے نکلی ادھر بارگاہ رب العزت سے اس کی تکمیل کا حکم صادر ہوا۔ حضرت سیّدنا محمد قادری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے مرشد کی خدمت میں زیادہ دنوں تک رہنے کا اتفاق تو نہیں ہوا مگر مرشد کی صحبت کا جو لمحہ میسر آیا اس میں جس قدر بھی ممکن ہو سکا فیوض و برکات حاصل کئے اور شیخ کے وصال کے بعد شیخ کے فرزند حضرت مولانا سید معین الدین قادری کی خدمت میں حاضر ہو کر اکتساب فیض کرتے رہے۔

Scanned by CamScanner

یوں تو آپ کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ دشمنوں کیلئے شمشیر بے نیام تھے دوستوں کے لئے بڑے نرم دل گویا کہ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ زندہ مثال تھے۔آپ کی بعض خصوصیات کا ذکر صاحب ''مناقب محمدیہ'' نے ان لفظوں میں کیا ہے۔

''از زبانش ہر چہ برمی آید لیکن صفت غضب شیر دار دیقین است از مصاحبت سلیم الطبع مبدل خواہد گشت قال النبی علیہ الصلاۃ والسلام الصحبۃ موثر''

بدوستاں زبانش بمثل آب حیات بدشمناں تو گوئی کہ زہر دار صفات

''(مناقب محمدیہ ص۱۰۴)

آپ کی زبان مبارک سے جو کچھ بھی نکلتا اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کرتا۔ دوستوں کے حق میں آپ کی زبان آب حیات اور دشمنوں کے حق میں زہر ہلاہل تھی۔لیکن غضب شیر کی صفت ہے۔امید ہے کہ امام الامام کی صحبت اسے سلامتی طبع میں تبدیل کردے۔

دسویں صدی ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔آپ کی سنہ رحلت کا صحیح علم نہ ہو سکا خانوادۂ مرشد سے آپ کے ازدواجی تعلقات تھے۔

****

حضرت سیّد شاہ سلیمان قادری منوروی علیہ الرحمہ

حضرت سیّد شاہ سلیمان قادری حضرت جلال الحق والدین قادری امجھری کے فرزند اصغر تھے۔ ۲۷ ویں رمضان المبارک ۹۲۳ ہجری / ۱۵۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ جب آپ کی ولادت کی خبر حضرت سیّدنا محمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوئی تو بہت مسرور ہوئے اور فرمایا ''تبارک اسمه سلیمان '' چنانچہ آپ کا یہی نام مشہور ہوگیا۔

آپ نے بیعت کا شرف اپنے جد بزرگوار حضرت سیّدنا محمّد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل کیا اور انہیں سے خرقۂ خلافت بھی پہنا اور سلسلہ، قادریہ کے مجاز بھی بنائے گئے ، پھر مرشد گرامی سید شاہ معین الدین قادری علیہ الرحمہ صاحب سجادہ نے اشاعت دین حق کے لئے ''منورہ'' بھیج دیا۔ اپنے قدوم میمنت لزوم سے آپ نے اس جگہ کو اس طرح منور فرمایا کہ منورہ منورہ ہوگیا۔ یہ منورہ گاؤں ضلع اورنگ آباد میں ہے۔ جو امجھر شریف سے ۳۵ کیلومیٹر دور واقع ہے۔

آپ کے تصرفات اور کرامات کے تعلق سے تذکرۃ الانساب کہ حوالے سے ایک واقعہ درج کیا ہے لکھتے ہیں کہ مرزا دانیال بیگ آپ کے عقیدت منداور مخلص مریدوں میں تھے۔ ان کے لڑکے کامگار بیگ کو شکار کا بہت شوق تھا۔ وہ جنگلوں میں شکار کھیلنے اکثر جایا کرتے تھے۔ ایک روز وہ تڑاڑ کے جنگل میں شکار کھیلنے کی غرض سے گئے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شیر سامنے آگیا۔ اس زمانے میں دور دراز تک جنگل پھیلے ہوئے تھے۔ ان کے کل ساتھی خوفزدہ ہوکر کامگار بیگ کے پاس آگئے۔ کامگار بیگ پر بھی ہیبت طاری ہوگئی وہ شیر کے شکار کی نیت سے وہاں نہیں گئے تھے۔ وہ گھبرا کر حضرتِ شیر یزداں حضرت سیّد شاہ سلیمان قادری کی جانب استعانت طلب کرنے کیلئے متوجہ ہوئے۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک

Scanned by CamScanner

خوبصورت نوجوان گھوڑے پر سوار ہاتھ میں ننگی تلوار لئے آپہنچا اور ایک ہی وار میں شیر کے دو ٹکڑے کر دیا۔ کامگار بیگ اور انکے ساتھی اس مردہ شیر کو اٹھائے ہوئے اپنے مکان پر واپس آئے دوسرے دن دانیال بیگ اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر منورہ شریف آئے اور حضرت قدسرہٗ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ کی خانقاہ کے قریب ایک بارات آکر ٹھہری جب رات زیادہ گزری آپ حسب معمولات عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے۔ خادم سے فرمایا کہ اہل باراتیوں سے کہہ دو کہ تمہارا وقت گزر چکا سو پڑو۔ میرا وقت آیا میں کچھ کام کروں۔ تمہارے شور وغل باجے ڈھول سے حرج ہوتا ہے۔ جب خادم نے صاحب تقریب کو یہ پیام دیا تو وہ بہت ناراض ہوا اور کہا کیا صاحب ہم لوگ مورت ہیں جو خاموش بیٹھے رہیں یہ تو ہم سے نہ ہوگا۔ جو اس خوشی میں باجوں کو بند کر دو۔ خادم نے بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانے۔ جب آپ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا جو بات ہونے والی ہوتی ہے وہ ہو کر رہتی ہے۔ جاؤ دیکھو وہ انسان ہی نہیں ہیں جو آدمیوں کا کہا مانیں۔ سب کے سب بد روح ہیں۔ صبح ہوتے ہی گزرگاہِ عام پر پوری بارات پتھر کی مورتوں میں تبدیل تھی۔ ڈھول تاشے، سہرا پالکی غرض جو شریک بارات تھے سب کے سب پتھر تھے۔ ان باراتیوں کیلئے آپ نے جو لفظ بدروح فرمایا آج بھی وہاں کے ہندو مسلمان ان مورتیوں کو بدروح ہی کہتے ہیں۔ سکھ دیو سنگھ سہنی اسماریکا اورنگ آباد میں لکھتے ہیں

داؤ دنگر سے دس میل دکھن اوبرا تھانہ میں منورہ گاؤں ہے جہاں لوگ اپنی مرادیں لے کر جاتے ہیں۔ اس گاؤں میں پتھر کی بنی پوری بارات پارٹی بھی صدیوں سے پڑی ہوئی ہے جو کسی بزرگ کی بددعاء سے پتھر کی مورت بن گئی ہے۔ اس بارات پارٹی نے بزرگوں کی باتوں کا مزاق اڑایا تھا۔ آپ کی شادی حضرت سیّدنا محمد قادری کی اجازت سے آپکے عم بزرگوار حضرت سیّد نظام الحق والدین کی صاحبزادی سیّدہ نعمت سے ہوئی۔ جن سے ایک صاحبزادی اور ایک صاحبزادے حضرت سیّد شاہ مسعود محض قادری متولد ہوئے۔ سلسلہ کا

فیضان حاصل کرنے کے بعد جب آپ نے منورہ کی سرزمین پر قدم رکھا اسی وقت سے اس سرزمین کی قسمت کا ستارہ بلند ہوگیا۔ صبح وشام لوگ جوق در جوق اس سرزمین پر آنے لگے، کچھ لوگ تو ایسے تھے جنہوں نے آپ کی خدمت میں حاضری دی اور ہمیشہ کیلئے وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ایسے لوگوں میں سیّد ذوالفقار علی قادری، سیّد قطب الدین قادری، سیّد عبدالغفار قادری، سید فتاح قادری، سیّد شمس الدین قادری، فقیر سیّد علی اکبر قادری، سیّد نوراللہ قادری، سیّد احمد چھڑی دار قادری، خواجہ بخشی شہید، حکیم شہید قادری یہ آپ کے اصحاب فقراء تھے جو تا زندگی فیض صحبت و خدمت سے جدا نہ ہوئے اور یہی اصحاب آپ کے چھڑی برادران کہلائے۔ اور آج بھی پانچ مردانِ غیب ہیں جو حضرت کے مریدین، معتقدین کی آڑے وقت میں مدد کرتے ہیں اور کامیابی کی بشارت دیتے ہیں۔ ۱۹؍شعبان المعظم ۱۰۲۶ھ/۱۶۱۷ء کو وصال ہوا۔ آپکے آستانۂ پاک پر ہر روز اہل حاجت کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ پریشان حال آپ کی بارگاہ میں آتے ہیں اور خوشحال ہو کر جاتے ہیں۔

تاجدار ہل اَتی حضرت سلیماں قادری — گوہر درج صفا حضرت سلیماں قادری
سورۂ طٰہٰ و یٰسین آیاتِ شان جدِّ تو — کنتُ کنزاً مخفیاً حضرت سلیمان قادری
جدّ تو شیر خدا ہست قوت پروردگار — بانی فخر و سخا حضرت سلیماں قادری
سایہ فگن ہر مریداں عادتِ عالیجناب — غرق دریائے فنا حضرت سلیماں قادری
دست بدستہ ایستادہ بردرت مسکیں خلیل — گوشۂ چشم ہما حضرت سلیماں قادری

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

حضرت سیّد شاہ فتح الجبار قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ سیّد سعید الدین عرف شاہ گھسیٹا قادری کاروی کے صاحبزادہ ہیں۔ جو سیّد فیروز قادری بغدادی کے اولاد سے تھے۔ آپ تین بھائی سیّد فتح القدیر، سیّد فتح العزیز اور سیّد فتح الجبار تھے۔ آپ فخر العارفین حضرت سیّد شاہ شرف الدین احمد قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف کے مبارک ہاتھوں پر سلسلۂ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ اور خلافت و اجازت سے سرفراز کئے گئے۔ اہلیہ محترمہ کے انتقال کے بعد آپ نے دنیا کو بالکل ترک کر دیا۔ گھر، جائیداد سے کوئی واسطہ نہ رکھا۔ صرف یادالٰہی میں وقت گزارنے لگے۔ اور اپنے پیر ومرشد کے حکم پر وطن سے ہجرت کر کے جھریا ضلع دھنباد میں مقیم ہوگئے اور عرصہ دراز تک رشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ خاندانی اوراد و وظائف کے بڑے سخت پابند تھے۔ آپ کو خانقاہ منعمیہ گیا کے سجّادہ نشین حضرت سیّد نظام الدین منعمی المتوفی ۱۳۲۶ھ سے بھی سلسلہ قادریہ منعمیہ میں اجازت حاصل تھی۔ ہمیشہ سیاہ لباس پہنتے۔ بڑے ہی صابر و شاکر بزرگ تھے۔ اپنے پیرانِ طریقت کا بڑا ادب واحترام کرتے اور عقیدت ومحبت سے پیش آتے۔ جب تک حیات رہے آستانہ کے سالانہ عرس مبارک میں برابر شریک ہوتے رہے۔ کبھی ناغہ نہ کیا۔ سوائے مرض موت کے۔ جب بھی خانوادۂ سید الہند رضی اللہ تعالیٰ کے کوئی بزرگ آپکی خانقاہ تھانہ موڑ، جھریا آتے تو آپ بڑے ہی محبت وشفقت سے پیش آتے اور بوقت رخصت بصد اصرار نذرانہ پیش کرتے۔ آپ کی اس اخلاقِ کریمانہ اور خلوص کی وجہ کر آج بھی آپ کی بزرگی کا نقش لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی ایک خانقاہ ڈیشر گڑھ میں بھی بنوایا تھا جس میں حضرت شیر شاہ ولی اور سیّد عنایت حسین قادری کے عرس کے موقع پر آپ قیام کرتے تھے۔ آپ کا وصال ۵؍ربیع الاول ۱۳۸۸ ہجری کو ہوا۔ ڈیشیر گڑھ میں اپنے

Scanned by CamScanner

خانقاہ سے متصل احاطہ بغدادی میں مدفون ہوئے۔حضرت فتح الجبار قادری خدارسیدہ بزرگ ہونے کے ساتھ مستجاب الدعوات تھے جس شخص کیلئے دعا ءفرمادیتے اس کی بگڑی بن جاتی۔ حاجت مندوں کی ہمیشہ آپ کی خانقاہ پر بھیڑ لگی رہتی تھی۔ بے شمار بندگانِ خدا کو آپ کی ذات سے فائدہ پہنچا۔

☆☆☆☆

حضرت سیّد شاہ نسیم اختر قادری رحمتہ اللہ علیہ

بغداد شریف سے سیدالہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نوری سفر شروع ہوا اور امجھر شریف میں روشن ہوا۔صدیوں سے نائب غوث الثقلین حضرت امیر الہند سرکار سیّدنا محمد قادری بغدادی ثم امجھری کا روضہ پرانوار مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ براعظم ایشیاء میں قدم رنجہ فرمانے والے سب سے پہلے قادری بزرگ کے فرزندگان ارجمند کی جلوہ فروزیاں افق کے پار تک روشن کر رہی تھی۔ان میں ایک ذاتِ گرامی شہر بھدرک اڑیسہ میں متوطن ہے۔اپنی ذات میں وہ ایک انجمن مثال ہستی، گہوارۂ نور ونکہت منبع رشد و ہدایت راز دار اسرار حقیقت بن کر چہار دانگ رحمتہ اللہ علیہ کی تھی۔جنہیں دنیا،، بڑے سرکار،، یا سرکار جی،، کے نام سے جانتی اور مانتی ہے۔ان کے درِاقدس پر آئے دن ہزاروں لاکھوں بے سہاروں، بیماروں، حاجتمندوں کی مشکل کشائی ہوتی تھی۔آج بھی ان کے درِاقدس پر آٹھوں پہر کشف وکرامات کا بحر بیکراں رواں دواں ہے۔الغرض عالم کو اپنی روشنی سے شرابور کر رہی ہے۔وہ ذات حضور سرکار ملّت سیّد شاہ نسیم اختر قادری رزّاقی خانوادۂ امجھر کا فیض یہاں پر بھی جاری وساری ہے۔آپ حضرت سیّد شاہ عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ کے دامن رحمت سے وابستہ تھے۔اور نیز خلافت و

Scanned by CamScanner

رشد و ہدایت کی اجازت سے مشرف بار ہوئے۔

ان کے برادر اصغر سرمایۂ فکر و نظر گہوارۂ علم و ہنر حضرت سیّد شاہ وسیم اختر قادری رحمۃ اللہ علیہ چھوٹے سرکار جنہیں دنیائے ادب وسیم القادری کے نام سے انکی ادبی اور روحانی ماہیت کا اعتراف کرتی ہے۔ روحانیت کے ساتھ ساتھ سماجی اور ادبی خدمات ان کی زندگی کا نصب العین تھا۔ متعدد انجمن قائم کر کے صبح ومساء سماج وملّت کی فلاح و بہبودی کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ بھدرک اور پھر دہلی سے شائع ہونے والا سہ ماہی ''روزن'' ان کی مدیرانہ مشاقیت سے اردو ادب کا ایک بیش بہا اضافہ بن چکا تھا۔ موصوف نے خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف کے سجّادہ نشیں عارفِ باللہ مرد حق آگاہ پیر طریقت حضرت سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری علیہ رحمۃ الباری کے دست مبارک پر بیعت لی اور سندِ خلافت و اجازتِ رشد و ہدایت سے سرفراز ہوئے۔ لوگ آئے اور ہدایت پا گئے۔ نور کا یہ سلسلہ ہے چل پڑا۔

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

وظائف قادریہ محمدیہ مع ہدایات وتعلیمات مریدین ومعتقدین

المعروف

مفید المریدین

از بیاض

پیر طریقت منبع فیض وبرکت حضرت الحاج سیّد شاہ

جلال الدین ابدال قادری علیہ رحمتہ الباری

حسب خواہش

حضور ملّت الحاج سیّد شاہ شرف الدین نیّر قادری صاحب قبلہ

سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف

Scanned by CamScanner

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

ذکر پاکت کجا توانم کرد
من کہ آلودہ ام بہ مے خانہ

تمام حمد و ثنا اس ربّ کائنات کے لئے ہے کہ جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور ہمیں قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ اور جس نے لفظِ کن سے ساری کائنات کی تخلیق فرمائی۔ اور جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ اور درود و سلام کی ڈالیاں نچھاور ہو سبز گنبد کے مکیں کالی کملی والے آقا، چارہ سازِ دردمنداں رسول گرامی وقار ﷺ پر جس نے دنیا کو امن و سلامتی کا پیغامِ دلنواز سنایا اور درندہ صفت انسان کو رحمت و رافت کی نعمت سے مزین فرمایا اور جن کے لائے اور بتائے ہوئے دین پر چلنے والوں نے ہدایت پائی اور مومن کہلائے۔

توحید

خدا کو ایک جانو۔ کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔

تصوف

صوفی وہ ہے جو اپنے مقاصد کی ناکامی کو خدا کا مقصد جانے۔ دنیا کو چھوڑ دے یہاں تک کے خادم بنے اور آخرت سے پہلے دنیا ہی میں فائز المرام ہو جائے تو ایسے شخص پر خدا کی سلامتی نازل ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

شاکر: وہ ہے کہ موجود یعنی مل جانے پر اور مفقود یعنی نہ ملنے پر شکر بجالائے۔

حامد: وہ ہے کہ منع کو عطا اور ضرر کو مشاہدہ کرے اور دونوں صفتوں کو برابر جانے۔

حمد: یہ ہے کہ بساط تقرب پر پہنچ کر معرفت کی آنکھوں سے تمام محامد و اوصافِ جمالی وجلالی خصوصاً جب کہ حق سے خبردار ہو اور عیوب پر نظر کر کے نفس اور جو کچھ نفس سے سرزد ہو ذلیل جانے اور حق تعالیٰ نے جو کچھ کہ مخلوق کے دلوں میں ایمان اور اپنے احکام ودیعت فرمایا ہے اس پر نظر کر کے آنکھ اور جو کچھ ان سے تمہارے حق میں صادر ہو عزت کرے۔ پہلا انسانی جوہر ہے اور قسم جھوٹی کھانے سے بچو کیونکہ وہ ملک کو ویران کر دیتی ہے اور مال ودین کی برکت جاتی رہتی ہے۔

وجد: یہ ہے کہ روح ذکر کی حلاوت اور نفس لذت طرب میں مشغول ہو جائے۔ اور باطن سب سے فارغ ہو کر صرف خدا کی طرف متوجہ ہو۔ اور وجد محبت الٰہی کی شراب ہے۔ جو حق تعالیٰ اپنے بندے کو پلاتا ہے جس سے بندہ کا وجود سبک حرام ہو جاتا ہے اور اس کا دل محبت کے بازوؤں پر پرواز کر کے حضور اقدس ﷺ میں پہنچ کر دریائے محبت الٰہی میں گرتا ہے یہی وجہ ہے کہ واجد گر جاتا ہے اور پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ زندگی کا دروازہ جب تک کھلا ہے غنیمت جانو وہ جلد ہی بند ہو جائیگا نیک کاموں کی جب تک قدر ہے غنیمت ہے توبہ کا دروازہ جب تک کھلا ہے غنیمت سمجھو اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ دعا کے دروازے کو غنیمت جاننا چاہئے کہ وہ کھلا ہے۔

صالحین کی ملاقات کے دروازے ابھی بند نہیں ہوئے ہیں اور شریروں اور بد کاروں کی صحبت تجھ کو تباہ و برباد کر دیگی اور اچھوں سے بدظنی و بدگمانی میں ڈال دے گی۔ اللہ پاک جل شانہٗ کی کتابِ مجید اور رسول خدا ﷺ کی سنت کے سائے کے نیچے چل کہ تو خلاصی پائے گا۔ دنیا میں فکر کرنا عذاب وحجاب ہے اور آخرت میں فکر کرنا دل کیلئے علم وحیات ہے۔

Scanned by CamScanner

خوف کے اقسام

گنہگار کا گناہ کے سبب عابد کا بوجہ اس کی عبادت کا ثواب ملے گا بھی یا نہیں۔عاشقانِ الٰہی کا بقائے الٰہی میسر نہ ہونے کے خیال سے عارفوں کا خوف یہ حق تعالیٰ کے عظمت و ہیبت سے ہوتا ہے۔

رضا: یہ ہے کہ بلا کسی امید نفع یا ضرر یعنی نفع ونقصان کے حق تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن ہو اور رضا کیلئے خوف کا ہونا لازم ہے۔کیونکہ امید کی حالت میں خوف کا محرومی ضرور ہوتا ہے مگر وہ صفاتِ الٰہی پر نظر رکھ کر حق تعالیٰ سے حسن ظن رکھے اور پھر محض اس کی عظمت وجلالت کی وجہ سے ڈرے اور اپنی ہمتوں کو عنایت وتوجہات الٰہیہ پر چھوڑ کر دل کو بلا کسی طمع وغرض کے اس کی طرف متوجہ کرے۔

ورع: بندہ تمام کاموں میں شریعت پاک جس کی اجازت دے کرے اور باقی سب چھوڑ دے اور سخاوت تو یہ ہے اپنے مالوں سے فقیر کی غمخواری وخدمت کرے۔مقدور رہے تو کسی سائل کو خالی نہ پھیرے۔اللہ تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ کی محبت فقر وفاقہ وبلا سے ملی جلی ہوئی ہے دل کی کدورت نہیں جاسکتی جب تک کہ نفس کی کدورت نہ جائے۔اور ذکر کی ایک گھڑی تمام کھڑے رہنے سے بہتر ہے۔

عیالِ الٰہی لوگ اللہ تعالیٰ کے عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا اس کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔خدا کے دوست خلقت کے نزدیک زبان و آنکھیں بند رکھتے ہیں۔(مفہوم حدیث پاک)

زہد امید کو تازہ کرتا ہے

حکیموں عالموں کے کلاموں کی بے غیرتی نہ کرو کیونکہ ان کے کلام خدا کے الہام

Scanned by CamScanner

کے ثمرہ ہیں جب تک دنیا کے ساتھ ہے آخرت نہیں ملے گی۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ ہے مولیٰ سے نہیں ملے گا اور مومن مال سے زادِراہ بناتا ہے اور کافر تمتع حاصل کرتا ہے۔ جاہل دنیا میں خوش ہوتا ہے عالم اس میں غمناک رہتا ہے۔ جاہل تقدیر سے مناظرہ و جھگڑا کرتا ہے عالم اس کے موافق اور راضی رہتا ہے۔ حیات ابدی خدا کا ذکر کرنے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

تو اپنے عمل پر مغرور نہ ہو اس سے کم عمل کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ خدا سے ہمیشہ سوال کرتا رہ کہ وہ تیرا خاتمہ اچھا کرے۔

جس کے دل پر محبت دنیا غالب ہوتی ہے اس کی پرہیزگاری جاتی رہتی ہے۔ تمام نیکی دو باتوں میں ہے۔ اول ایک خدا کے احکام کی تعظیم، دوسرا مخلوق پر شفقت کرنے پر۔

تقویٰ دوا ہے اس کا چھوڑ دینا بیماری ہے۔ توبہ دوا ہے اور گناہ بیماری ہے۔ موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ مصیبت اور آفت آسان ہو جاتی ہے۔ جسم دنیا کے ساتھ دل آخرت کے ساتھ اور سر مولیٰ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔

آدابِ فقر اور فقیر

فا : فقیر کا اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو جانا اور اپنی ذات و صفات سے فارغ ہو جانا۔

ق : قناعت پسندی اور اس رضا پر ہمیشہ مردانہ وار قائم رہنا ہے۔

یا : یادِ الٰہی میں مستغرق رہنا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینا۔

ر : ریاضت الٰہی میں کوشاں رہنا اور رقت قلب اور اس کی صفائی اور اپنی خواہشوں سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جانا ہے۔ اور فقیر کو صفات مندرجہ ذیل سے موصوف ہونا ضروری ہے۔

Scanned by CamScanner

ہمیشہ ذکر وفکر میں رہے۔اور کسی سے نہ جھگڑے۔حق سے حق کا طالب رہے۔اور جب حق معلوم ہو جائے تو فوراً اس پر قائم ہو جائے۔راستی راست بازی اس کا شیوہ ہو۔سینہ کو وسیع اور نفس امّارہ کو نہایت ذلیل رکھے۔آواز سے ہرگز نہ ہنسے جو بات اس کو معلوم نہ ہو اس کو دریافت کرے۔غافل کو نصیحت کرے۔جاہل کو علم سکھائے اگر کسی سے کچھ ایذا پہنچے تو اس کو ایذا نہ دے۔اور فضول باتوں سے بچے،مشتبہات سے دور رہے،محرمات سے بچے۔غریب کا معین اور یتیم کا مددگار رہے۔چہرہ پرخوشی اور دل میں فکر وغم رکھے،فقر میں خوشنود اور یادِ حق میں غم آلود رہے۔اور کسی کی غیبت نہ کرے۔کسی کا راز افشاں نہ کرے،ہر ایک کو فائدہ پہنچائے اور ذی اخلاق وحلیم وصابر وشاکر رہے،کسی سے بغض نہ رکھے کسی کو برا نہ کہے اور غرباء کو اپنے مجلس میں بیٹھائے اور انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے،کسی کو کسی پر فوقیت نہ کرے، اور کسی نے برا کہا تو جواب نہ دے۔صبر کرے مگر حق کے اوپر ناحق کو دے کر خوش نہ ہووے، حق پر خاموش ہونا حق کا خون کرنا ہے،اور کم سخنی اختیار کرے،گوشہ نشینی اس کے لئے بہتر ہے۔دل کو جلا دیتی ہے ذکر الٰہی اور عشق رسول ﷺ سے دل کو سجائے رکھے۔**صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ و بارک وسلم۔**

مومن کیلئے ہر حال میں تین چیزیں ضروری ہیں

۱) خدا کا حکم بجالانا۔

۲) ممنوعات سے بچنا۔(یعنی حرام چیزوں سے)

۳) اور تقدیر الٰہی پر راضی رہنا۔

مومن کو لازم ہے کہ اس کا دل ان چیزوں کے ارادہ سے کبھی غافل نہ ہو۔اے بھائی مرید ہونا دراصل اسی ارادہ کا نام ہے جس کی جانب ایک مرید یعنی ولایت الٰہی کا ارادہ کرنے والا ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر عملی قدم اٹھاتا ہے۔

اے بھائی پہلے یہ سمجھ لیں کہ مرید کیا ہے۔مرید عربی کا لفظ ہے اسی سے ارادہ ہے۔کام

جو آدمی کرتا ہے یا ہر فکر و خیال جو انسان کے دل و دماغ میں آتا ہے اس کا تعلق ارادہ ہے۔ اگر ایسا ہے تب تو وہ مفید ہوتا ہے ورنہ خیال ہی خیال رہ جاتا ہے۔ ایسا کیوں؟ اصل میں ارادہ اور آرزو ان دونوں میں فرق ہے۔ آرزو محض پسندیدگی کا نام ہے۔ جیسے آدمی چاہتا ہے کہ ایسا ہو جائے۔ ارادہ میں چاہت کے ساتھ ساتھ اس کے لئے آدمی تدبیر کرتا ہے اور سامان مہیا کرتا ہے پھر اس میں کامیابی بھی ہوتی ہے۔ مسلۂ ولی ہو جانا یہ سب کی آرزو ہے ولی کس کو کہتے ہیں ولی کی کیا کیا قسمیں ہیں ولایت کے کتنے مقام ہیں بہت کم لوگ ہیں جو اسے جانتے، سمجھتے اور حاصل کرنے کی فکر کرتے ہیں۔

ولی :وہ ہے کہ اسرارِدنا کے تجلی سے حق کا مشاہدہ کرے اور تمام کو حقیر جان کر اس کے اشارے سے فنا ہو جائے یہی فنا عین بقاء ہے کیونکہ اشارۂ حق اسے فنا کرتا ہے اس کی تجلی بقاء کی طرف لے جاتی ہے۔ بقاء حاصل نہیں ہوتی مگر فنا سے۔ جس کے ساتھ فنا و انقطع نہ ہو اور یہ نہیں ہوتی مگر ایک لمحہ کے لئے بلکہ اس سے بھی کم اہل بقاء کی علامت یہ ہے کہ اس کے اصول بقاء نہ دیکھے اور معرفت کی آنکھ سے صرف حق تعالیٰ کو دیکھے۔ اور جو کچھ اس نے غیب کی خبریں دی ہیں دل سے ان کا یقین کرے۔ اے بھائی، ولایت کی دو قسمیں ہیں۔ اول وہ ہے جس میں عام لوگ شریک ہیں یعنی ہر وہ شخص جو مومن ہے ولی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡ یُخۡرِجُھُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النور۔

مطلب یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں ایمان ہے کسی نہ کسی درجے میں اسے اللہ کی ولایت حاصل ہے۔ عبادت گذار ہو یا اس میں کمزور ہو۔ ایمان ہے تو ولایت حاصل ہے۔ ایمان ادنیٰ درجہ کا ہے تو ولایت بھی اس کی ویسی ہی ہوگی، اور یہ ولایت عمومی ہے جس میں سب ایمان والے شامل ہیں۔ ولایت کی ایک خاص قسم کی ہے۔ مرید اس کا ارادہ کرتا ہے اور جس کے اہتمام میں لگتا ہے۔ یہ ولایت وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ یعنی اللہ تعالیٰ کے کچھ صالح بندے وہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنی ولایت میں لے لیتا

Scanned by CamScanner

ہے۔غرض یہ کہ صالحین کا ایک خاص گروہ ہے، جسے اللہ اس کے نفس کے حوالے نہیں کرتا۔اس بندے کی ایسی کیفیت ہو جاتی ہے کہ اللہ کی رضا اور قربت کے علاوہ کسی چیز میں اسے چین نہیں ملتا ۔یہی وہ ولایت ہے جس کی بات حضرت ابو علی الجور جانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اَلْوَلِیُّ هُوَالْفَانِیْ مِنْ حَالِهٖ وَ الْبَاقِیْ فِیْ مُشَاهِدَةِ الْحَقِّ لَمْ تُمَكِّنْ لَهٗ عَنْ نَفْسِهٖ اَخْبَارٌ اَوَّلَا مَعَ غَيْرِ اللّٰهِ قَرَارًا ۔اس عربی عبارت کا مطلب یہ ہے جس کے اپنے احوال نفسانی اور خصائل ضمیمہ (بری عادتیں) فنا ہو چکی ہوں، ہر حال میں اپنے حق کے مشاہدہ میں مشغول ہے اس کو اپنی نفس کی کوئی خبر نہ ہو، اپنے متعلق اس سے کچھ پوچھا جائے تو وہ کچھ بتا نہ سکے اور ہر وہ چیز جس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اس میں اس کو قرار نہ ہو۔

ہاں یہی وہ مقام ہے جو مرید کا مقصود ہے اور اس کی منزل ہے۔مرید اسی کا ارادہ کرتا ہے اور اپنے شیخ کے دستِ حق پرست پر توبہ کر کے اس منزل پر پہنچنا چاہتا ہے۔

سُلُوک :اے برادر جب یہ بات طے ہو چکی، کہ آپ مرید ہیں، یعنی اللہ تک پہنچنے کا ارادہ کر چکے ہیں اور اسی لئے آپ نے خود کو اپنے مرشد کے حوالے کر دیا ہے تو سلوک، یعنی اس راہ کی ضروری باتوں کا جاننا اور اس پر عمل کرنا بھی آپ کے لئے ضروری ہے۔

اوّل تو یہ کہ خود کو اپنے مرشد کے حوالے کر دو، اور ایسے ہو جاؤ، جیسے مردہ لاش اپنے غسل دینے والے کے ہاتھ ہوتی ہے۔تمام مشائخ کرام کا قول ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے۔خود ان کو بھی اسی سے راہ ملی ہے اور منزل تک پہنچے ہیں۔ہاں، یہ جملہ تو بہت مختصر ہے، لیکن کام بہت مشکل ہے، پوری زندگی صرف ہو جاتی ہے، ہر چیز سے منہ موڑ لینا پڑتا ہے۔قدم قدم پر خطرات و وسواس کا سامنا ہوتا ہے۔غیر اللہ کی محبت پیر پکڑتی ہے۔شیطان تاک میں لگا رہتا ہے، ذرا بھی چوک ہوئی تو سارا جمع کردہ سرمایہ لوٹ لیتا ہے۔فی الواقع یہ ہے کہ شیخ کے واسطہ سے اللہ کی گرفت اگر پوری نہ رہے تو خسارہ ہی خسارہ ہے۔اس راہ کا راہی اس راہ میں لٹتا ہے اور خوب لٹتا ہے۔اِلّا یہ کہ شیخ کا واسطہ اور نسبت کی ڈوری مضبوط رہے تو پھر کام آسان ہے اور راہی ہنستا کھیلتا نکلتا جاتا

Scanned by CamScanner

ہے نعمتِ اخروی سے سرفراز ہوتا ہے۔ اور یہ سمجھ لو کہ یہ معاملہ چند لمحوں یا چند دنوں کا نہیں ہے بلکہ پوری زندگی کا ہے۔ آخری منزل تک جو ٹھیک رہا وہی کامیاب ہے ورنہ دنیا بھی گئی اور آخرت بھی۔ اللہ اس سے محفوظ رکھے۔

توبہ

اے برادر! اس راہ میں سب سے پہلی چیز توبہ ہے۔ قرآن میں سب سے اوّل مومن کی صفت میں التــائبـون کا لفظ آیا ہے۔ یعنی ماسوا اللہ سے منہ موڑ لینا۔ اس میں تین کیفیتیں ہوتی ہیں۔ غلط کاری سے انکار، جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت، کہ اب ویسا نہ کریں گے اس کا عزم محکم۔

اے عزیز! مرشد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر جو تم نے بیعت کیا یہ عہد تمہاری توبہ تھی، لیکن یہ اسی وقت تک محدود نہیں، بلکہ پوری زندگی اسی حال میں رہنا ہے۔ اور ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا ہے کہ ہم اپنے معاہدے میں کیسے ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ ہر روز تین سو تیرہ مرتبہ استغفار پڑھا کرتے تھے، پھر مرید کو کیا ہوا ہے کہ اللہ کے سوا ہر آن اور ہر لمحہ توبہ نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ مقامِ قرب کیلئے تھی۔ مرید کی توبہ غیر سے فنائیت کیلئے ہونا چاہئے اور اس کا تعلق خالص دل سے ہو۔ دل (مٹی) سے نہیں، جیسا کہ استعانت باللہ سے متعلق ذکر ہے کہ جب تو فرائض کا پابند ہو جائے اور حق تعالیٰ کے کرم و توفیق سے عباداتِ ظاہری میں کامل ہو جائے تو باطنی ریاضت میں قدم رکھ تا کہ تیرے قلب کی سیاہی دور ہو۔

باطنی ریاضت کی پہلی منزل توبہ ہے، وہی توبہ جو مرشد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کی

Scanned by CamScanner

جاتی ہے۔مگر اس کا اعادہ بار بار اور روزانہ کیا جانا چاہیئے جیسا کہ حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا، کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم تین سو تیرہ بار استغفار پڑھا کرتے تھے اور ہمارے سلسلہ قادریہ رزّاقیہ میں سوالاکھ بار چالیس دنوں میں ورد کرنا معمول ہے۔

استغفار

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَ بِحَمۡدِہٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡب وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

خطرات ووساوس

اے برادر! اس راہ میں سب سے اوّل چیز توبہ کے بعد اپنے ظاہر اور باطن کی درستگی ہے اور اس سلسلے میں چار چیزیں ہیں:

(۱) تسقیہ (۲) تصفیہ (۳) تجلیہ (۴) تخلیہ

تسقیہ :نام ہے بری صفتوں اور ناپسندیدہ اخلاق سے مرید کا اپنے نفس کو پاک کر لینا اور یہ چیز غذا میں کمی، نیند میں کمی، بول چال میں کمی، لوگوں سے میل جول میں کمی کی عادت بنا لینے سے ہوتی ہے۔مطلب یہ کہ اپنی پہلی بری عادتوں سے اسے نکل جانا ہے، جیسے سانپ اپنی کینچلی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔

تصفیہ :نام ہے اپنے دل کو ذکر اور مراقبہ کے ذریعہ صاف اور چمکدار بنانا۔سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، اور کیا خوب فرمایا ہے ۔

سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار
زنگار خوردہ کہ بہ نماید جمالِ دوست

Scanned by CamScanner

اے سعدی حجاب نہیں ہے (مطلب یہ کہ پیارا اللہ پردے میں نہیں ہے) تو اپنا دل صاف کر لے، کیوں کہ وہ دل جس پر زنگ آ گیا ہے اس میں دوست کا جمال کیونکر ظاہر ہو سکتا ہے۔

اے برادر! تصفیہ کے سلسلے میں قلبی خطرات ہیں یعنی قلب میں پیدا ہونے والے وسوسے جو فطری امر ہے، انہیں روکا نہیں جا سکتا۔ البتہ برے حال سے اچھے حال میں بدلا جا سکتا ہے۔ خطرات جو قلب میں آتے رہتے ہیں چار طرح کے ہیں:

(۱) خطرہ شیطانی (۲) خطرہ نفسانی (۳) خطرہ ملکی (۴) خطرہ رحمانی

خطرہ شیطانی یہ ہے کہ دل میں حرام باتوں کا وسوسہ آئے ایسی باتوں کا جس کو شریعت نے منع کیا ہے، اور جب یہ خطرہ درپیش ہو تو فوراً ہی کلمہ تمجید کا ورد شروع کر دے۔ تا وقتیکہ خطرہ دفع نہ ہو جائے۔

خطرہ نفسانی یہ ہے کہ دل میں لذّت و شہوت کی چاہ پیدا ہو جائے چاہے وہ جلالی ہی کیوں نہ ہو۔ ضروری مقدار سے اگر زیادہ کی طلب ہے تو وہ سب خطرات نفسانی میں آئیں گے۔ اس خطرہ کے دفعیہ کے لئے استغفار کا ورد کرنا مجرّب ہے اور سورۂ اخلاص کا ستّر بار ورد کرنا بھی اکسیر ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

چرب و شیریں کم دہ ایں مردار را
زاں کہ تن پرورده رسوامی رود

روغن دار اور میٹھی چیزوں سے مردار نفس کو کم کر دو، کیوں کہ جو نفس کی پرورش میں لگتا ہے، اس راہ میں وہ رسوا ہی ہوتا ہے۔

خطرات ملکی یہ اس کیفیت کا نام ہے کہ وسواس اطاعتِ الٰہی، عبادت اور حسنات کے سلسلے میں ہوں۔ یہ ہیں تو اچھے لیکن مشاہدۂ حق کیلئے یہ بھی کبھی پردہ ہوتے ہیں۔ اور جب ان وساوس کا یلغار ہو تو گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھ لی جائے۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَ الْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔

Scanned by CamScanner

خطرات رحمانی یہ قلب کے وہ وسواس ہیں جو معرفت حق، محبت الٰہیٰ اور ذوق وشوق کے سلسلے میں قلب پر آتے ہیں ۔ یہ مقصود سے قریب ہے، مگر مقصود نہیں ہے۔ اصل مقصد تو ذاتِ الٰہیٰ میں فنا ہو جانا ہے۔ اور یہ مقام ذرا ابھی آگے ہے اور جب اس خطرہ میں دو چار ہو جائے تو کلمۂ طیّب کا ذکر بہت زیادہ کرے، خطرہ ٹل جائے گا۔

تجلیہ : تجلیہ کا تعلق روح سے ہے۔ اس منزل میں ہر لمحہ اور ہر لحظہ ہزار ہا تجلیٔ جلالی و جمالی سالک پر چمکتی ہے اور اسے سالک اپنی روح سے مشاہدہ کرتا ہے۔ شعر ہے

ہر لحظہ بہ شکلِ دیگراں یار برآید
ہر لمحۂ دیگر بہ گلزار بر آید

مطلب یہ ہے کہ اللہ جو محبوب ہے، ہر لحظہ نئے انداز سے آتا ہے۔ دل کی تباہی ہر گھڑی جدا گانہ انداز سے آتی ہے۔

یہ وہ مقام ہے جہاں سے سالک مستی وشوق عشق کی دنیا کی سیر کرتا ہے۔ وہاں مگر یہی وہ مقام ہے جس کی لذّتوں میں سالک پھنس کر قناعت کر لیتا ہے، پرواز رک جاتی ہے، ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، اور یہی وہ مقام ہے جہاں دستِ مرشد کی مدد کی ضرورت پیش آتی ہے جو اسے دھکےّ دے دے کر منازل طے کراتا ہے۔ کیونکہ السکوت حرام علٰی قلوب اَولیَاءِ ہ یعنی خاموش ہو کر بیٹھا رہنا اولیاء کیلئے حرام ہے۔

ہاں یہی وہ مقام ہے جہاں کشف وکرامت کا ظہور بھی شروع ہو جاتا ہے جس کی جانب مائل ہونا ہلاکت و بربادی کو دعوت دینا ہے۔ سالک کو چاہیئے کہ اپنے دل کو اس کی جانب سے الگ رکھے، دل میں اس کا خیال بھی نہ لائے اس میں دل لگانا سلوک میں کفر ہے۔ مَنۡ شَغَلَکَ عَنِ اللّٰہِ صَنَمُکَ جو چیزیں تم کو اللہ کے مشاہدہ سے پھیر کر اپنی جانب مائل کرے وہ تمہارا بت ہے۔

اے برادر! یہ سمجھ لو، کہ روح کا تعلق جسم سے ہے، ہر آن نئے انداز سے ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

کیونکہ روح اللہ کا عرش ہے اور اللہ ہر آن اپنی نئی شان میں ہوتا ہے۔ کُلَّ یَوْمٍ هُوَفِیْ شَانٍ۔ اس نے خود بتایا ہے۔ سالک کو چاہیئے قلب کی منزل سے آگے بڑھ کر تمام خطرات وسواس سے پیچھا چھڑا کر روح کے جلووں کو دیکھے۔ المختصر تزکیہ کا تعلق نفس سے ہے، تصفیہ کا تعلق قلب سے ہے، تجلیہ کا تعلق روح سے ہے۔ بغیر تزکیہ کے تصفیہ ممکن نہیں اور بغیر تصفیہ کے تجلیہ ممکن نہیں۔ نفس کی ملامت جب دور ہوگی، تب روح میں بالیدگی اور چمک آئے گی۔

تخلیہ :اے برادر! جب تم مقامِ روح تک پہنچ چکے ہو تو مجاہدہ کے ذریعہ مقامِ سِر کو خالی کرنا ہے مقامِ خفی کیلئے۔ کیونکہ سالک کی جدو جہد بس یہیں تک ہے۔ روح جب مقامِ سِر میں پہنچی، صاف اور تابناک ہو کر منتظر اور تیار خفی اور اخفا کیلئے ہوگی۔ اور پھر اب کام غیب الغیب پر رہ جاتا ہے اور اس میں کوئی انتہا نہیں۔

سلوک قادریہ کا معمول

قادریہ رزاقیہ طریقہ میں یوں بھی مروّج ہے کہ مرید بارہ ہزار مرتبہ یا چھ ہزار مرتبہ روزانہ کلمہ اس طرح پڑھے، کہ سو مرتبہ لا الـہ الا اللّٰہ پڑھ کر ایک دفعہ محمد رسول اللّٰہ کہے۔ پھر پاس انفاس میں کہے یعنی جب سانس اندر لے تو لا الٰہ اور جب باہر پھینکے تو الا اللّٰـہ کہے۔ یہ اس لئے ہے کہ سانس کو اس سے ربط ہو جائے گی اور موت کے وقت آخر میں سانس الا اللّٰہ پر نکلے گی۔

سالک کیلئے بہتر یہ ہے کہ لاالٰـہ الا اللّٰـہ کا ذکر جہری اگر کرتا ہے تو ہر روز بارہ ہزار مرتبہ کرے اور ذکر اسم ذات یعنی اللہ بارہ ہزار مرتبہ قلب پر ضرب کے ساتھ۔ کیوں کہ دن اور رات میں آدمی جو سانس لیتا ہے، اس کی تعداد بھی چوبیس ہزار ہے۔ اس طرح ہر

Scanned by CamScanner

سانس میں ذکر ہو جائے گی۔

اس قدر نہ ہو سکے تو بارہ ہزار مرتبہ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کا نصف چھ ہزار مرتبہ ۔نصف ذکر اثبات ونفی اور نصف اسم ذات۔

پاس انفاس

پاس انفاس اسے کہتے ہیں، کہ ہر نکلنے والی سانس اور لی جانے والی سانس کی نگرانی کی جائے۔اثبات ونفی میں یہ دونوں طرح سے ہے۔سانس نکالنے میں لَا اِلٰـہَ لینے میں اِلَّا اللّٰہ یا لینے میں لَا اِلٰہَ اور نکالنے میں اِلَّا اللّٰہ۔

اوّل شکل میں یہ تصور رہے کہ ساری کائنات اللہ نہیں ہے، بلکہ جو کچھ ہے اس کے اللہ نہ ہونے کا ثبوت ہے، اور لینے میں یہ تصور کیا جائے کہ بس اللہ ہی اللہ ہے۔

اور دوسرے طریقہ میں قلب اور اس کی دنیا کو غیر اللہ سے صاف کیا جائے اور نکالنے میں صرف ذاتِ الٰہ کا جلوہ دیکھا جائے۔

پاس انفاس میں سلطان الاذکار کا بھی ملاحظہ کیا جاتا ہے یعنی سانس نکالتے ہوئے بھی اللہ اور لیتے ہوئے بھی اللہ۔غرضکہ سب کچھ اللہ اور اسی کا جلوہ۔اسے پانچ سال تک پابندی سے کیا جائے کہ کوئی سانس ضائع نہ ہو۔تو سالک کی ہر رگ ودم سے جلوۂ الٰہی جھلکنے لگتا ہے۔پاس انفاس میں اللہ ہوٗ۔بھی اتارتے ہیں۔نکلتی سانس میں اللہ اور قلب میں ہوٗ۔پاسِ انفاس کیلئے باوضو بے وضو کی قید نہیں۔ظاہر ہے جب ہر سانس کو ذکر سے آباد کرتا ہے تو طبعی تقاضوں سے اس کا تال میل مشکل ہوگا۔

المختصر: محبوبِ حقیقی اللہ ہے۔ ہر محبّ اپنے محبوب میں گم ہوتا ہے۔اور حقیقی ذکر تو

Scanned by CamScanner

یہی ہے کہ بالمشاہدہ ہو۔یعنی ایسی حاضری کہ جس میں ذکر، ذاکر، مذکور کے فرق کا شعور اُٹھ جائے۔اور یہ سب کچھ جو ذکر کیا گیا، یہ سب سمت میں جانے کی تیاری ہے۔

جہر و خفی

اذکار آواز کے ساتھ کیا جائے یا خفی بغیر آواز کے۔اسے یوں سمجھئے کہ ذکر ایک تو زبان سے وہ تو محض قول وقیلہ ہے، اور ذکر قلب سے وہ وسوسہ ہے۔اثر ذکر تو اس سے آگے ہے اسی کو حاصل کرنا ہے، اس سلسلے میں جو مفید ہو کرنا چاہیئے۔

ذکر خفی اگر صرف وسوسہ ہی ہو کر رہ جاتا ہے۔تو جہر کے ساتھ کیا جائے، تاکہ آواز میں بیداری رہے۔اور اگر ذکر جہری میں ریا اور بے شعوری اور غفلت آتی ہے تو خفی کیا جائے۔تجربہ یہ ہے کہ مبتدیوں کو ذکر کے معنی کے ساتھ جہر مفید ہوتا ہے۔آگے جانے کے بعد جب فکر شامل ہو جاتی ہے تو جہر میں الجھن ہوتی ہے۔اس لئے جہر اور خفی تمام طریقوں میں حسب ضرورت ارشاد مرشد کے مطابق جاری ہے۔صرف نقشبندیہ سلسلہ اس سے مستثنٰی ہے۔ اس میں بھی خفی خصوصیت متاخرین سے ہوئی ہے۔یعنی حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے کہ انہوں نے جہر ترک کر کے ذکر قلبی پر زور دیا ہے۔

مراقبہ

مراقبہ قلب کی نگرانی کا نام ہے۔یعنی سالک اپنے قلب کی نگرانی کرے، کہ غیر اللہ کے خطرات و وسواس نہ آئیں۔ویسے تو یہ ہر وقت چاہیئے۔لیکن مشاغلِ زندگی میں ابتدا میں ایسا نہیں ہو پاتا ہے۔اس لئے اس غرض سے انہیں آداب کے ساتھ جو ذکر کے سلسلے میں

Scanned by CamScanner

ماقبل بیان ہو چکے ہیں، کسی ایک وقت میں کم از کم بعد ذکر یا قبل ذکر روز آدھا گھنٹہ کرنا چاہئے۔صورت یہ ہو کہ دوزانوں بیٹھے۔ پہلے کچھ استغفار پڑھ لیجئے۔ پھر تصور کیجئے کہ آپ کے داہنے جانب آپ کے شیخ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر تھوڑا اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو کا ذکر ضرب کے ساتھ کر لیجئے۔ پھر سر جھکا کر قلب صنوبری کو عالم تصور میں سامنے لائیے۔نگاہ جسم کے اسی حصّہ کی جانب ہو اور جوفِ قلب میں اللّٰہ لکھا ہوا دیکھنے کی کوشش کیجئے۔اس طرح کہ وسوسہ میں اللہ اللہ بھی جاری ہو۔

اس طرح جب آپ بیٹھیں گے تو سترات وسواس کا پہلے ہجوم ہوگا اور یہ چیز آہستہ آہستہ دفع ہوگی۔ یک سوئی پر زور دینا چاہئے۔غفلت اور خواب جیسی کیفیت بھی آسکتی ہے لیکن اس سے فکر مند یا اُداس نہیں ہونا چاہئے۔ پابندی کے ساتھ کرتے رہنے میں کامیابی یقیناً ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا مراقبہ میں اگر کئی چلّے گذر جائیں اور کوئی بات بنتی نظر نہ آئے تو فنائیت کا مراقبہ کیجئے۔

توجّہ

اصطلاح صوفیاء میں توجّہ کے معنی ہیں اپنے مرید یا کسی پیر بھائی کے دل پر اثر ڈالنا۔

قاعدہ یہ ہے کہ خود بھی دوزانو ہو، اور طالب کو بھی اپنے روبرو بٹھائے۔دوزانوں بیٹھنے کا فاصلہ دوگز سے زیادہ اور ایک بالشت سے کم نہ ہو۔آنکھیں بند کر کے طالب یہ خیال کرے کہ مرشد اپنے دستِ تصّور سے میرے دل کی سیاہی دور کر رہا ہے، اور مرشد یہ تصّور کرے کہ خداوند عالم کے نفس سے جو نور ہدایت میرے دل میں پیدا ہوا ہے، یہ حکم الٰہی اس سے طالب کے دلِ تاریک کو منّور کر رہا ہوں۔ دس پندرہ منٹ بعد مرید سے دریافت کرے

کہ کوئی کیفیت قلب پر معلوم ہوئی۔ اگر سُر سُراہٹ یا خفیف سی کھجلی کا محسوس ہونا بیان کرے تو علامات کامیابی ہے۔

تصوّرِ شیخ

تصوّرِ شیخ کی نسبت علمائے متکلمین کی کچھ گفتگو ہے، مگر حضرات صوفیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کل متفق ہیں۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کو بھی اس کی اباحت میں کلام نہیں۔ حضرات صوفیاء اسے روابط کہتے ہیں۔ جمالِ شیخ مظہرِ انوارِ جمالِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ حضرت مولانا روم قدّس سرہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

چوں کہ کردی ذاتِ مرشد را قبول

ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

واضح ہو کہ فنا فی اللہ کا اوّل زینہ فنا فی الشیخ ہے۔ اور از روئے تجربہ یہ امر ثابت بھی ہو چکا ہے کہ جس چیز سے نسبت نہیں ہوتی، اس کا ادراک بھی ممکن نہیں۔ اس لئے ہر چیز کے واسطے یہ امر ضروری ہے کہ، اوّل اس کی کوئی نظر معلوم ہو جائے۔ تا کہ اس کے ذریعے دوسری شئے کا معلوم کرنا آسان ہو جائے۔ جیسے کہ علمِ ریاضی میں چند مناسب اعداد کی نسبت سے ایک غیر معلوم عدد بھی دریافت کر سکتے ہیں۔ اس اصول کے موافق ادراک مشاہدۂ جمالِ پروردگار کے لئے اوّل مرشد کے جمال کا تصوّر قرار پایا ہے کہ جب تک محبت شیخ دل میں جاگزیں نہ ہوگی، اس کی تلقین اور ارشادات کا اثر نہ ہوگا۔

صلوٰۃ الاسرار

یعنی نمازِ غوثیہ

فی الحقیقت یہ مبارک نماز حضرات مشائخ قادریہ وچشتیہ کرام قُدِّسَتْ اَسْرَارُ
ھُمْ کی معمول اور قضائے حاجات وحصولِ مرادات کیلئے عمدہ طریق ہے۔

قطب الاقطاب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اور جلیل القدر علمائے کرام واکابرینِ دین اپنی تصانیف عالیہ میں ذکر کرتے ہیں کہ جو شخص بعد نمازِ مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور بعد سلام سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام عرض کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام اور اپنی حاجت ذکر کرے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی مراد پوری ہو۔

طریق ختم شریف غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

درود قادریہ ایک سو گیارہ بار، کلمہ تمجید ایک سو گیارہ بار، خُذْ بِیَدِیْ شَیْئاً لِلّٰہِ یَا حضرت سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی المَدَد ایک سو گیارہ بار، سورہ یٰسین مع بسم اللہ شریف ایک بار۔ بعض ایک ہزار گیارہ دفعہ بھی پڑھتے ہیں اور بعض ایک سو گیارہ دفعہ بھی پڑھتے ہیں لیکن ہمارے سلسلہ میں تین دفعہ پڑھتے ہیں۔ سورہ الم نشرہ مع بسم اللہ شریف کے ایک سو اکتالیس (۱۴۱) بار، یَا بَاقِیُ اَنْتَ الْبَاقِیُ ایک سو گیارہ بار یا حضرت شاہ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ مشکل کشا بالخیر ایک سو گیارہ بار یَا غَوْثُ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہ ایکسو گیارہ بار سَھِّلْ یَا اِلٰہِیْ کُلَّ صَعَبٍ بِحُرْمَۃ سیِّد اَلابرَارْ ایک سو گیارہ بار۔ اور اکثر حضرات یہ بھی پڑھتے ہیں ''امداد کن امداد کن از بندِ غم آزاد کن، در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر جیلانی ایکسو گیارہ بار مشکلات بےعدد داریم ما شیئًا لِلّٰہ غوث اعظم پیر ما ایک سو گیارہ دفعہ، درود شریف ایک سو گیارہ بار اَفْضَلُ الذِکرِ

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ایک سو گیارہ بار۔ پھر صلی اللّٰہُ علیکَ یا رسول اللّٰہ وَ سَلَّمَ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ایک بار۔

ختم شریف صغیر

جو بعد نماز عشاء بزرگانِ دین خاندانِ غوثیہ اس پر مداومت کرتے ہیں، وہ یہ ہے۔
درود شریف گیارہ بار، الحمد شریف مع بسم اللّٰہ گیارہ بار، آیۃ الکرسی گیارہ بار، قل ھو اللّٰہ گیارہ بار، قل اعوذ بربّ الفلق گیارہ بار قل اعوذ بربّ الناس گیارہ بار، ذکر نفی و اثبات ۶۵ بار، استغفار گیارہ بار درود شریف گیارہ بار۔ ختم شریف کبیر سے فارغ ہونے کے بعد صلوٰۃ و سلام بھیجیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر!

وظائف نماز پنجگانہ

یعنی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی ایک بار، قل ھو اللّٰہ اور سورہ فلق اور سورہ ناس تین تین مرتبہ، درود شریف گیارہ مرتبہ، استغفار گیارہ مرتبہ، تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا یعنی سبحان اللّٰہ ۳۳ بار، الحمد للّٰہ ۳۳ بار، اللّٰہ اکبر ۳۴ بار۔
بعد نماز صبح و مغرب سلام پھیر کر کلمہ توحید لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہُ الملک ولہ الحمد یحی ویُمیْت بیدِکَ الخیر و ھو علیٰ کلّ شئیٍ قدیرْ گیارہ بار اللھم اجرنی من النّار سات بار یا حیّ یا قیّوم برحمتکَ استغیث اَصْلِحْ لِیْ شَانِی کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیٓ اِلٰی نَفْسِیْ طُرْفَةَ عَیْنٍ نہایت حضوری و عاجزی کے ساتھ سات مرتبہ پڑھے اور سورہ یٰسین بھی ایک ایک بار دونوں وقت پڑھے

اور صبح کو اور سوتے وقت سورہ اخلاص سو سو مرتبہ پڑھے اور خاص بعد نماز فجر ستائیس (۲۷) مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور بعد ظہر تین سو مرتبہ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور بعد نماز عصر ایک ہزار مرتبہ یا جس قدر ہو سکے، کلمہ طیبّہ استغفار سو مرتبہ یا جتنا ہو سکے پڑھے۔ بعد نماز مغرب سورہ واقعہ بھی پڑھے اور اگر ہو سکے تو سورہ سجدہ اور سورہ قیامہ بھی پڑھ لے اور دو رکعت نماز حفظ الایمان کی نیت سے پڑھ لے جس کی ہر رکعت میں چھ چھ مرتبہ قل ھو اللّٰہ اور ایک ایک مرتبہ معوّذ تین پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ سَيِّدَ رُبِيْ بِالْاِيْمَانِ وَاحْفِظْ عَلَيَّ فِيْ حَيَاتِيْ وَ عِنْدَ وَفَاتِيْ وَ بَعْدَ مَمَاتِيْ

اور پھر صلوٰۃ الاوّابین پڑھے اور بعد نماز عشاء سورہ تَبَارَکَ الَّذِی اور سورہ بقرہ کے شروع کی آیتیں مُفْلِحُوْنَ تک اور آخر کی آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے اخیر تک، سورہ حشر کی آیتیں لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰن سے آخر تک پڑھے۔ اگر کسی امر کا خوف ہو تو سورہ لِاِيْلٰفِ ایک سو گیارہ بار اور پچیس پچیس مرتبہ درود شریف اوّل و آخر۔ اور اگر زیادہ صفائی چاہیئے تو بعد نماز فجر و مغرب اور پچھلی رات کو دل کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے اور استغفار کر کے دل کی زبان سے اَللّٰهُ اللّٰهُ کرے۔ اس ذات پاک کا دھیان رکھئے جس کا یہ نام ہے۔ اور روزانہ شجرۂ پیرانِ طریقت کو پڑھ کر دعاء مانگا کریں۔ اور ثواب اوراد و وظائف کا پیرانِ طریقت کی ارواح کو بخشے۔ ہر روز وظیفہ اتنا ہی پڑھے جتنی مداومت سے بڑھ سکے۔ ختم قادریہ یا چشتیہ کا پڑھنا مہمات دینی و دنیوی کیلئے انتہائی نافع ہے۔ مشکلات کے وقت اَللّٰهُ وَاللّٰهُ رَبِّي لَا اُشْرِکَ بِهٖ شَيْئاً کا ورد رکھے۔

****

سوانحی خاکہ

الحاج سید شاہ شرف الدین احمد نیر قادری امجھری

اللہ ربّ العزت جل جلالہٗ کے محبوب بندوں میں بعض ایسے بندے ہیں جن کی سیرت وصورت کردار وعمل سے اسلام کی صداقت اظہار ہوتی ہے۔ جب مخلوقِ خدا ایسی ذاتیات وشخصیات سے ملتی ہے تو انہیں اسلام کے حق ہونے کا یقین کامل ہو جاتا ہے۔ اسی مردکامل کی تاریخ پر ایک نظر:

۱۔خاندانی نام : سید شاہ شرف الدین قادری

۲۔تخلص : نیّر

۳۔تاریخ پیدائش : ۱۹۶۸ء

۴۔مقام پیدائش : امجھر شریف، ہسپورہ، ضلع اورنگ آباد (بہار)

۵۔خاندان دادیہال: سلسلہ اسلاف سید السادات سید الہند محمد قادری بغدادی ثم امجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۔داداجان : سید شاہ عبدالرزاق قادری امجھری رحمۃ اللہ سجادہ نشین (۱۲)

۷۔والد کا اسم گرامی : الحاج سید شاہ جلال الدین ابدال قادری امجھری سجادہ نشیں (۱۳) عرف دھنو بابو

۸۔آبائی وطن : بغداد شریف عراق

۹۔وطن ثانی : امجھر شریف ہسپورہ، ضلع اورنگ آباد (بہار)

۱۰۔سلسلہ نسب : آپ کا سلسلہ نسب سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہوا رسول خدا ﷺ تک پہنچتا ہے۔

۱۱۔عہد تعلیم : مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ سے مولوی، عالم وفاضل

Scanned by CamScanner

۱۲۔**تعلیم باطنی** : ابتدائی تعلیم خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف کے بزرگوں سے حاصل کی پھر مختلف اساتذہ کرام سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل کی۔علوم ظاہری کی فراغت کے بعد علوم باطنی کی تعلیم اپنے پدر بزرگوار الحاج سید شاہ جلال الدین ابدال قادری امجھر ی سے حاصل کی۔پیرو مرشد الحاج حضرت سید شاہ جلال الدین ابدال قادری اپنے وقت کے ابدال صاحب علم وتقویٰ بزرگ تھے۔جن کی شہرت سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی۔ ان کی خانقاہی کوششوں کی بدولت خصوصاً بہار، جھارکھنڈ، بنگال، اڑیسہ اور مہاراشٹر میں شریعت اسلام کا نشر واشاعت ہوا۔انہوں نے اپنے فیضان علوم ظاہری و باطنی سے ایک عالم کو سیراب کیا۔پھر اپنی آل کے لئے ان کی توجہ خاص کیوں نہیں ہوتی۔آج حضور ملت الحاج سید شاہ شرف الدین نیر قادری سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف حصول علوم باطنی کے بعد اپنی تقویٰ شعاری خدمت خلق، عبادت وریاضت اور محنت شاقہ سے ولایت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔

۱۳۔**حضور صاحبِ سجّادہ کے معمولات**: فجر کی نماز کے لئے بیدار ہوتے، بعدِ وضو سنّت اکثر گھر ہی پہ ادا کرتے۔فرض نماز باجماعت ادا فرماتے۔بعد نماز فجر سیّدالہند کے وظائف کی کتاب جو صرف اولادِ سیّد الہند کو اجازت ہے پڑھتے ہیں۔بعد نماز وظائف اس طور پر مع ترکیب سورۂ یٰسین دعائے اعتصام، حزب الادعیہ، حزب البحر، فتح البصیرت، سورۂ مزمل مع ترکیب دعائے حیدری، درودِ تاج قادریہ، درودِ مقدس، اسمائے یازدہ غوث اعظم کا وظیفہ فرماتے۔اس کے تھوڑی دیر بسترِ استراحت پہ آرام فرماتے اس کے بعد چائے نوش فرماتے۔تقریباً ساڑھے آٹھ بجے یا نو بجے آپ ضرورت مندوں غریبوں، مفلسوں، احباب واقارب اور عقیدت مند ملنے والوں کے

Scanned by CamScanner

لئے باہر تشریف رکھتے۔تقریباً ساڑھے دس بجے تک یہ وقت ہوتا ہے پھر خردونوش کے بعد دینی کتب ورسائل کا مطالعہ فرماتے یہ وقت تقریباً بارہ بجے تک کا ہے۔خانقاہ وادارہ کے جملہ امور کا جائزہ لیتے۔ بعد نماز ظہر سورۂ فتح، بعد عصر سورۂ نبا کا وظیفہ پڑھتے اس کے بعد پھر احباب واقارب وعقیدت مندوں سے ملتے بعد نماز مغرب مع ترکیب سورۂ واقعہ، سورۂ مزمل، بعد عشاء مستغاثہ غوثیہ، سورۂ ملک کا وظیفہ کرتے۔ بعد وظیفہ خردوطعام کے بعد آرام فرماتے۔ یہ گھر کے معمولات ہیں۔ باہر بھی یہی معمولات ہیں لیکن کسی اہم مجلس میں جانے ضروری ہوتو بھی اوراد ووظائف کا مقدم رکھنے کی کوشش کرتے۔

۱۴۔ **بیعت وخلافت** : خاندان قادریہ کی قدیم روایت کے مطابق بیعت وخلافت اپنے پدر بزرگوار سے حاصل کی۔ پدر بزرگوار کے وصال کے بعد ان کے جانشیں اور خلیفہ ہوئے اور فرائض سجادگی بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں خدمت خلق کی وجہ سے نگاہ خاص وعام میں مقبول ومشہور ہیں۔ اخلاق وعشق حقیقی تقویٰ و پرہیز گاری، اعمال صالحہ، انکساری اور غریب نوازی کی خوبیاں حضرت نے خاندانی وراثت سے حاصل کی ہیں۔ وہ اللہ والے ہمیشہ زندہ وجاوید رہتے ہیں جو اپنے مورث اعلیٰ اور اسلاف کے کارناموں کو زندہ رکھتے ہیں۔ اللہ انہیں دین ودنیا کی سعادتوں سے بہرہ مند فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سلسلۂ قادریہ محمدیہ سے مستفیض ہونے والوں اور دنیاداروں کو دین دار بنائے اور آلِ رسول کی نسبت سے صراط مستقیم عطا فرمائے۔آمین !

۱۵۔ **حضور صاحب سجّادہ کا پہلا حج اور بیرون ملک کا سفر**: اللہ کے گھر کے دیدار کی طلب سرورِ کائنات ﷺ کی تڑپ ہوئی۔سن ۱۹۸۹ء میں باجازت والد بزرگوار

حج کے لئے تشریف لے گئے ۔ مکہ مکرمہ میں ارکان حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ نے آقائے کائنات ﷺ کے روضۂ مبارک کے سامنے بعد نماز فجر مع ترکیب سورۂ یٰسین دعائے اعتصام، حزب الادعیہ، حزب البحر، فتح البصیرت، سورۂ مزمل مع ترکیب دعائے حیدری، درودِ تاج قادریہ، درودِ مقدس، اسمائے یازدہ غوث اعظم کا وظیفہ فرماتے ۔ بعد نماز ظہر سورۂ فتح، بعد عصر سورۂ نبا، بعد مغرب مع ترکیب سورۂ واقعہ، سورۂ مزمل، بعد عشاء مستغاثہ غوثیہ، سورۂ ملک کا وظیفہ فرماتے رہے۔ فقیر راقم الحروف تمام صاحب سجّادگان کا تاریخ مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ مندرجہ ذیل انبیاء کرام کی بارگاہ میں اوروظائف کا شرف حاصل ہونا آپ ہی کا حصّہ تھا۔ فلسطین میں حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ عزرائیل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام ۔ جریکو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں اور گیارہ ایّام تک حضور غوث اعظم کی بارگاہ میں مندرجہ بالا اوراد و وظائف کا شرف حاصل ہوا۔ امامِ حسن، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزارِ مبارک پہ اوراد کرنے کے بعد آپ نے اہلِ سنّت و جماعت کے لئے دعائیں کیں۔

۱۶۔ تخلیقی سفر کا آغاز : آپ بہترین نعت گو اور منقبت گو شاعر بھی ہیں ۔ آپ کے تخلیقی سفر کا آغاز ۱۹۸۴ سے ہوا۔

شادی : مولانا سید شاہ علیم الدین فردوسی کی بڑی دختر نیک اختر سے ۱۹۸۶ء میں ہوئی۔

اولاد : سید شاہ عبدالرزاق محمد حسین قادری، سید شاہ عبیداللہ عفان قادری

دو صاحب زادیاں سیدہ شمیمہ ارم قادری، سیدہ سامعہ غزل قادری

Scanned by CamScanner

۱۷۔صحافت سے وابستگی : سن ۱۹۹۹ء سے صحافت سے وابستگی ہوئی۔امجھر شریف سے رسالہ ''امیر الہند'' جاری کیا جو تقریباً دو تین برسوں تک نکلتا رہا۔اس رسالہ کی مدت جتنی مختصر ہے۔اتنی ہی اس کی مقبولیت زیادہ ہے۔اپنے زمانہ کے مشہور ومعروف دینی رسالوں میں رسالہ ''امیر الہند'' کا شمار ہوتا تھا۔اس رسالے نے اردو دنیا میں اپنی ایک خاص شناخت بنالی تھی۔ادارہ سید الہند'' امجھر شریف کی جانب سے اور حضرت کی نظر عنایت سے متعدد تصانیف کی اشاعت ہوئی ہے جس میں ''مناقب امیر الہند'' (مرتب مولانا اسرار احمد قادری) مثنوی ''سید الہند'' (از وقار قادری) اور ''وسیلہ برکات'' (از سید جمال الدین عابد قادری امجھری) قابل ذکر ہیں اور شائع شدہ تالیفات ہیں۔ساتھ ساتھ تازہ ترین تصنیف ''بغداد سے امجھر'' کی دوسری اشاعت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

حضرت کی زندگی کا ایک ایک لمحہ تحصیل علوم دینی،عبادت وریاضت خدمت خلق اور رشد وہدایت میں گذر رہا ہے۔آپ نے جدید علوم کی تکمیل مختلف قادری شیوخ سے کی۔اس لئے آپ میں تصوف کے رموز ونکات کو مریدوں اور سامعین کے سامنے بیان کرنے کی خدا داد صلاحیت پائی جاتی ہے۔آپ کے والد بزرگوار سید شاہ جلال الدین ابدال قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے بڑے علماء ومشائخ مختلف مجالس اور خلوت میں استفادہ حاصل کرتے تھے۔ایسی مجلسوں میں آپ موجود ہوتے تھے۔آپ نے بھی والد بزرگوار سے تصوف ومعرفت کے تمام اسرار ورموز ونکات سے آگہی حاصل کی۔بڑے بڑے محققین اور مدبرین،علماء ومشائخ نے سید الہند حضرت سید محمد قادری کی خدا شناسی،علمیت اور دینی آگہی کی تعریف میں خطبے پڑھے قادری صوفیائے

Scanned by CamScanner

کرام کے مسلک وسلسلہ میں سیدنا کی عظمت و برتری کا گن گایا۔ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات بذات خود ایک یونیورسٹی تھی۔ جس کے باکمال متعلم سید شاہ شرف الدین نیر قادری ہیں۔ جب آپ نے پدر بزرگوار کی سیادت میں راہِ سلوک کی تمام منزلیں طے کرلیں اور معرفت الٰہی کے تمام اسرار اور پوشیدہ بھیدوں سے واقفیت حاصل کرلی۔ اور نورِ ولایت سے جسمانی کثافت دور ہوگئی تو خدمت خلق اور رشد و ہدایت کی طرف مائل ہوئے آپ کے دور سجادگی میں گنبد روضۂ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خانقاہ قادریہ محمدیہ اور مدرسہ امیر محمدیہ کی مزید تعمیر نو مکمل ہوئی۔ الحمد للہ زائرین عرس سید الہند کی سہولت و قیام کے لیۓ پانچ منزلہ فلک بوس عمارت تعمیر کی گیی جو اہل محبت کو دعوت نظارہ دے رہا ہے۔ تقریب عرس سید الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقع پر لنگر عام کا خوبصورت انتظام قابل دید ہے۔ یہ انتظام پیر طریقت حضرت سید شاہ شرف الدین نیر قادری سجادہ نشیں ناظم اعلیٰ خانقاہ قادریہ محمدیہ و حضرت علامہ سید شاہ جمال الدین عابد قادری اور جناب سید فیضان قادری صاحب کی نگرانی میں حسن وخوبی سے ہوتا ہے۔ موجودہ سجادہ نشیں کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات کو ملکی سطح پر مرجعٔ خلائق بنادیا ہے۔

فیض حاصل کررہے ہیں آپ کے در سے گدا
پیکر رُشد و ہدایت آپ نیر قادری

تشنگان علوم و معرفت آپ سے آکر اکتساب فیض حاصل کرتے ہیں۔

وقاؔر کو بھی ملے صدقۂ غوث الاعظم
کرم کی ایک نظر مجھ پہ ہوا ے شرف الدین

Scanned by CamScanner

آپ کوسیدالہند حضرت سید محمد قادری، حضرت معین الحق والدین قادری اور دیگر اجداد سے کافی فیوض و برکات ملے والد بزرگوار نے فیض عطا فرمائی۔آپ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خوب خدمت لی۔سفر حج پر جب نکلے تو قدم قدم پر فیضان تقسیم کرتے رہے۔حرمین شریفین میں حاضری کے دوران تشنگان دین وتصوف اکتساب فیض کرتے رہے۔آپ نے جہاں ایک عالم کو اپنے ارشاد و ہدایت اور فیضان حق سے مالا مال فرمایا۔وہیں قرب و جوار کے لوگوں کونہیں چھوڑا۔اقرباء میں بھی کوئی تعلیم و فیضان سے محروم نہ رہا۔موجودہ سجادہ نشیں سید شاہ شرف الدین احمد نیّر قادری صاحب کے خلفاء کی فہرست بڑی طویل ہے جومندرجہ ذیل ہیں:

۱. حضرت علامہ الحاج سید شاہ جمال الدین عابد قادری صاحب، امجھر شریف
۲. حضرت مولانا الحاج سید محمد عتیق الرحمٰن قادری، الہٰ آباد
۳.حضرت حافظ سید حامد رضا مدثر قادری صاحب، امجھر شریف
۴.حضرت سید ذکی عرف جمی قادری صاحب، امجھر شریف
۵.حضرت حافظ وقاری سید شاکر علی قادری صاحب، ہزاریباغ
۶.حضرت الحاج مفتی سیّد ریحان احمد قادری صاحب، الہٰ آباد
۷.حضرت علامہ الحاج سید امجد علی قادری صاحب، ممبئی
۸.حضرت مولانا سید اقبال حسنی صاحب پیر منصور، گیا
۹.حضرت حافظ سید ابوالحسنات قادری صاحب، سہسرام
۱۰.حضرت حافظ سید ابوذر حسنات قادری شیرازی صاحب، سہسرام
۱۱.حضرت سید منظر علی صاحب قادری، بمن ڈیہہ

Scanned by CamScanner

۱۲. حضرت سید ڈاکٹر خواجہ نظام الدین امجد صاحب قادری، بہار شریف

۱۳. حضرت مولانا الحاج محمد اسرار احمد قادری صاحب، جھریا

۱۴. حضرت مولانا مفتی الحاج انوار القادری صاحب، کوڈرما

۱۵. حضرت مولانا الحاج شاہد جمال خان صاحب قادری، جہان آباد

۱۶. حضرت مولانا اشرف رضا قادری کولکاتہ

۱۷. حضرت مولانا مستقیم مصباحی صاحب کوڈرما

۱۸. حضرت مولانا مفتی الحاج برجیس القادری صاحب رانچی

۱۹. حضرت مولانا مفتی الحاج عبدالمجید صاحب مصباحی اسری

۲۰. حضرت الحاج قاری ابوالکلام صاحب قادری بارہ بنکی

۲۱. حضرت مولانا مفتی الحاج فہیم الدین صاحب مصباحی رام گڈھ

۲۲. حضرت حافظ و قاری فیض خان قادری صاحب دھنباد

ہنوز آپ کا فیض آپ کی خانقاہ قادریہ محمدیہ سے جاری و ساری ہے۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

امجھر شریف میں حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور حضرت سید شاہ شمس الدین درویش قادری رضی اللہ عنہ کے کچھ آثار و تبرکات ہیں۔ یہ کل تبرکات حضرت سید الہند محمد قادری رضی اللہ عنہ کے خاندان میں نسل در نسل تفویض ہوتے آئے ہیں۔ سالانہ عرس مقدس کے موقع پر اب ان تمام تبرکات کی زیارت موجودہ سجادہ نشیں حضرت سید شاہ شرف الدین نیر قادری کے ذریعہ کرائی جاتی ہے۔ چار بار آپ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول ﷺ کا

Scanned by CamScanner

شرف حاصل کر چکے ہیں۔آپ نے ایک عمرہ بھی کیا۔آپ اپنے وقت میں آسمان عرفان ومعرفت کے آفتاب بن کر چمکے اور ایک جہاں کو منور کررہے ہیں۔حضرت نیر قادری آل سید الہند ہیں جو وصف اجداد میں ہوتا ہے وہی وصف ان کی اولاد میں ہوتا ہے۔ذریت نہیں بدلتی ہے۔سند یہ ہے کہ سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشت امجا میں جب اقامت تھی اس وقت بھیل اور کول قبائل کے لوگوں سے ان کی ہی زبان میں گفتگو کرتے تھے۔یہ تو ایک حیرت انگیز کرامت ہی تھی۔اس ضمن میں جب لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ حضور آپ کی اصل زبان تو عربی ہے پھر آپ ان ہندوستانیوں سے ہندی میں کس طرح گفتگو کر لیتے ہیں۔آپ نے فرمایا جن لوگوں کو زیر غور **وعلم ادم الاسماء کلها** (سورۂ بقرہ پ۱) کی وراثت حاصل ہے وہ کسی سے بھی ان کی ہی زبان میں بات چیت کر سکتے ہیں۔

حضرت سید شاہ شرف الدین نیر قادری نہایت خوش طبع،خوش خلق،حق گو اور نہایت رحم دل پیر دوراں ہیں آپ کسی کو حق منہ پر کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے حضور کی ذات حرص وطمع سے بہت دور ہے۔جو شخص آپ کے در اقدس پہ دست سوال پھیلائے ہوئے پہنچتا ہے کبھی نامراد نہیں لوٹتا۔شادکام اور فرحاں واپس ہوتا ہے۔اغیار کے ساتھ اس خلوص ومحبت سے پیش آتے ہیں کہ وہ در سید الہند کا غلام ہو جاتا ہے۔کلام،شیریں،دلکش اور دلنواز ہوتا ہے۔

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

سوانحی خاکہ

سید شاہ جمال الدین عابد قادری امجھری

۱۔خاندانی نام : سید شاہ جمال الدین عابد قادری

۲۔قلمی نام : سید شاہ جمال الدین قادری

۳۔تاریخ پیدائش : ۱۲/اکتوبر ۱۹۷۶ء

۴۔مقام پیدائش : امجھر شریف

خاندان : سید شاہ جمال الدین عابد قادری کے اجداد کرام کا اصل وطن جیلان ہے۔حضرت سید محمد قادری امجھری پیران پیر دستگیر سیدنا غوث اعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولادِ پاک سے تھے۔سیدنا پاک کا شجرہ طیبہ اس طرح ہے۔

حضرت سید محمد قادری ابن حضرت سید شاہ شمس الدین درویش قادری بغدادی بن حضرت سید ابوالخیر قطب الدین کلاں عالم قادری بغدادی بن حضرت سید عبدالرحیم قادری بن حضرت سید عبدالفتاح قادری بن حضرت سید عبدالوہاب قادری بغدادی بن حضرت سید عبدالرحمٰن قادری بن حضرت سید عبداللطیف قادری بن حضرت سید عبدالحئی قادری بن حضرت سید عبدالجلیل قادری بن حضرت سید ابوالقاسم عبدالرحیم کرم اللہ قادری بغدادی بن حضرت سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق قادری بغدادی (۶۲۳ھ) بن حضرت پیران پیر دستگیر سیدنا غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی ثم البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵۶۱ھ)

والد ماجد کا اسم گرامی : حضرت سید شاہ جلال الدین ابدال قادری امجھری رضی اللہ عنہ

Scanned by CamScanner

والدہ محترمہ کااسم گرامی: سیدہ سعیدہ خاتون صاحبہ

تعلیم : ایم۔اے۔مظہرالحق عربی فارسی یونیورسیٹی، پٹنہ

فضیلت، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بنارس

مطبوعہ تصانیف : برکاتِ وسیلہ،ضروری شرعی مسائل، بغداد سے امجھر

زباندانی : عربی، فارسی، انگریزی، اردواور ہندی

شادی : ۲۰۰۲ء میں امجھر شریف میں ہوئی

شریک حیات : سیّدہ حافظہ مسلمہ ترنم خاتون

اولاد : (۱) سیدابوالفرح قادری (۲) سیدعلی قادری

تخلیقی سفر کا آغاز : پہلی نثری تخلیق ''ضروری شرعی مسائل'' ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی، رسالہ امیرالہند اور سہ ماہی ''روزن'' سے تخلیقی وابستگی ہے۔آپ کا ایک رسالہ ''برکات وسلیہ'' ادارہ ''سیدالہند'' سے شائع ہوکر عام وخاص میں مقبول ہو چکا ہے۔حضرت سیدالہند سیدمحمد القادری پرایک تحقیقی مقالہ سہ ماہی ''روزن'' اپریل تا جون ۲۰۱۰ء کے شمارے میں شائع ہوکر مقبول عام ہوا ہے۔جس کی پذیرائی حلقۂ ادب میں خوب ہوئی ہے۔دینی ادب اور خالص اردوزبان سے ان کا گہراتعلق ہے۔جس کا اثران کے مضامین میں بہت نمایاں ہے۔ان کی مقبولیت وشہرت کا سبب ان کا عمیق مطالعہ اور خوب صورت انداز بیان ہے۔

ان کے مضامین کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مضامین میں مشاہدہ، تخیل اور فکر تینوں ایک دوسرے کی متوازی ہیں۔وہ اپنی بات شگفتہ اورپُر لطف انداز میں کہنے پر قادر ہیں۔آپ ایک مقرر شعلہ بیاں بھی ہیں۔اردو کے علاوہ انگریزی، ہندی، عربی اور فارسی زبانیں بھی جانتے ہیں۔اسلامی تاریخ اور مختلف روایات کے تقابلی مطالعے کے ساتھ تفسیر وحدیث،

Scanned by CamScanner

تصوف و معرفت پر ان کی گہری نظر ہے۔

پیر طریقت حضور ملّت سید شاہ شرف الدین نیر قادری کے برادر حقیقی حضرت عابد قادری کی علمی شوکت، قلمی طاقت و توانائی، زہد اور تقویٰ مسلم الثبوت کے درجہ پہ فائز ہے۔ آپ کے علوم و فنون، خدمات، پُرمغز تقاریر کی افادیت اور کارناموں سے اردو دنیا اور فقراء کی خانقاہیں اچھی طرح واقف ہیں۔ ان کی تحریر عربی اور اردو دونوں زبانوں میں ہے آپ کی تصانیف ''برکات وسیلہ اور ضروری شرعی مسائل'' سے آپ کے افکار، تحقیقات کے گراں قدر خزانے کا پتہ چلتا ہے جو یقیناً اسلامی لٹریچر میں ایک قیمتی اضافہ ہوگا۔ آپ نے تحقیق و تدوین کا کام جاری رکھا ہے۔ خوب لکھتے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو

آپ کی تقریر خواب غفلت میں سوئی ہوئی قوم کو بیدار کر رہی ہے۔ آپ کی تحریر امت مسلمہ کو باطل کے ارادوں سے خبردار کر رہی ہے۔ چند ایام ہی سہی راقم الحروف کو بہت قریب سے آپ کے معمولات، مشمولات دیکھنے اور سننے کا موقع ملا ہے۔ بلاشبہ آپ کی زندگی شریعت، طریقت، اور سنت نبویہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔ حضرت کی ابتدائی تعلیم و تربیت روحانی اپنے پدر بزرگوار، پیر طریقت اور ابدال وقت حضرت سید شاہ جلال الدین ابدال قادری امجھری قدس سرہ سے ہوئی تھی۔ پھر دیگر قادری صالحین اور اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تکمیل سلوک کی۔

واقفِ اسرار حق اے عاملِ شرعِ مبیں
اے چراغ حق نما اے آفتاب علم دیں
آپ کے والد جو تھے وہ وقت کے ابدال تھے
آپ کے اپنے برادر ہی ہیں سجادہ نشیں

(وقار قادری)

Scanned by CamScanner

حضرت عابد قادری امجھری اپنے فیضان علوم ظاہری و باطنی سے ایک عالم کو سیراب کررہے ہیں۔خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف کے ارباب فکرودانش اوراصحاب علم و فضل اپنی مجتہدانہ صلاحیت،روحانی کمالات اور فقہی بصیرت میں اپنے ہم عصر علماء میں بہت ممتاز ہیں۔امجھر شریف علماء وصوفیاء کا مرکز ہے۔آج صوبہ بہار میں جتنے مدارس ومکاتب قائم ہیں ان سب کا بنیادی مقصد اسلامی شریعت وتہذیب کی حفاظت کرنا اور دینی تعلیم کے ذریعہ صالح معاشرہ کی تعمیر وتشکیل کرنا ہے۔موصوف مدرسہ امیر محمدیہ کے ذریعہ صالح معاشرے کی تعمیر وتشکیل کے مشکل کام کو بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔جب کہ موجودہ حکومت دینی درس گاہوں اور اقلیتی وتربیتی اداروں کے نظم ونسق کو درہم برہم کرنے اور اس کے تعلیمی تربیتی نظام کو بگاڑنے کے لئے کچھ کم حربے نہیں استعمال کررہی ہے لیکن اہلِ حق آج بھی دین رسول کے چراغ کو روشن کئے ہوئے ہیں۔ان ہی حق پرستوں میں حضرت سید شاہ جمال الدین عابد قادری کا نام نامی بھی آتا ہے۔

آپ اپنے برادر حقیقی حضور ملّت سید شاہ شرف الدین نیّر قادری کے مرید وخلیفہ ہیں۔

عاشق حسین وقار قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو القادر

منظوم شجرۂ طبقاتِ خاندانِ قادری

یا خدا فضل و کرم کر مصطفٰے کے واسطے
سیّدِ کونین شاہ انبیاء کے واسطے
امتِ خیر الوریٰ کی مشکلیں آسان کر
مرتضٰی شیر خدا مشکل کشا کے واسطے
جذبۂ شوق شہادت ہر گھڑی دل میں رہے
جاں نثاری ہو شہیدِ کربلا کے واسطے
سیّد سجّاد کا صدقہ عطا ہو یا خدا
حضرتِ باقر امام الاتقیاء کے واسطے
جعفرِ صادق کے صدقے میں مجھے صادق بنا
شاہ کاظم اور شہہ موسیٰ رضا کے واسطے
علم باطن بھی عطا کر علم ظاہر کی طرح
حضرت معروف کرخی پارسا کے واسطے
حضرت خواجہ سری کے جادۂ حق پر چلا
دے پیامِ حق جنید باصفا کے واسطے
رکھ مجھے ثابت قدم صبر و رضا کی راہ پر
علم حق دے شیخ شبلی رہنما کے واسطے

Scanned by CamScanner

علم حاصل ہو مجھے توحید کے اسرار کا
دے ولایت عبد واحد مقتدیٰ کے واسطے
بہر یوسف خدمتِ آلِ نبی کا شرف دے
بوالحسن اور بو سعیدِ اصفیاء کے واسطے
باری تعالیٰ میرے دل میں حبِّ اہل بیت دے
پیر پیراں حضرتِ غوث الوریٰ کے واسطے
یا الٰہی جستجو ہو مجھ کو رزق پاک کی
حضرت رزّاق تاج الاولیاء کے واسطے
مقتدی پہ رحم کرنا مقتدا کا کام ہے
رحم کر مولیٰ رحیم مقتدا کے واسطے
ہو جلیل وعبدِ حی کی رہنمائی راہ میں
منزل امن و اماں ہو ہر گدا کے واسطے
یا الٰہی امّت احمد پہ ہو لطف و کرم
شہ لطیف و عبدِ رحمٰن با صفا کے واسطے
در سے حاصل ہو گدا کو ہر گھڑی فیض وہاب
حضرت فتاح نوری پیشوا کے واسطے
شرک و بدعت سے بچا اور ساجد و عابد بنا
پارسائی دے رحیمِ پارسا کے واسطے
صدقہ بولخیر دے خیراتِ شمس الدین دے
شاہ محمّد قادری اہل بقا کے واسطے
کر مظفر اہل حق کو ہو مدد اسلاف کی

Scanned by CamScanner

شہ معین الدین مظفر پیشوا کے واسطے
مانگتا ہوں صدقۂ رزّاق اک سائل ہوں میں
بھیک دے دے دودھا دھاری بادشا کے واسطے
یا الٰہی پاک کر دے میرے دل کو کذب سے
مردِ حق حضرت رؤف بے ریا کے واسطے
میرے دل میں روشنی دے یا خدا ایمان کی
شہ رشید و شہ ولی نوری لقا کے واسطے
ہو عطا صدقہ رشید با صفا کا یا خدا
دے صداقت شہ اطیبِ مقتدا کے واسطے
یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو ایمان پر
حضرتِ سیّد جمی ایماں فزا کے واسطے
یا الٰہی درد دل کی دے دوا بیمار کو
کر شہیدِ عشق عیسیٰ پیشوا کے واسطے
سنّتِ نبوی پہ چلنے کی مجھے توفیق دے
سیّدِ حسنات مردِ باخدا کے واسطے
میرا دل روشن رہے حسن ازل کے نور سے
حضرتِ رزّاق نوری مہ لقا کے واسطے
دین دنیا کی عطا ہو سرخروئی یا خدا
شہ جلال الدین کامل مقتدا کے واسطے
صدقہ ہو غوث الوریٰ کا روز و شب حاصل ہمیں
اچھے شرف الدین نیّر با صفا کے واسطے

Scanned by CamScanner

یا الٰہی ہم گنہگاروں کے رہ جائے بھرم
حضرت عابد جمال الاولیاء کے واسطے
رحمتوں کا سائباں ہو ہم غلاموں پر سدا
کر دعا مقبول جملہ اصفیا کے واسطے

☆☆☆☆☆

فاتحہ سلسلہ

یہ شجرۂ مبارکہ ہر روز بعد نماز صبح یک بار پڑھ لیا کریں۔ بعد درودِ غوثیہ سات بار الحمد شریف یک بار آیۃ الکرسی ایک بار، قل ھواللہ شریف سات بار پھر درودِ غوثیہ تین بار پڑھ کر اس کا ثواب ان تمام مشائخ کرام کی ارواحِ طیّبہ کو نذر کریں جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ گر وہ زندہ ہیں تو ان کے لئے دعائے عافیت و سلامت کریں ورنہ ان کا نام بھی فاتحہ میں شامل کرلیں۔

درود غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِ عَلیٰ سَیِّدِ نَا وَ مَولیٰنَامُحَمَّدٍ
مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اسمائے گرامی سجادگان خانقاہ قادریہ محمدیہ امجھر شریف

۱. حضرت سید شاہ معین الحق والدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲. حضرت سید شاہ مظفر قادری رحمۃ اللہ علیہ

۳. حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری رحمۃ اللہ علیہ

۴. حضرت سید شاہ ابوالمعالی عرف شاہ بھیک قادری رحمۃ اللہ علیہ

۵. حضرت سید شاہ عبدالرشید قادری قدم رسول پاک رحمۃ اللہ علیہ

۶. حضرت سید شاہ غلام رشید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۷. حضرت سیّد شاہ اطیب اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

۸. حضرت سید شاہ غلام عبدالرشید عرف شاہ جمی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۹. حضرت سید شاہ عبدالجلیل عرف شاہ انخر قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰. حضرت سید شاہ جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱. حضرت سید شاہ شرف الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲. حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۳. حضرت سید شاہ الحاج جلال الدین ابدال قادری علیہ رحمۃ الباری

۱۴. حضور ملّت سید شاہ شرف الدین نیّر قادری مدظلہ العالی (موجودہ سجادہ نشیں)

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

ارشاد و ھدایات

سیدنا امیر الہند بغدادی ثم امجھری رضی اللّٰہ عنہ

☆ آگاہ رہو، خداوند تعالیٰ نے اولادِ آدم کو عبادت اور مخالفت نفس کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ طالب کو معشوق حقیقی کے عشق وطلب کے سوا کسی طرف متوجہ نہ ہونا چاہئے۔

☆ آگاہ رہو، ریاضت ومجاہدہ ہی ظہور کشف وکرامت کے باعث ہیں، لیکن راہ خدا محنت ومشقت سے خالی نہیں، اس راستے میں قدم مردانہ وار دکھنا چاہئے۔

☆ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نفسانیت اور خاطرداری کا گمان اگر دل میں بھی لایا گیا، تو فوراً ایمان جاتا رہے گا، کیونکہ نبی جو کچھ بھی کہتے یا کرتے ہیں وحی الٰہی کے مطابق ہی کہتے یا کرتے ہیں۔

☆ اگرچہ مرنے کے بعد روح عبادت کے لئے مکلّف نہیں ہے مگر اسے عبادت اور دیدار الٰہی کے سوا کسی کام سے غرض نہیں اس لئے قبروں پر مجلس سرود کا ہونا اور وہاں عورتوں کا جانا درست نہیں۔

☆ جو باتیں انبیا کے ساتھ مخصوص تھیں، وہ اولیا کے ساتھ ہمیشہ نہیں رہ سکتیں، صرف تصدیق معجزات کے لئے کرامت ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

☆ دست سوال پھیلانا ایک ذلیل کام ہے گرچہ باپ کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ نادانوں اور کم ظرفوں کے حال پر رحم نہ کرنا چاہئے ایسوں کے ساتھ مہربانی کرنی، معصیت کی دعوت دینی ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ بغیر اکتساب علوم قرآن وحدیث راہ طریقت کے اہم کاموں میں دخل دینا بدعت ہے اور ایسی خودی انسان کو چاہ ضلالت میں گرادیتی ہے۔

☆ ہر شئے اپنے مرکز کی طرف لوٹتی ہے۔ اگرچہ وہ کتنا ہی بلند کیوں نہ ہوجائے۔

☆ لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق گفتگو کرنی چاہیے۔

☆ انبیاء اولیاء اللہ اور شہداء کے اجسام کو اللہ تعالیٰ نے زمین کیلئے کھانا حرام قرار دیا ہے۔ ان کے اجسام روحی صفت اختیار کرلیتے ہیں۔

☆☆☆☆

منقبت در شان سرکار سیدنا پاک رضی اللہ عنہ

از : خاکپائے اولیاء احمّد نظام قادری، اورنگ آباد

یہ خلق ہوتی رہی فیضاب امجھر میں
کرم نبی نے کیا بے حساب امجھر میں

کرم کی بھیک عطا صبح وشام ہوتی ہے
سنواری جاتی ہے قسمت خراب امجھر میں

جہاں سے گنبد خضریٰ دکھائی دیتا ہے
میری نگاہ نے دیکھا وہ باب امجھر میں

وہ پھول جو کسی گلشن میں مل نہیں سکتا
قسم خدا کی ہے وہ دستیاب امجھر میں

ہے جڑ مدینے میں بغداد میں شاخیں لیکن
مہک رہا ہے مقدس گلاب امجھر میں

ہر امتحان میں اس کا مقام اوّل ہے
نظام جو بھی ہوا کامیاب امجھر میں

☆☆☆

Scanned by CamScanner

منقبت درشان سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ

از : **سرکار برہانِ ملّت** رحمتہ اللہ علیہ، جبل پور

خدا ہے تمہارا ولی غوث اعظم
ہوئے تم خدا کے ولی غوث اعظم

ہوئے نکہتوں سے معطر دو عالم
گل بوستان نبی غوث اعظم

تناول سے جس مرغ کو بخشی عزت
عطا کی اسے زندگی غوث اعظم

ملی تم کو قدرت کرامت کی کنجی
ولایت کی شاہنشاہی غوث اعظم

لیا دوش پراولیاء نے بہ عزت
تمہارا قدم سیدی غوث اعظم

تمہیں جس نے یاغوث کہہ کر پکارا
مراد اسکی پوری ہوئی غوث اعظم

با اخلاص دل تم کہو تو اغثنی
نہ فرمایں گے رد کبھی غوث اعظم

میسر ہو مجھ کو تمہارے کرم سے
در پاک کی حاضری غوث اعظم

میرے چشم و لب ہوتمہارا ہو روضہ
یہ ہے آرزوئے دلی غوث اعظم

دیکھا دو کبھی خواب میں اپنا جلوا
کہ کھل جائے دل کی کلی غوث اعظم

زباں ملتجی اوردل میں امیدیں
نہ رہ جائے دامن تہی غوث اعظم

تمہارا تو بندہ ہوں مجھکو سنبھالو
برا یا بھلا کیسا بھی غوث اعظم

گئی اس کی دنیا بھی اور آخرت بھی
کرے تم سے جو دشمنی غوث اعظم

غلام در قدس برہاؔن رضوی
ہے خواہان در گہ رسی غوث اعظم

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج مورخہ ۳۰ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۴ جون ۲۰۰۰ء بروز اتوار خانقاہ قادریہ محمدیہ کے تیرھویں سجادہ نشین حضرت الحاج شاہ سید جلال الدین ابدال قادری علیہ الرحمۃ الباری کے فاتحہ چہلم کی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز فجر قرآن خوانی و قل حضرت سیدنا جامع مسجد میں ہوا۔ بعدہ قل خانقاہ قادریہ محمدیہ کے میدان میں آپ کے خلف اکبر حضور ملت الحاج سید شاہ شرف الدین قادری کی دستار سجادگی مشائخ عظام، صوفیائے کرام، علماء اور اولاد سیدنا و خدام سیدنا کی موجودگی میں عمل میں لائی گئی۔ اس طرح سے آپ حضرت سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قائم کردہ خانقاہ قادریہ محمدیہ کے ۱۴ ویں سجادہ نشین ہوئے۔

شاہ ابو احمد قادری
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ محمدیہ
گیا

خاکسار شمیم الدین احمد منعمی غفرلہ
خانقاہ منعمیہ قمریہ میتن گھاٹ پٹنہ سیٹی
۴ جون ۲۰۰۰ء

محمد مصطفیٰ احمد چشتی منعمی
خانقاہ منعمیہ ابوالعلائیہ گیا ۳۰ صفر ۱۴۲۱ھ

سید شاہ محمد سیف الدین فردوسی بن سید شاہ محمد امجاد فردوسی
سجادہ نشین حضرت مخدوم شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری
خانقاہ معظم بہار شریف
۳۰ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ

سید مناظر حسن قادری

[illegible]
سعد اللہ قادری
خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف
۳۰ صفر ۱۴۲۱

ہمراہ ان تمی مرحوسی مشائخان خانقاہی سید شاہ محمد احسان فردوسی بن سید شاہ محمد ابوذر فردوسی
سجادہ نشین خانقاہ خلوت حضرت مخدوم الملک ؒ
خانقاہ خلوت بہار شریف
۳۰ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ

خانقاہ اسلام پور نالندہ
۲ جون ۲۰۰۰ء

سید شاہ طیب عالم قادری
خانقاہ گلشن قادریہ
بیرو

محمد ضیاء الحسن خانقاہ فیاضیہ منعمیہ ابوالعلائیہ
رفیع گنج اورنگ آباد بہار
۸ جون ۲۰۰۰

حضرت سید شاہ محمد شبیر احمد سہروردی بن سید شاہ فخر الدین ... اورنگ آباد
سید شاہ محمود احمد ... سہروردی ... ۸ جون ۲۰۰۰ء مطابق
۴ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ

مصباح الحق عمادی
خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب پٹنہ
۳ صفر المظفر ۱۴۲۱

سید شاہ بدر حسین
سجادہ نشین خانقاہ ...
...

سید شاہ حمید الدین
نائب متولی اور سجادہ نشین
درگاہ حضرت بی بی کمال ؒ کاکو جہان آباد
۹ جون ۲۰۰۰ء

دستخط اولاد سیدنا رضی اللہ عنہ

سید فضل اللہ قادری
سید معین الدین قادری
۹/۶/۲۰۰۰
سید پرویز قادری
شمیم فضل قادری ۹/۶/۲۰۰۰
سید شاہ ... قادری
۲۰۰۰ جون ۲
اظہر علی
سید غلام عباس

سید سیف الدین قادری
۰۴/۰۶/۲۰۰۰
سید جمال الدین عبداللہ قادری
۸ جون بروز اتوار ۲۰۰۰
سید محمد عالم قادری
۹/۶/۲۰۰۰
سید محمد عالم ...

سید محمد حبیب اللہ قادری
۲۰۰۰-۶-۲
سید شرف عالم ...
حاصد دری ...
سید شاہ ابوبکر محمد شبلی قادری ...
۲۰۰۰-۷-۴
...

منقبت درشان سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ

جو غلام حضرت غوث الوریٰ ہو جائے گا
دوستوں اس پہ فدا سارا جہاں ہو جائے گا

ذکر حق کرتے رہو اور بندگی کرتے رہو
جو خدا کا ہو گیا اس کا خدا ہوجائے گا

مدحت غوث الوریٰ کی برکتیں تو دیکھئے
سحر ہو آسیب ہو سب کو شفاء ہوجائے گا

قدمی ھٰذا رقبتی کا فیض فیض عام ہے
غوث کے رتبے کے آگے سب فدا ہو جائے گا

غوث اعظم کی عنایت خاص ہے اسرار پر
جو ہے منگتا غوث کا دامن بھرا ہوجائے گا

(از: الحاج مولانا محمد اسرار احمد قادری برہانی، جھریا)

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ترکیب نیاز توشہ شریف سرکارِ غوث پاک رضی اللہ عنہ

از: خانقاہِ قادریہ محمدیہ، امجھر شریف

سورۂ فاتحہ	....	ا؍ بار
درودِ قادریہ	....	۱۱۱؍ بار
سورۂ فاتحہ	....	۱۱۱؍ بار
سورۂ اخلاص شریف	....	۱۱۱؍ بار
سورۂ الم نشرح	....	۱۰۱۱؍ بار
سورۂ یٰسین شریف	....	ا؍ بار
کلمۂ تمجید (تیسرا کلمہ)	....	۱۱۱؍ بار
یا شیخ عبدالقادر جیلانی عطانی شیأللہ	....	۱۱۱؍ بار
شجرۂ سلسلہ	....	ا؍ بار

بزرگوں نے فرمایا یہ نیاز دینی ودنیوی کامیابی، سرخروئی، سربلندی وقربِ مولیٰ حاصل کرنے کا عظیم ذریعہ ہے۔ بہتر وافضل ہے کہ اس نیاز میں ساداتِ کرام میں سے ایک یا چند افراد موجود ہوں تو بڑی کامیابی کی بات ہے۔

مقدار سامان برائے توشہ شریف

سوجی ایک سو پچیس گرام ؍ شکر ایک سو پچیس گرام ؍ گھی ایک سو پچیس گرام ؍ بادام ۱۲ گرام ؍ کشمش ۱۲ گرام ؍ پستا ۱۲ گرام ؍ لونگ ۸ گرام ؍ دارچینی ۸ گرام ؍ چھوٹی الائچی ۸ گرام ۔۔۔۔ ان تمام اشیاء کا حلوہ بنا کر حسب ترتیب سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی توشے شریف، کی نیاز پیش کریں۔

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ماخذ کتب

۱۔ قرآن پاک

۲۔ احادیث رسول ﷺ

۳۔ مناقبِ محمدی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(علی شیر شیرازی رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ تاریخ جوادیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قاضی سیّد جواد قادری

۵۔ بحر ذخار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سیّد وجیہ الدین

۶۔ مخزن الانساب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا کریم الدین

۷۔ تصوف اسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیّد ابوالخیر قادری

۸۔ معمولاتِ رشیدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیّد ابوالخیر قادری

۹۔ سیّد الہند اور آپ کا اسلامی مشن۔۔۔۔۔سیّد فضل الحق قادری

۱۰۔ کنز الانساب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیّد شاہ عطا حسین گیاوی

۱۱۔ ملفوظاتِ قلمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیّد شاہ منظر علی، امجھری

حضرت دیوان سیّد شاہ مصطفیٰ قادری شیر پوری

آپ حضرت سیّد شاہ مظفر قادری قدس سرہٗ کے صاحبزادہ اور سیّد شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہٗ صاحب سجادہ نشیں آستانہ امجھر شریف کے منجھلے بھائی تھے۔آپ جید عالم، ماہر علوم وفنون تھے۔آپ کی ولادت سنہ ۹۱۰ھ میں ہوئی تھی۔ بیعت وتعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور سلوک کی تعلیم اپنے عمِ محترم سیّد حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ سے تمام کی۔آپ کے عمِ محترم کی شادی سیّد سالم بن سیّد ابراہیم نظام پوری کی صاحبزادی سے ہوئی تھی اس لئے وہ اپنی سسرال کے موضع نظام پور میں رہتے تھے۔سیّد حبیب اللہ کی کوئی اولاد ذکور نہ تھی صرف ایک لڑکی تھی جن کی شادی حضرت دیوان صاحب موصوف سے ہوئی تھی۔بعد میں دیوان صاحب بغرض رشد وہدایت شیر پور، پرگنہ منیر میں جا کر مقیم ہوگئے۔جب آپ مسند ہدایت پر متمکن ہوئے تو آپ کے تقدس اور آپ کی بزرگی نے خلق کو آپ کا گرویدہ بنا دیا۔اور جوق در جوق لوگ آ کر حلقۂ ارادت میں داخل ہونے لگے۔کچھ حاسدانہ مزاج رکھنے والے لوگوں سے آپ کا یہ فروغ دیکھا نہ گیا۔کچھ لوگوں نے آپ کو ذلیل کرنا چاہا اور دعوت کے بہانے سے حضرت غوث پاک کی فاتحہ کی شرکت کے لئے ایک مجلس منعقد کی اس میں آپ تشریف لے گئے معاندین آپ سے مشکل سوالات کرتے رہے۔جب ان لوگوں کی کوئی ترکیب نہ چلی تو اولیاء اللہ کی کرامت کا ذکر کرتے ہوئے بول اٹھے کہ کرشن جیسی کرامت تو شاید کسی ولی میں نہ ہوگی کہ بیک وقت ہزاروں گوپیوں کے پاس جاتے تھے۔چنانچہ کسی نے کہا کہ ایک گوپی آپ مجھے دے دیں۔اس کے جواب میں پھر اس نے کہا کہ جس گوپی کے پاس مجھے نہ پاؤ اسے لے لو۔اس نے کسی گوپی کو کرشن سے علیحدہ نہ پایا۔ حضرت دیوان صاحب نے فرمایا اولیاء اللہ سے جو بات ظاہر ہوتی ہے انہیں کرامات کہتے ہیں اور جو بات غیر مسلمان سے ظاہر ہوتی ہے انہیں استدراج سے تعبیر کرتے ہیں اور انبیاء علیہ السلام سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ معجزہ ہے۔کم علمی کے باعث اپنے بزرگوں کی کرامات جو سینکڑوں کے شمار

Scanned by CamScanner

میں شہرت پائی ہوئی ہیں ان سے لوگ بے خبر ہیں۔ جب مخالفین اس عنوان پر بھی لا جواب ہوئے تو یہ سوال کیا۔۔۔آپ حضرت غوث پاک کی اولاد ہیں لہٰذا آپ ہی کوئی کرامت ظاہر فرمائیں تا کہ ہمارے قلوب مطمئن ہو جائیں۔ حضرت نے ان لوگوں کی غرض کو معلوم کر لیا تو آپ نے کرامت کا اظہار یوں فرمایا کہ ان سبھوں نے اپنی ہی شبیہہ دیکھی جو دست بدستہ حضرت کے سامنے کھڑے تھے یہ دیکھ کر سب کے سب پریشان نظر آنے لگے۔ پھر حضرت کے چہرۂ مبارک پر ایسا جلال ظاہر ہوا کہ تمام لوگ لرزہ براندام ہوگئے اور آپ کے تقدس کے قائل ہو گئے اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر معافی کے طالب ہوئے۔ آپ نے اپنے حلم کریمانہ سے سبھوں کو معاف فرما دیا۔ (تاریخ جوادیہ)

غرض خانقاہ شیر پور آپ کی ذات با برکات سے رونق افروز رہی۔ آپ کے تین صاحبزادے ہوئے۔ (۱) سیّد اعظم (۲) سیّد مرتضیٰ (۳) سیّد مجتبیٰ علیہم الرحمتہ

یہ تینوں بھائی اپنے والد کے مرید و مجاز تھے۔ آپ کے بعد سیّد اعظم سجّادہ شیر پور ہوئے۔ آپ ابتدائے طفولیت سے ہی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ آپ کو خضر علیہ السلام کی رفاقت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ہر روز صبح کی نماز خضر علیہ السلام کی اقتدا میں ادا کیا کرتے تھے۔ سیّد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے بعد ان کے خلف اکبر سیّد اچھے قادری سجّادہ شیر پور ہوئے۔ اور سیّد اچھے کے بعد سیّد احمد ہوئے۔ اس خاندان نے سیّد برکت اللہ قادری شیر پوری بن سیّد محمد میر بن سیّد محمد شاہ بن سیّد مجتبیٰ بن سیّد مصطفیٰ قادری بھی ایک کامل بزرگ ہوئے۔ آپ کے مرید و خلیفہ حضرت مولانا شمس الدین ابولفرح قادری بن شاہ عبدالحی بن تاج العارفین حضرت پیر مجیب قدس سرہٗ پھلواری شریف تھے۔

☆☆☆

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسب نامہ

حضور سیّد الہند حضرت سیّدنا محمد قادری البغدادی ثم المجہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(1) سیّد معین الحق والدین قادری
زوج / بنت سیّد شمس الدین قادری

(2) سیّد جلال الحق والدین قادری

(3) سیّد نظام الحق والدین قادری
زوج / بنت سیّد علی قادری، سلیم پور

بنت
زوجہ سیّد محمد عیسیٰ قادری

بنت
زوجہ سیّد شاہ دولت قادری

بنت
زوجہ سیّد فیروز قادری

---

(1) سیّد مظفر قادری
زوج / بنت سیّد جلال الحق والدین قادری

(H) سیّد حبیب قادری
زوج سیّد سالم قادری شیرپوری
بنت
زوجہ سیّد دیوان مصطفےٰ قادری

سیّد شمس الدین قادری
زوج / بنت سیّد جلال الحق والدین قادری

---

(1) سیّد عبدالرزاق قادری
زوج / بنت سیّد آدم ابدال قادری

(H) سیّد دیوان مصطفےٰ قادری
زوج / بنت سیّد حبیب قادری

(M) سیّد محی الدین قادری

Scanned by CamScanner

سیّد عبدالرزاق قادری بن سیّد مظفر قادری بن سیّد معین الحق قادری

- (1) سیّد ابوالمعالی شاہ بھیک قادری
  - سیّد احمد اللہ
- بنت زوجہ سیّد ابومحمّد بن سیّد فیروز قادری
- بنت زوج سیّد قطب الدین قادری بن قتال قادری

(M) سیّد محی الدین قادری بن سیّد مظفر قادری بن سیّد معین الحق قادری

- (M1) سیّد نجم الدین قادری
- (M2) سیّد جوہی قادری
- (M3) سیّد عابد قادری
- (M4) بنت زوجہ سیّد ابوالمعالی
- (M5) بنت زوجہ سیّد اعظم قادری

(H) سیّد دیوان مصطفٰے قادری بن سیّد مظفر قادری بن سیّد معین الحق قادری

- (H1) سیّد اعظم قادری
  - سیّد غوث قادری
    - سیّد احمد اللہ
    - سیّد حسن مثنیٰ
    - سیّد لطف اللہ
    - سیّد عبدالقادر
  - سیّد اچھے قادری
  - سیّد کریم قادری
  - سیّد چاند قادری
- (H2) سیّد مرتضٰی قادری فوت شد
- (H3) سیّد مجتبٰی قادری
  - سیّد محمد شاہ
  - سیّد محمد ماہ
  - سیّد محمد صالح
  - بنت

سیّد احمد اللہ

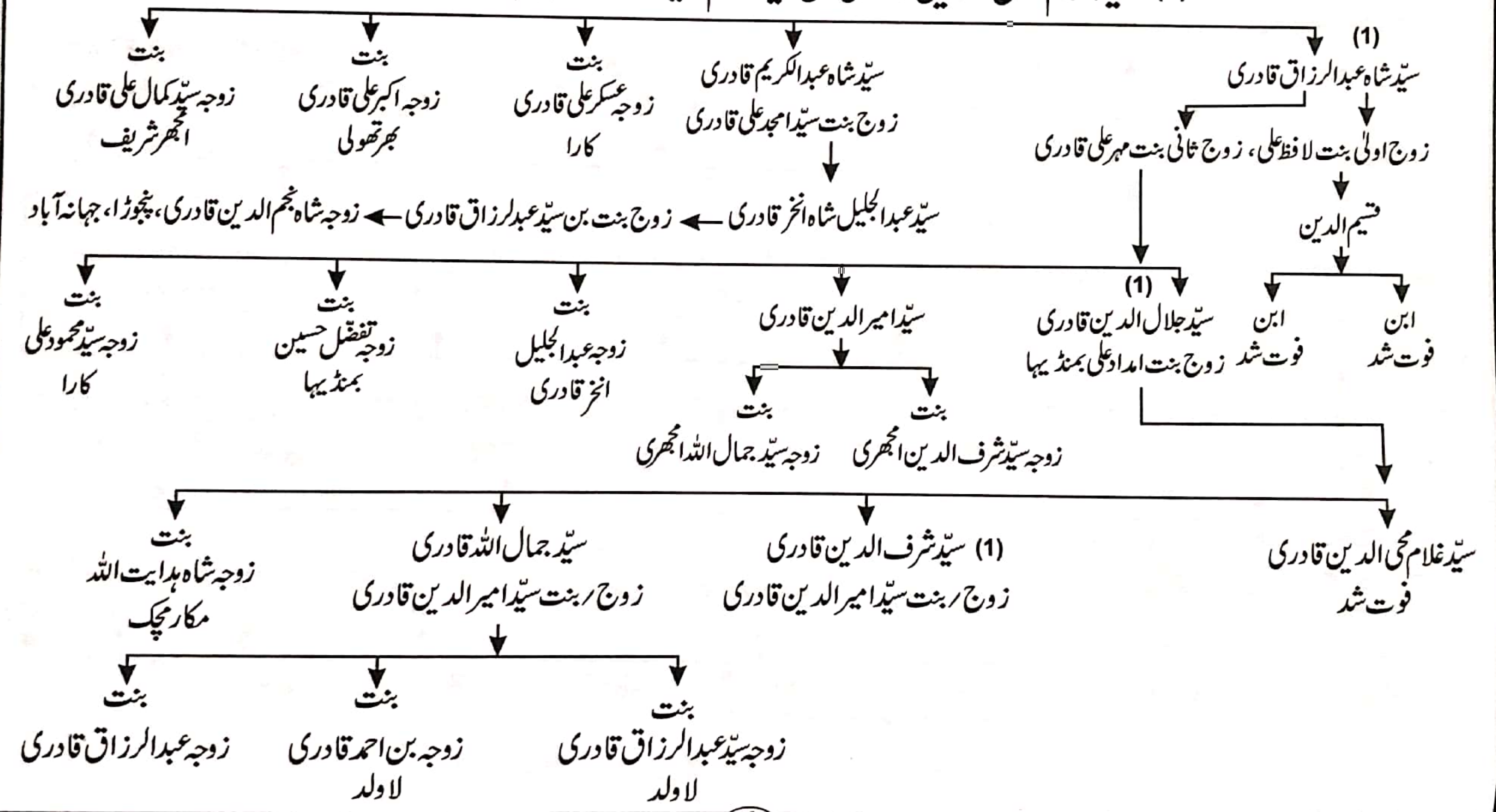
- (1) سیّد عبدالرؤف شاہ بھوج قادری زوج ربنت سیّد سلیم آدم پوری
- بنت زوجہ سیّد امان اللہ قادری
- بنت زوجہ سیّد محمّد غوث قادری بن سیّد اعظم قادری
- بنت زوجہ سیّد خدا بخش قادری بن سیّد عبدالعزیز قادری

Scanned by CamScanner

- (1) سیّد عبدالرؤف شاہ بھوج قادری — زوج / بنت سیّد سلیم آدم پوری
  - (1) سیّد عبدالرشید قادری معروف بہ قدم رسول پاک
    - (1) سیّد محمد ولی قادری بن عبدالرشید قادری — زوج / بنت سیّد قیام الدین نیاواں
      - (1) سیّد غلام رشید قادری — زوج / بنت سیّد محمد ذکی قادری
        - سیّد محمد واسع قادری
          - بنت — زوجہ کبیر علی
          - بنت — زوجہ عبداللطیف (لاولد)
          - بنت
        - سیّد اطیب اللہ قادری
          - غلام عبدالرشید شاہ جمی — بنت
          - سیّد امیر اللہ — لاولد فوت شد
          - بنت — زوجہ احمد حسین نیاواں
          - بنت — زوجہ سیّد وارث علی
        - سیّد باسط الدین احمد حسین قادری
          - بنت — زوجہ غلام عبدالرشید شاہ جمی
        - (1) سیّد غلام معین الدین قادری — زوج بنت سیّد قدرت اللہ قادری
      - سیّد منظر علی قادری
      - بنت — زوجہ غلام غوث بن اسلم قادری
    - (AQ) سیّد محمد اسلم قادری
    - سیّد محمد ذکی قادری — زوج بنت سیّد مرتضیٰ قادری
      - سیّد فیض علی قادری — لاولد
      - بنت — زوجہ سیّد غلام رشید قادری
    - سیّد شیر علی شہید — از قبل شادی چریلہ میں شہید ہوئے
  - بنت زوجہ سیّد جمال الدین قادری منوری
- بنت — زوجہ سیّد امان اللہ قادری
- بنت — زوجہ سیّد محمد غوث قادری بن سیّد اعظم قادری
- بنت — زوجہ سیّد خدا بخش قادری بن سیّد عبدالعزیز قادری

Scanned by CamScanner

(1) سیّد غلام معین الدین قادری بن سیّد غلام رشید قادری بن سیّد ولی قادری



Scanned by CamScanner

(1) سیّد شرف الدین قادری بن سیّد جلال الدین قادری

زوج / بنت سیّد امیر الدین قادری

- [1 (i)] سیّد عبدالرزاق قادری — زوج / بنت سیّد جمال اللہ قادری
- [1 (ii)] سیّد بدیع الدین قادری — زوج / بنت سیّد یحیٰ قادری
- [1 (iii)] سیّد عبدالکریم قادری — زوج / بنت سیّد کبیر الدین قادری
- [1 (iv)] سیّد عبدالرحیم قادری — زوج / بنت سیّد عبداللہ
- [1 (v)] سیّد جنید قادری — زوج / بنت سیّد صابر عثمانی
- [1 (vi)] بنت — زوجہ سیّد ابوالخیر قادری کارا
- [1 (vii)] بنت — زوجہ سیّد محیب اللہ قادری
- بنت — فوت شد
- ابوالمعالی — فوت شد

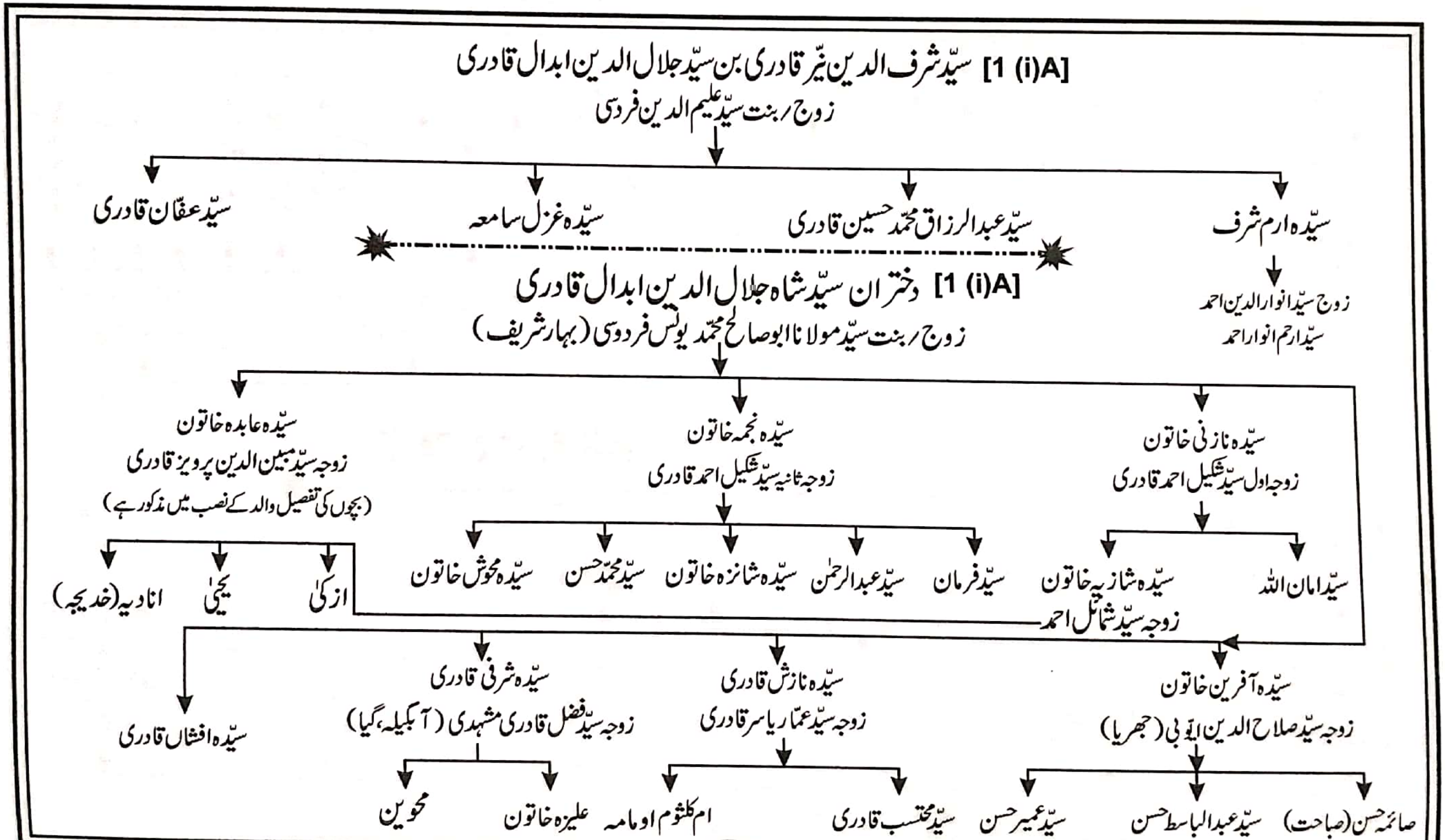
اولاد سیّد عبدالرزاق قادری

- [1 (i) A] سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری — زوج / بنت سیّد مولانا ابوصالح محمّد یونس فردوسی (بہار شریف)
- [1 (i) B] سیّد شہاب الدین قادری — زوج / بنت سیّد غلام مرتضیٰ قادری، اجھری
- [1 (i) C] سیّدہ شمیمہ خاتون — زوجہ سیّد علیم الدین فردوسی (بہار شریف)
- [1 (i) D] سیّدہ خاتون جنّت — زوج / بنت سیّد حبیب اللہ قادری

[1 (i) A] اولاد سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری

- سیّد شرف الدین نیّر قادری — زوج / بنت سیّد علیم الدین فردسی
- سیّد جمال الدین عابد قادری — زوج / بنت سیّد نعمت اللہ قادری
  - سیّد ابوالفرح قادری
  - سیّد عبدالرشید علی قادری
- سیّد فیضان قادری زوج / بنت سیّد محی الدین قادری (پھلواری)
  - سیّد اطیب اللہ قادری
  - سیّدہ آسماء خاتون
- سیّدہ نازنی خاتون — زوجہ اول سیّد شکیل احمد قادری
- سیّدہ نجمہ خاتون — زوجہ ثانیہ سیّد شکیل احمد قادری
- سیّدہ عابدہ خاتون — زوجہ سیّد مبین الدین پرویز قادری
  - سیّدہ آفرین خاتون — زوجہ سیّد صلاح الدین ایّوبی (جھریا)
  - سیّدہ نازش قادری — زوجہ سیّد عمّار یاسر قادری
  - سیّدہ شرفی قادری — زوجہ سیّد فضل قادری مشہدی (آبکیلہ، گیا)
  - سیّدہ افشاں قادری — زوجہ سیّد ریحان قادری

Scanned by CamScanner


[1 (i)A] سیّد شرف الدین نیّر قادری بن سیّد جلال الدین ابدال قادری
زوج ربنت سیّد علیم الدین فردسی
سیّدہ ارم شرف
زوج سیّد انوار الدین احمد
سیّد ارحم انوار احمد
سیّد عبد الرزاق محمد حسین قادری
سیّدہ غزل سامعہ
سیّد عفّان قادری
[1 (i)A] دختران سیّد شاہ جلال الدین ابدال قادری
زوج ربنت سیّد مولانا ابو صالح محمّد یونس فردوسی (بہار شریف)
سیّدہ نازنی خاتون
زوجہ اول سیّد شکیل احمد قادری
سیّد امان اللہ
سیّدہ شازیہ خاتون
زوجہ سیّد شمائل احمد
سیّدہ نجمہ خاتون
زوجہ ثانیہ سیّد شکیل احمد قادری
سیّد فرمان
سیّد عبد الرحمٰن
سیّدہ شانزہ خاتون
سیّد محمّد حسن
سیّدہ محوش خاتون
سیّدہ عابدہ خاتون
زوجہ سیّد مبین الدین پرویز قادری
(بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)
ازکیٰ
یحییٰ
انادیہ (خدیجہ)
سیّدہ آفرین خاتون
زوجہ سیّد صلاح الدین ایوبی (جھریا)
صائمہ حسن (صباحت)
سیّد عبد الباسط حسن
سیّد عمیر حسن
سیّدہ نازش قادری
زوجہ سیّد عمّار یاسر قادری
سیّد مجتسب قادری
ام کلثوم او مامہ
سیّدہ شرفی قادری
زوجہ سیّد فضل قادری مشہدی (آ نکیلہ، گیا)
علیزہ خاتون
محوین
سیّدہ افشاں قادری

[1 (i) B] سیّد شہاب الدین قادری زوج ربنت سیّد غلام مرتضیٰ قادری، امجھری

- [1 (i) B] سیّد شمیم قمر قادری / سیّدہ عصمت خاتون
  - سیّد مرتضیٰ
  - سیّد مجتبیٰ
- سیّدہ ریشمہ خاتون زوجہ سیّد اشرف قادری
  - سیّدہ افرہء
    - عبداللہ
    - حفصہ
    - عمومیہ
  - سیّد سیفی،
  - سیّدہ اقراء
  - سیّد فہام
- سیّدہ فرحاں خاتون / سیّد صدر الدین کاکوی
  - سیّد محمد قادری
  - سیّدہ سدرہٰ
  - سیّدہ ثیزہ
  - سیّد مصطفیٰ قادری
- سیّدہ ترنم خاتون زوجہ سیّد اصفر قادری (بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)
- سیّدہ مہ لقہ روزی خاتون زوجہ سیّد سیف اللہ قادری (بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)
- سیّدہ عرشی خاتون زوجہ سیّد نجمی قادری
  - سیّد رامش قادری

[1 (ii)] سیّد بدیع الدین قادری زوج ربنت سیّد یحیٰ قادری بن سیّد شرف الدین قادری

- [1 (ii)] سیّد غلام معین الدین قادری زوج ربنت سیّد محمد یوسف
  - سیّد معیز قادری زوج ربنت سیّد علیم الدین
    - سیّد عمر
    - سیّدہ تابندہ
    - مہر خاتون
  - سیّد مبین الدین پرویز قادری زوج ربنت سیّد جلال الدین ابدال قادری
    - سیّد تبریز قادری
    - سیّد صادق قادری
    - سیّدہ فضہ خاتون
    - سیّدہ شیفتہ
  - سیّد ذکی قادری زوج ربنت سیّد محی الدین
    - سیّد جمشید تمثیل
    - سیّدہ رخشندہ
    - یسرا
    - ابوہریرہ
  - سیّدہ سائرہ خاتون زوجہ سیّد امان اللہ بورا
    - سیّدہ ثمر
    - سیّدہ انشاء
  - سیّد ضیاء الدین قادری
    - مصباح
    - اسباح
  - سیّد غلام جیلانی قادری
  - سیّد شمسی قادری
  - سیّد شاہی قادری
  - سیّد نوشی قادری
  - سیّد کاشف قادری
- سیّد مظفر قادری زوج ربنت
- سیّدہ رشیدہ خاتون زوجہ سیّد مظاہر حسن
- سیّدہ ذکیہ خاتون زوجہ سیّد شہاب الدین (شیرگھاٹی)
- سیّدہ صوفیہ خاتون زوجہ سیّد ابوالخیر (جموئی)

Scanned by CamScanner

[A (i) 1] دختران سیّد شاہ عبدالرزاق قادری بن سیّد شرف الدین قادری

- سیّدہ شمیمہ خاتون
  - سیّد سعید الدین غازی فردوسی
    زوج / بنت سیّد تاج الدین (پیر بگہا)
    - سیّد اسعد اللہ فردوسی
    - سیّدہ حنا خاتون
      زوجہ سیّد دانش اصدق (پیر بگہا)
    - سیّدہ فوزیہ خاتون
    - سیّدہ سعدیہ خاتون
    - سیّدہ رونق خاتون
    - سیّد الفیہ خاتون
  - سیّدہ غزالہ خاتون
    زوجہ سیّد شرف الدین نیّر قادری
    (بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)
  - سیّدہ عشو خاتون
    زوجہ سیّد نیاز اصدق، پیر بگہا
    - سیّدہ شادمہ خاتون
    - سیّد عرفات اصدق
    - سیّدہ شاداں
    - سیّد طلحہ اصدق
  - سیّدہ گڑیا خاتون
    زوجہ سیّد منور عالم (بوکارو)
    - سیّد مظفر اجمیری
    - سیّدہ صنوبر
    - سیّد عارفی
    - سیّدہ شبنم
  - سیّدہ مانو خاتون
    زوجہ حافظ سیّد شاکر اصدق (بڑوسر)
    - سیّد شاداب
    - سیّدہ رانی
    - سیّدہ رومی
    - سیّد شارق
    - سیّد ذیشان
- سیّدہ خاتون جنّت
  (بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)

[1 (ii)] سیّد مظفر قادری بن سیّد بدیع الدین قادری
زوج ربنت سیّد فہیم الدین

- سیّدہ درخشاں خاتون — زوج ربنت سیّد اختر
  - سیّدہ رخشی (مقیم پاکستان)
  - سیّدہ انم
- سیّد ظفر قادری — زوج ربنت سیّد اطہر امام
  - سیّدہ مریم خاتون
- سیّد قمر عالم قادری (ببلو) — زوج ربنت سیّد امان اللہ (پھلواری شریف)
  - سیّد عمر احمد قادری
  - سیّد عظیم احمد قادری
- سیّد اصفر قادری — زوج ربنت سیّد شہاب الدین قادری
  - سیّد علی احمد قادری
  - انشرح
- سیّدہ صدف — زوجہ سیّد فیروز احمد پٹنہ
  - سیّد عبداللہ
  - سیّدہ آمنہ خاتون

[1 (ii)] دختران سیّد بدیع الدین قادری

- سیّدہ رشیدہ خاتون — زوجہ سیّد مظاہر حسن
  - سیّد شاہنواز رضوی
    - سیّدہ سارہ
    - سیّدہ افنان
    - سیّدہ اومامہ
  - سیّدہ شبنم خاتون — زوجہ سیّد حشمت اللہ بیلا
    - سیّد ولید
    - سیّدہ وریشہ
    - سیّدہ ترنم
  - سیّدہ چندہ خاتون — زوجہ سیّد مسعود الحق (پرسیہ)
    - سیّدہ نشرہ
    - سیّدہ عائشہ
    - سیّدہ نمبرہ
    - سیّد معاض کریم
- سیّدہ ذکیہ خاتون — زوجہ سیّد شہاب الدین (شیرگھاٹی)
  - سیّد ثروت
    - سیّد عرید
    - سیّد شطبا
  - سیّد نصرت
    - سیّدہ عائشہ
    - سیّد ارحم
  - سیّدہ شازیہ
    - سیّدہ مہرن
    - سیّد عشرہ
    - سیّدہ زینب
  - سیّد صائقہ
    - سیّد اطبا
- سیّدہ صوفیہ خاتون — زوجہ سیّد ابوالخیر (جموئی)
  - سیّد ندیم
  - سیّدہ دیبا

دخترسیّد عبداللہ قادری
زوجہ اوّل

[1 (iv)] سیّد عبدالرحیم قادری بن سیّد شرف الدین قادری

بنت سیّد یعقوب کٹنبہ
زوجہ ثانی

زوجہ اوّل سے:

- [1 (iv)] سیّد فضل الحق قادری
- عطیہ الرسول — زوجہ سیّد غلام مصطفیٰ منعمی

سیّد فضل الحق قادری:

- سیّد نسیم فضل قادری — زوج ر بنت سیّد حبیب اللہ
- سیّد شمیم فضل قادری — زوج ر بنت سیّد غلام مصطفیٰ منعمی

سیّد شمیم فضل قادری:

سیّدہ فاطمہ قادری — سیدہ فائقہ قادری — سیّد محمد قادری — سیّدہ شارقہ قادری — سیّدہ عربیہ قادری

سیّد نسیم فضل قادری:

سیّد راغب نسیم قادری — سیّد راشد نسیم قادری — سیّدہ ناہد — سیّد رافع قادری — سیّدہ فرزین — سیّدہ فرحین

زوجہ ثانی سے:

- [1 (iv)] سیّد اصغر امام قادری
- سیّدہ رضیہ خاتون (بچوں کی تفصیل والد کے نسب میں مذکور ہے)

سیّد اصغر امام قادری:

سیّدہ شگفتہ ناز — سیّد احمد قادری — سیّد محمد قادری — سیّد محمود قادری — سیّدہ شہناز — سیّدہ شیریں

[1 (iv)] سیّدہ عطیۃ الرسول بنت سیّد عبدالرحیم قادری بن سیّد شرف الدین قادری

- سیّدہ قمر غزالہ — زوجہ سیّد جاوید
- سیّدہ فردوس فاطمہ — زوجہ شمیم اختر
- سیّدہ یاسمین — زوجہ مصباح الحق
- سیّدہ ندرت — زوجہ محفوظ عالم
- سیّدہ سعدیہ — زوجہ نجمی ظفر
- سیّدہ ناز — زوجہ سیّد ریحان
- سیّدہ بشریٰ — زوجہ سیّد شمیم
- سیّد صبا منعمی
- سیّد فضیل منعمی
- سیّد فیصل منعمی
- سیّدہ صدف — زوجہ سیّد عادل

Scanned by CamScanner

[1 (iv)] دختران عطیۃ الرسول بنت سیّد عبدالرحیم قادری

- سیّدہ قمر غزالہ، زوجہ سیّد جاوید منعمی
  - سیّد منعم
  - سیّد عدنان
  - سیّدہ ایمن
  - سیّدہ ثناء
  - سیّد عطا
- سیّدہ فردوس فاطمہ، زوجہ سیّد شمیم اختر
  - سیّد کاشف
  - سیّد واصف
  - سیّدہ شائلہ
  - سیّدہ شگوفہ
- سیّدہ یاسمین، زوجہ سیّد مصباح الحق عمادی
  - سیّد مجیب
  - سیّد طالب
- سیّدہ ندرت، زوجہ سیّد محفوظ عالم
  - سیّدہ کہکشاں
  - سیّدہ مہ جبیں
  - سیّدہ بشریٰ
  - سیّدہ مہوش
  - سیّد تنزیل
- سیّدہ سعدیہ، زوجہ سیّد نجمی ظفر
  - سیّد عظام
  - سیّد معظم
  - سیّد ارزام
  - سیّد عروج
- سیّدہ ناز، زوجہ سیّد ریحان
  - سیّد انس
  - سیّد یاسر
  - سیّد مبشر
- سیّدہ بشریٰ، زوجہ سیّد شمیم (بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)
- سیّد صبا منعمی
  - سیّد محمد حسین عطا
- سیّد فضیل منعمی
  - سیّدہ زہرہ
  - سیّد نور مطیع اللہ
- سیّد فیصل منعمی
- سیّدہ صدف، زوجہ سیّد عادل
  - سیّد عاصم
  - سیّدہ ردا فاطمہ

[1 (v)] سیّد جنید قادری بن سیّد شرف الدین قادری

- زوجہ اولیٰ بنت سیّد یحییٰ نواب اشرفی، کہرہ
  - سیّد ابوبکر شبلی قادری
    - سیّد اقبال قادری، سیّدہ شبینہ خاتون
      - سیّد جلال الدین قادری
      - سیّدہ کنیز فاطمہ
- زوجہ ثانیہ بنت صابر علی عثمانی (سملہ)
  - سیّدہ فضیلت نشاط فاطمہ، زوجہ سیّد حامد
    - سیّد نجف
    - سیّد شاد
    - سیّدہ آمنہ آفرین
  - سیّدہ وحیدہ نسرین فاطمہ، زوجہ ڈاکٹر فیض احمد
  - سیّد رضا جنید قادری

[1 (vi)] دختران سیّد شرف الدین قادری بن سیّد جلال الدین قادری

- سیّدہ کریمہ خاتون
  زوجہ سیّد اختر قادری
- سیّدہ نسیمہ خاتون
  زوجہ سیّد سلیمان اجھری
  (بچوں کی تفصیل والد کے نسب میں مذکور ہے)
- سیّدہ حلیمہ خاتون
  زوجہ سیّد نظام اشرفی، کوہرہ
  - سیّدہ اختر بانو زوجہ سیّد منیر الہدیٰ
    - سیّدہ فیضہ عنبری
    - سیّدہ فوزیہ صحیفہ
    - سیّدہ کہکشاں
    - سیّد نزر الہدیٰ نظامی
- سیّدہ نعیمہ خاتون
  زوجہ سیّد یوسف پھلواری شریف
  - سیّدہ منعمہ رضوی
  - سیّدہ حسن آرا
  - سیّد صہیب احمد
    - سیّدہ صوبا
    - سیّد صوبان احمد
  - سیّد خبیب احمد
  - سیّدہ رافعہ خاتون
- سیّدہ لئیقہ خاتون
  زوجہ سیّد شمس الحق، جعفرا
  - سیّد عزیز الحق
    - سیّد ذیشان
    - سیّدہ نہا
    - سیّد عدنان
    - سیّد واعظ الحق
  - سیّد جمال اختر
    - سیّد فیضان
    - سیّدہ صدف
  - سیّدہ طلعت پروین (لاڈلی)
    زوجہ سیّد افتخار الدین، سہسرام
    - سیّد انوار الدین آبشار
    - سیّد منور شباب
    - سیّدہ ناہد
      زوجہ سیّد اسد حسن رضوی
    - سیّدہ رافعہ نکہت
  - سیّدہ نذہت پروین
    زوجہ سیّد رضی احمد
    - سیّد دانش
- سیّدہ وسیمہ خاتون
  زوجہ سیّد احسان قادری
  مقیم پاکستان
  - سیّدہ نازنین
  - سیّدہ زریں
  - سیّد ریحان
  - سیّد فرحان
  - سیّد عتیق
  - سیّدہ روحی
  - سیّدہ روبی

(2) سیّد شاہ جلال الحق والدین قادری بن حضرت سیّدنا محمد قادری امجھری

[2 (i)] سیّد آدم ابدال قادری
زوج / بنت سیّد ابراہیم قادری

[2 (ii)] سیّد سلمان قادری
زوج / بنت سیّد نظام الحق والدین قادری

[2 (iii)] بنت
زوجہ شمس الدین قادری

[2 (iv)] بنت
زوجہ سیّد عبداللہ قادری

[2 (i)] سیّد آدم ابدال قادری کی اولاد:

سیّد عبدالحکیم قادری
زوج / بنت سیّد شمس الدین قادری

سیّد محمد تحیٰ قادری
زوج / بنت سیّد قطب بن قتال قادری

سیّد عبدالرسول قادری

بنت
زوجہ عبدالرزاق قادری

بنت

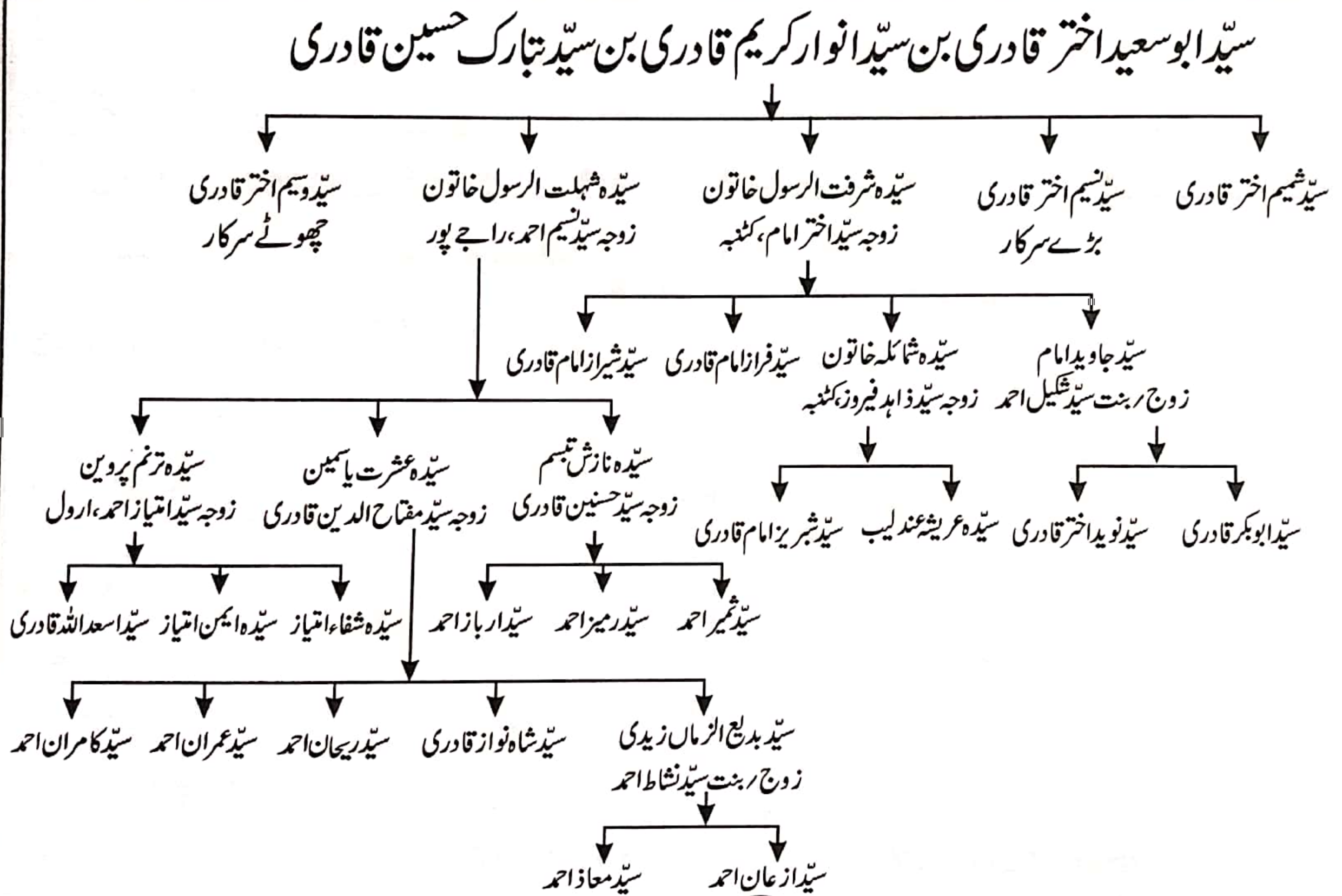
بنت
زوجہ سیّد فیروز قادری

بنت
زوجہ شاہ فرید قادری

بنت
زوجہ سیّد عالم قادری

سیّد عبدالرسول قادری
↓
سیّد عبدالقدوس قادری
↓
سیّد حفیظ اللہ قادری
↓
سیّد جھکوری قادری
↓
سیّد قدرت اللہ قادری
↓
سیّد غلام جیلانی قادری
↓
سیّد ارشاد علی قادری

Scanned by CamScanner



Scanned by CamScanner

(AQ) سیّد اسلم قادری بن سیّد عبد الرشید ادری بن عبد الرؤف قادری

- **(AQ-1)** سیّد غلام غوث قادری
  - زوجہ اولیٰ بنت سیّد ولی قادری
    لاولد
  - زوجہ ثانیہ بنت عبد المظفر قادری
    - سیّد عبد الطیف قادری
      زوجہ اولیٰ بنت سیّد محمد واسع
      - بنت زوجہ امیر علی قادری (کارا)
        لاولد فوت شد
      - زوجہ ثانیہ بنت شاہ کبیر علی فردوسی سملہ
        سیّد شاہ حسین علی قادری (زوج بنت محمد علی بن شاہ کبیر علی)
        - **(AQ-1)** سیّد شاہ مولانا محمد عیسیٰ قادری
          - **(AQ-1A)** سیّد محمد ابو البرکات قادری
            زوج بنت فضل حسین
            (نیاواں پٹنہ)
          - **(AQ-1B)** بنت
            زوجہ سیّد محمد نصیر
            (پلاسی)
          - **(AQ-1C)** سیّد محمد ابو الحسنات قادری
            زوج / بنت سیّد حمید کاکوی
          - **(AQ-1D)** بنت
            زوجہ عبد المجید کارا
            لاولد فوت
          - **(AQ-1E)** بنت
            زوجہ محمد مظہر دیورہ
          - **(AQ-1F)** بنت
            زوجہ محمد عظیم دیورہ
          - **(AQ-1G)** سیّد محمد ابو الحیات قادری
            زوج بنت سیّد فرید الدین
            (آ کبیلا، گیا)
          - **(AQ-1H)** بنت
            زوجہ عزیز الرحمٰن کاکوی
          - **(AQ-1I)** بنت
            زوجہ محمد مظہر دیورہ
        - بنت / زوجہ سیّد اظہار اللہ فردوسی، مکارم چک
    - سیّد کلب علی قادری لاولد فوت شد
- **(AQ-2)** بنت
  زوجہ منظر علی قادری
- **(AQ-3)** بنت
  زوجہ سیّد فیض علی قادری
  لاولد
- **(AQ-4)** سیّد یار علی قادری
  - سیّد محمد علی
  - سیّد احمد حسین
  - بنت
    لاولد فوت شد

Scanned by CamScanner

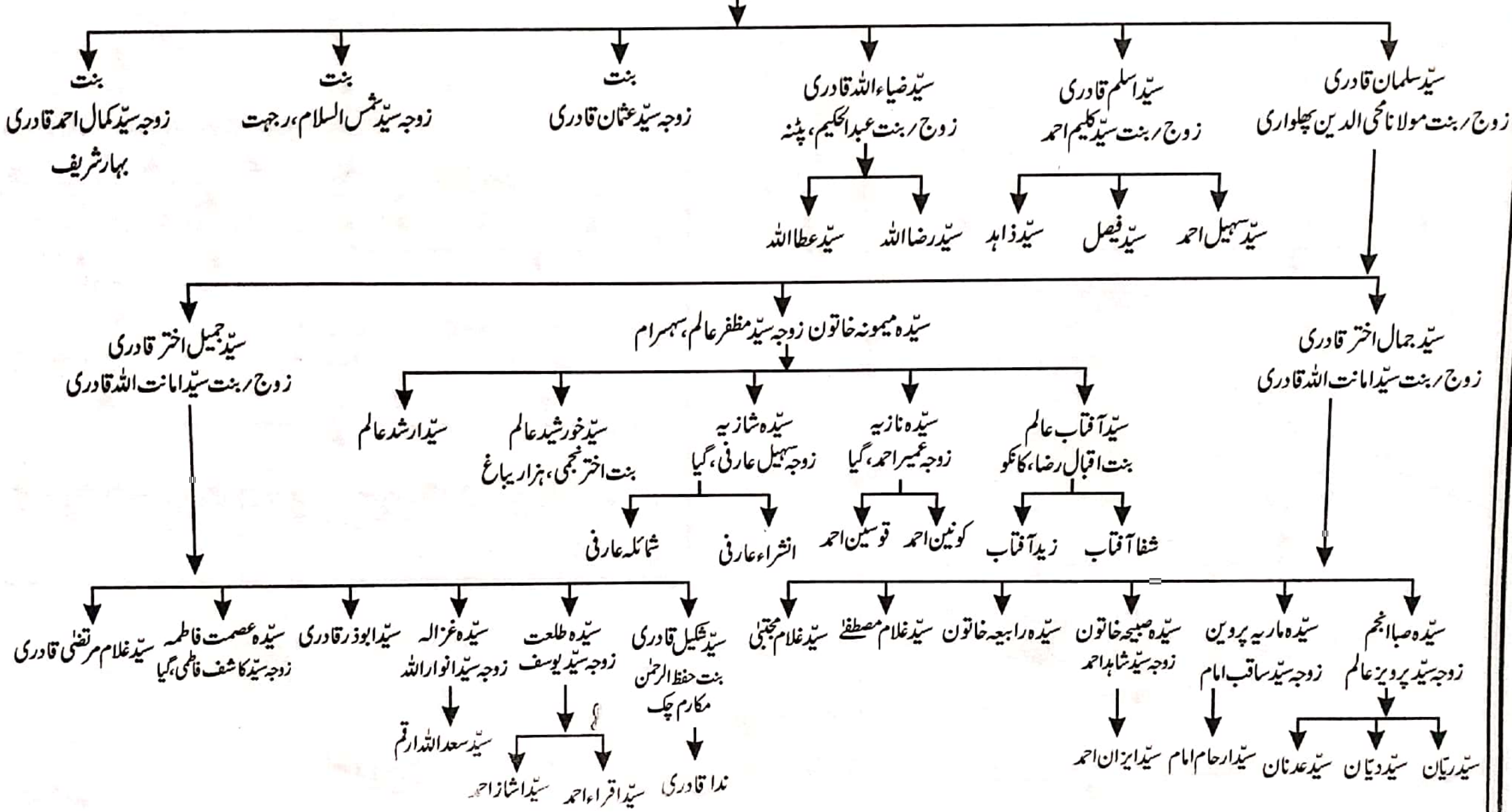
(AQ-1A) سیّد محمّد ابوالبرکات قادری بن سیّد مولانا محمّد عیسیٰ قادری بن سیّد شاہ حسین قادری

- (AQ-1A) سیّد علی قادری — زوج بنت حکیم نصیر الدین پلاسی
  - سیّد عبد اللہ قادری — زوج ربنت عبد الصمد (جہان آباد)
    - سیّدہ ریحانہ خاتون — زوجہ سیّد مفیض الحق — امرت
      - سیّد غلام عباس قادری
        - سیّد عظیم الشان قادری
        - سیّدہ واجدہ تبسم
        - سیّدہ محوش جہاں
      - سیّد خالد انور قادری — نور جہاں خاتون
        - سیّد حذیفہ خالد
      - سیّد بہا الدین قادری — سیّدہ تبسم خاتون
        - سیّد تنزیل آفاق
      - سیّدہ فرحت پروین — زوجہ ثانی سیّد اختر عالم
        - افشاں نگار — زوجہ سیّد حسین اختر
          - مصباح الحق
          - عارفہ ثمن
        - کہکشاں پروین — زوجہ سیّد افسر عالم
          - عیان منظر
          - علی منظر
      - سیّدہ زینت پروین — زوجہ حفظ الرحمٰن
        - تابش ریحان
        - شازیہ ندرت
        - فروس عمبرین
  - سیّد محی الدین قادری — زوج ربنت یتیم سمارا
    - سیّدہ سکینہ خاتون — زوجہ سیّد برکت اللہ قادری — انجھری
      (بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)
  - بنت — زوجہ مجیب الرب (ارول)
- بنت — زوجہ شاہ حسن عثمانی

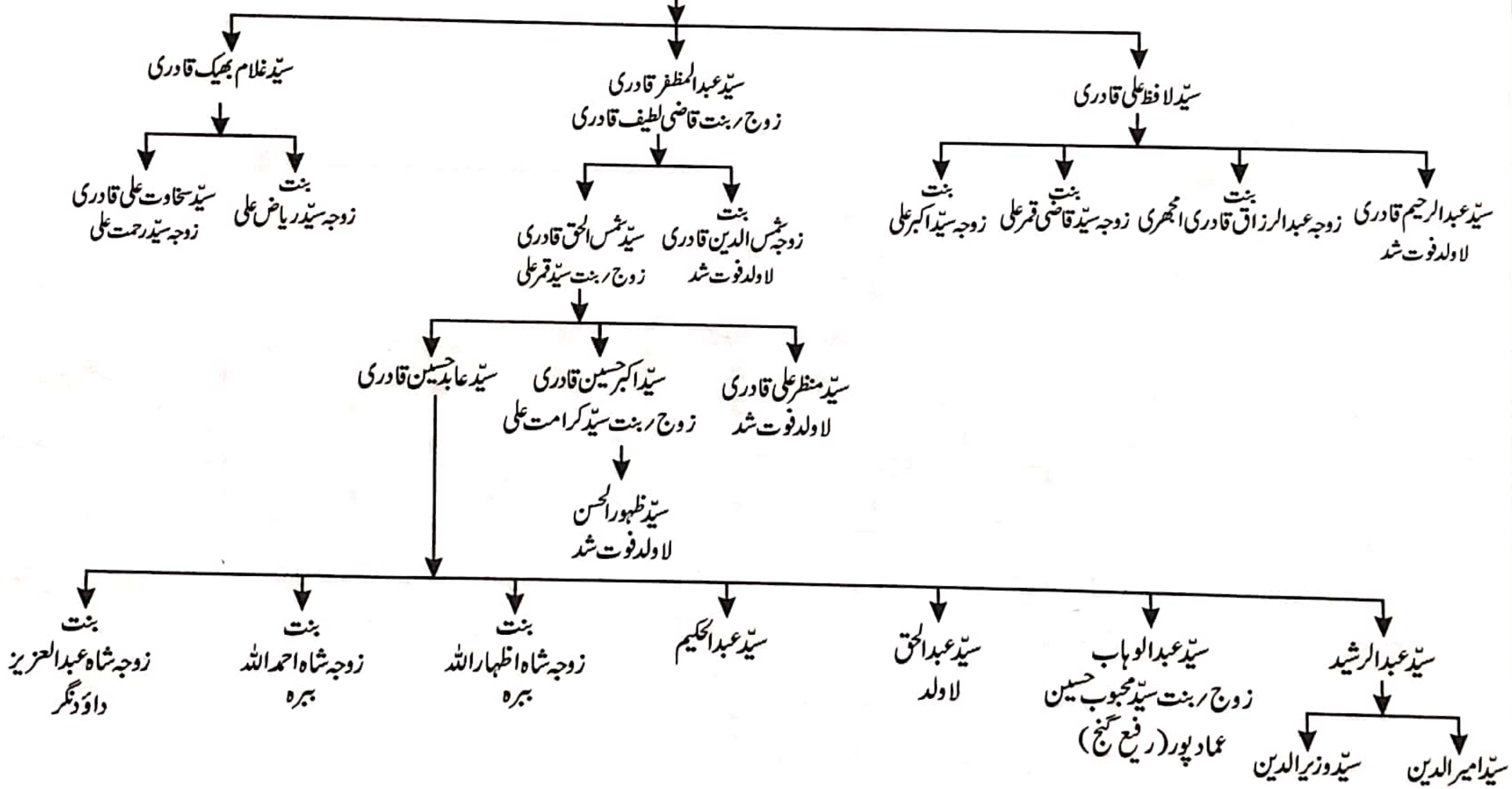
(AQ-1C) سیّد ابوالحسنات قادری بن سیّد محمّد عیسیٰ قادری بن شاہ حسین علی قادری

- سیّد عثمان قادری — زوج ربنت سیّد ابوالحیات قادری
  - سیّد علی حسن اجمیری
  - سیّد ابوالخیر چاند
  - بنت
  - بنت
  - سیّد شاد عالم
    - بنت — زوجہ سیّد فضل احمد عثمانی
    - بنت — زوجہ سیّد احسن الدین — بہار شریف
    - بنت — فوت شد
- سیّد عمر قادری — لاولد فوت
- سیّد صدیق قادری
  - سیّد ظہیر عالم قادری
    - سیّد ابوالفرح یوسف
    - سیّدہ شیما سعدیہ
    - سیّد عرفات قادری
  - سیّد عادل قادری
    - سیّدہ شیبہ سعدیہ
    - سیّدہ ام ایمن
    - سیّدہ عفیفہ خاتون
    - سیّدہ فاطمہ

(AQ-1G) سیّد ابولحیات قادری بن سیّد عیسیٰ قادری بن سیّد شاہ حسین قادری



سیّد منظر علی بن سیّد ولی قادری بن سیّد عبد الرشید قادری



سیّد عبدالوہاب قادری بن سیّد عابد حسین قادری بن سیّد شمس الحق قادری

- سیّد عالم قادری
زوج / بنت سیّد عبدالحکیم
کھیرا
  - سیّد پیارے حسن
آرہ
- سیّد شمس الحق قادری
زوج / بنت عبدالشکور
مقیم پاکستان
  - سیّد قمر الحق
  - سیّد قیصر
- سیّد شہود الحق قادری
لاولد فوت شد
- سیّد عبدالقدوس قادری
زوج / بنت سیّد حبیب عالم پٹنہ
  - سیّد مہندی امام
    - سیّدہ نازیہ
    - سیّد عروج امام
    - سیّد عامر امام
  - سیّد نقی امام
    - سیّدہ غفرانہ
    - سیّد غفران
    - سیّد عمیر
    - سیّدہ افروزہ
  - سیّد تقی امام
    - سیّدہ عرش
  - سیّد اشرف امام
  - سیّد حنین امام
  - سیّدہ طیبہ
زوجہ سیّد ظفر حسن
    - شازیہ خاتون
  - سیّدہ معصومہ خاتون
    - سیّدہ فائزہ
- بنت
سیّدہ رابعہ خاتون

سیّد محمّد واسع قادری بن سیّد غلام رشید قادری بن سیّد ولی قادری

- بنت
  زوجہ سیّد کبیر علی قادری
  - سیّد کمال علی قادری
    زوج / بنت سیّد معین الدین
  - سیّد انور علی قادری
    - سیّد شاہ ابوالحسن قادری
      - شاہ نجم الدین قادری، پنجوڑا، جہان آباد
        زوج اولیٰ بنت سیّد عبدالجلیل شاہ انخر قادری
        - سیّد عبدالعزیز قادری
          زوج / بنت سیّد سعید الدین
          عرف گھسیٹا، کارا
        - سیّد محمّد یعقوب قادری
        زوجہ ثانیہ ـــــ موضع شاہو بگہا
        - سیّد بشیر الدین قادری
        - سیّد محمّد واسع
        - سیّد فضل الرحمٰن
          زوج / بنت سیّد عبدالباری
          اورنگ آباد لاولد فوت
        - بنت
          زوجہ قاضی سیّد محمّد محسن، آبگیلہ
      - شاہ نصیر الدین قادری، پنجوڑا، جہان آباد
- بنت
  زوجہ سیّد عبداللطیف علی قادری
- بنت

سیّد عبدالعزیز قادری بن شاہ نجم الدین قادری بن شاہ ابوالحسن قادری

- سیّد محمّد شعیب قادری
  زوج ر بنت سیّد انیس احمد قادری
  - سیّد اسعد اللہ
    فوت شد
  - بنت
    زوجہ غلام قطب الدین قادری
    - احسان احمد قادری
      - حسین اختر قادری
      - فیروز اختر قادری
      - افتخار تابش قادری
      - سائشتہ احسان
      - برہان الدین قادری
      - حسن اختر قادری
      - شفیع قادری
      - ممتاز اختر قادری
      - ناصر حسین قادری
    - فرزانہ خاتون
    - فرحانہ خاتون
    - رضوانہ خاتون
    - رضیہ خاتون
- بنت
  فوت شد
- بنت
  زوجہ محمّد اسحاق عثمانی
  مکارم چک

سیّد بشیر الدین قادری بن شاہ نجم الدین قادری بن شاہ ابوالحسن قادری

- سیّد ذاکر قادری
  - سیّد شکیل احمد
    - جوہی خاتون
    - فوزیہ خاتون
  - سیّد کفیل احمد
  - سیّد گڈو
  - سیّد جمیل احمد
  - حنا خاتون
- سیّد عاشق قادری
- سیّد فخر عالم
- نظرو خاتون
- شہرو خاتون

Scanned by CamScanner

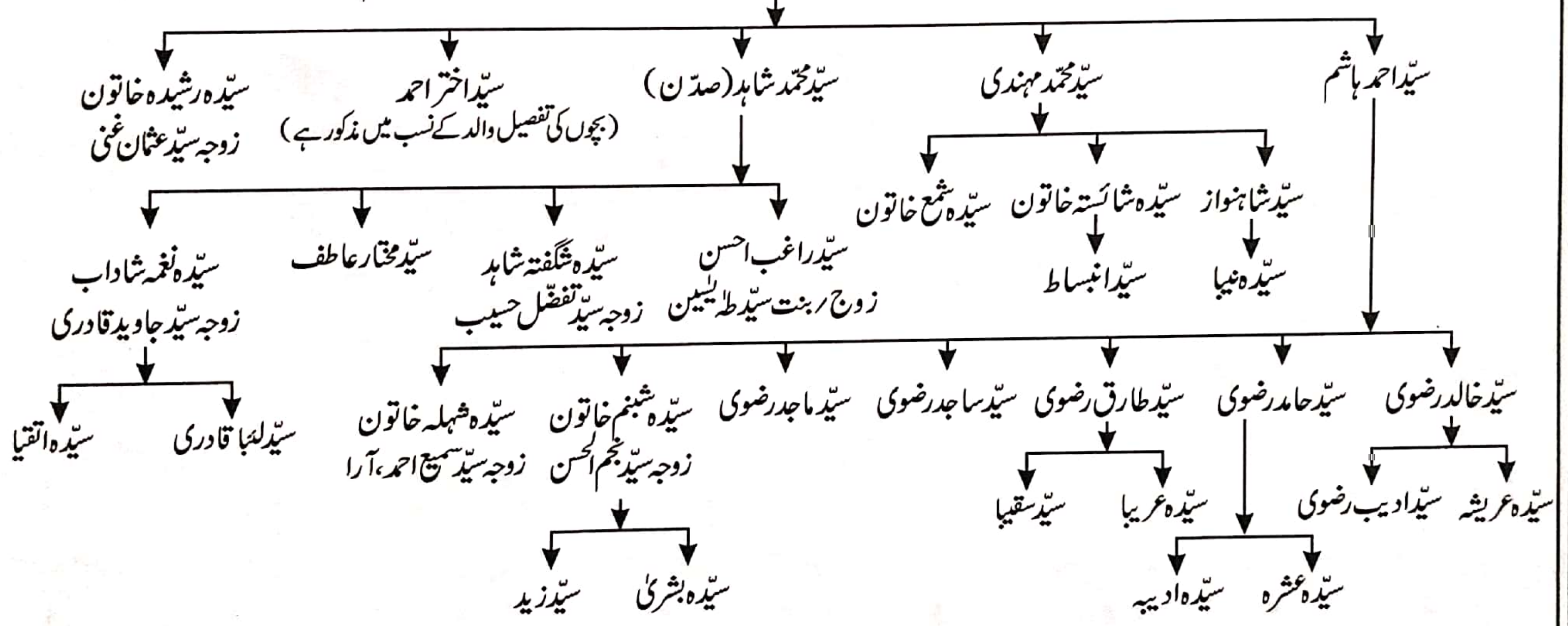
پسران سیّد بشیر الدین قادری بن شاہ نجم الدین قادری بن سیّد واسع قادری

- سیّد ذاکر قادری
- سیّد عاشق قادری
  - انور احمد
  - اصغر حسین
  - صادق حسین
  - انجم خاتون
- سیّد فخر عالم قادری
  - نادیہ خاتون
  - شازیہ خاتون
  - عنبر خاتون
  - ثانیہ خاتون
  - تابش حسین
  - عادل حسین
  - عامر حسین
  - دانش حسین
  - شارق حسین
- نظرو خاتون
  - ظفر الدین
  - زاہد قادری
    - عیان قادری
    - رُویشہ زاہد
  - خالد قادری
    - سیّد عبدالرحمٰن
    - عفان قادری
  - حامد قادری، بنت زکی احمد ٹاٹا
    - سیّد احد
    - زاریہ حامد
  - روزی خاتون
- شہرو خاتون

سیّد محمّد واسع بن شاہ نجم الدین قادری بن شاہ ابوالحسن قادری

- زوج اولیٰ بنت فدا حسین، دیورا
  - شہلال قادری
  - حبیبہ خاتون، زوجہ ابوالحسنات، احمد پور
- زوج ثانی بنت قاضی محمّد یونس انجھری
  - سیّد نہال قادری، زوج / بنت غلام مصطفیٰ قادری
  - سیّد ابرار قادری، زوج / بنت سیّد عزیز الحسن رضوی
  - سیّد اعجاز قادری، زوج / بنت حبیب الحق، پیر بگھا
  - سیّد ممتاز نور قادری، زوج / بنت اظہار مظہری، کاکو
  - سیّد اقبال قادری، زوج / بنت جمال یوسف
  - سیّد انوار قادری، زوج / بنت منظور احمد، پٹنہ
  - سیّدہ انوری خاتون، زوجہ سیّد سلیم اشرف، پیر بگھا
  - سیّدہ اشرفی خاتون، زوجہ زین العابدین، اورنگ آباد

سیّدہ حبیبہ خاتون زوجہ سیّد ابوالحسنات، احمد پور، دختر سیّد محمّد واسع قادری بن سیّد نجم الدین قادری



سیّد شہلال قادری بن سیّد محمّد واسع قادری بن شاہ نجم الدین قادری

شہنشاہ قادری

فرزانہ خاتون
زوجہ سیّد عمران قادری
(بچوں کی تفصیل والد کے نسب میں مذکور ہے)

شہناز خاتون
زوجہ سیّد ظفیر عالم قادری

رفعت خاتون
زوجہ سیّد اختر احمد، ریفع گنج

نگ خاتون
زوجہ سیّد تنویر حسن
پھلواری شریف، پٹنہ

سیّد لبنا قادری — سیّد ربا قادری — سیّد فاتح قادری — سیّدہ غوثیہ خاتون — سیّدہ فردوس خاتون

سیّد شہزاد عالم — سیّدہ شاداں خاتون — سیّد شاداب عالم — سیّدہ نوری

سیّدہ فائزہ رضوی — سیّد مصباح رضوی — سیّدہ ایمن رضوی

سیّدہ سمرین غزالی — سیّدہ نورین غزالی — سیّدہ نوشین غزالی — سیّدہ ارم غزالی — سیّد نوید غزالی — سیّد ارتضا غزالی

Scanned by CamScanner

سیّدنہال قادری بن سیّدمحمّد واسع قادری

- سیّدخورشید قادری
  زوج ربنت سیّدنثار احمد، بیتھو شریف
  - سیّدذیشان قادری
  - سیّدہ دلکشاں قادری
    - سیّدہ آسیہ مریم (آریحا)
  - سیّدہ دلربا نادیہ ناز
- سیّدارشد قادری (منٹو)
  - سیّدارسلان قادری
  - سیّدارمان قادری
  - سیّدہ شازیہ خاتون
- سیّدرضی قادری (انٹو)
  زوج ربنت سیّدجمیل، آبکیلہ
  - سیّدہ بشریٰ
  - سیّدہ مہر
  - سیّدعمر قادری

سیّدابرار قادری بن سیّدمحمّد واسع قادری

- سیّدکوکب قادری
  - سیّدہ فلک
  - سیّدہ ثانیہ
  - سیّدثمر
- سیّدہ نغمہ
- سیّدہ غنچہ

Scanned by CamScanner

سیّد ممتاز نور قادری بن سیّد واسع قادری

- سیّدہ ناز زوجہ سیّد اطہر
- سیّدہ نگار زوجہ سیّد انور
- سیّدہ زرین
- سیّدہ راعنا

سیّد اقبال قادری بن سیّد محمّد واسع قادری

- سیّد نجمی قادری زوج ربنت سیّد شہاب الدین قادری
  - سیّد علی احمد قادری
- سیّد فیضی قادری
- سیّدہ سازی

سیّد انوار قادری بن سیّد محمّد واسع قادری

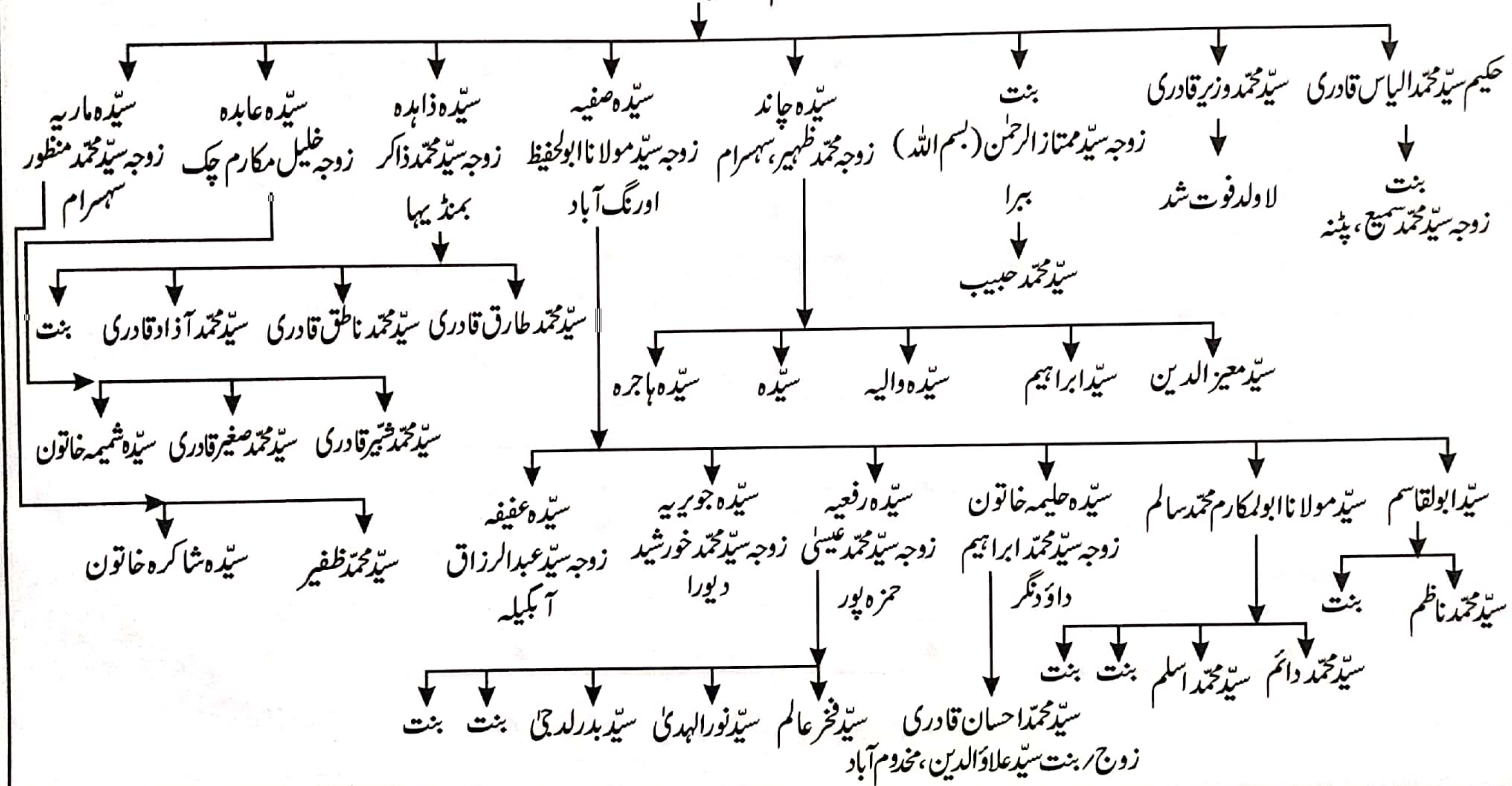
- سیّد تابش قادری
- سیّدہ ترنم
- سیّدہ زیبا
- سیّدہ سیما

سیّدہ انوری خاتون زوجہ سیّد سلیم اشرف دختر سیّد محمّد واسع قادری

- سیّد کلیم اشرف (پرنس)
- سیّد تحسین اشرف (شیلو)
- سیّدہ مون زوجہ سیّد وجیہ الدین
- سیّدہ ریشمہ زوجہ سیّد خالد

Scanned by CamScanner

سیّد یعقوب قادری بن شاہ نجم الدین قادری بن ابوالحسن قادری



سیّدہ جویریہ خاتون، سیّدہ عفیفہ خاتون دختران صفیہ خاتون بنت سیّد محمّد یعقوب قادری

سیّدہ جویریہ زوجہ سیّد محمّد خورشید دیورا

سیّد رسید عالم | سیّد مفید عالم | سیّد جنید عالم | سیّد حمید عالم | سیّد وحید عالم | بنت | بنت

سیّدہ عفیفہ زوجہ سیّد عبدالرزاق آبکیلہ

سیّد محمد فاروق | سیّد محمد عاشق | سیّد محمد معشوق | سیّد فضل الٰہی | سیّد نور الٰہی

[2] سیّد شاہ جلال الحق والدین قادری بن حضرت سیّدنا محمد قادری المجہری

[2 (i)] سیّد آدم ابدال قادری — زوج / بنت سیّد ابراہیم قادری

[2 (ii)] سیّد سلمان قادری — زوج / بنت سیّد نظام الحق والدین قادری

[2 (iii)] بنت — زوجہ شمس الدین قادری

[2 (iv)] بنت — زوجہ سیّد عبداللہ قادری

سیّد آدم ابدال قادری کی اولاد:

[2 (i)] سیّد عبدالحکیم قادری — زوج / بنت سیّد شمس الدین قادری

سیّد محمد یحییٰ قادری — زوج / بنت سیّد قطب بن قتال قادری

سیّد عبدالرسول قادری

بنت — زوجہ عبدالرزاق قادری

بنت

بنت — زوجہ سیّد فیروز قادری

بنت — زوجہ شاہ فرید قادری

بنت — زوجہ سیّد عالم قادری

[2 (i)] سیّد عبدالحکیم قادری بن سیّد آدم ابدال قادری بن سیّد جلال الحق والدین قادری

- سیّد عبدالحلیم قادری — جوانی میں فوت کر گئے
- بنت — زوجہ سیّد عنایت اللہ قادری
- بنت — زوجہ سیّد علی بابا جنگی قادری
- بنت — زوجہ سیّد محمّد فاضل قادری
- بنت — زوجہ سیّد احمد قادری

[2 (ii)] سیّد محمّد یحیٰ قادری بن سیّد آدم ابدال قادری بن سیّد جلال الحق والدین قادری

- [2 (ii)] سیّد عبداللہ شطاری قادری — زوج / بنت سیّد عبدالرسول قادری
- سیّد محمّد فاضل قادری
- بنت — زوجہ سیّد محمّد قادری، کٹنبلو
- بنت — زوجہ سیّد محمّد شاکر قادری بمنڈیہا
- بنت — زوجہ سیّد کبیر قادری
- بنت — زوجہ سیّد معین الدین قادری

سیّد عبداللہ شطاری قادری کی اولاد

- سیّد اسعد اللہ قادری
- سیّد محمّد زاہد قادری
- سیّد محمّد نظام الدین قادری — زوج / بنت محمّد علی بابا جنگی

سیّد اسعد اللہ قادری کی اولاد

- سیّد محمّد ماہ قادری — زوج / بنت سیّد مدا قادری
- سیّد محمّد امین قادری — زوج / بنت محمّد صالح قادری
- سیّد محمّد علی قادری
- سیّد محمّد شفیع قادری
- بنت — زوجہ سیّد اسعد اللہ قادری
- بنت — زوجہ سیّد راجن قادری
- بنت — زوجہ سیّد محمّد احسان قادری

Scanned by CamScanner

سیّد محمّد امین قادری بن سیّد اسعد اللہ قادری بن سیّد عبداللہ شطاری قادری

- سیّد غلام نجف قادری — زوج / بنت سیّد معین الدین قادری
  - سیّد غلام قطب قادری — زوج / بنت سیّد غلام قادر
    - سیّد برکت علی قادری — لاولد فوت
    - سیّد رجب علی قادری — لاولد فوت
    - سیّد امام بخش قادری
    - سیّد عبدالرزاق بھیک قادری
      - سیّد امیرالدین قادری
        - سیّد غلام قاسم قادری — فوت شد
        - سیّد حسن احمد قادری — زوج / بنت سیّد سعد الدین گھسیٹا
        - سیّد عبداللہ قادری — فوت شد
        - بنت — فوت شد
        - بنت — فوت شد
        - بنت — فوت شد
        - بنت — فوت شد
        - بنت — فوت شد
      - سیّد امین احمد قادری
      - سیّد غلام نجف قادری
      - سیّد محمّد عوض قادری
      - سیّد محمّد عطیع اللہ
      - بنت — زوجہ سیّد امیر حسن (سوپن) — لاولد فوت شد
      - بنت — زوجہ سیّد کفایت علی — لاولد فوت شد
      - بنت — زوجہ سیّد محمّد حسین
      - بنت — فوت شد
    - سیّد قادر بخش قادری
    - بنت — فوت شد
    - بنت — فوت شد
    - بنت — زوجہ سیّد رمضان علی
    - بنت — فوت شد
    - بنت — زوجہ سیّد قمر علی
- سیّد غلام محی الدین قادری — لاولد فوت شد
- سیّد غلام جیلانی قادری — لاولد فوت شد
- سیّد شیر علی قادری — لاولد فوت شد
- بنت — زوجہ نجیب الدین قادری

Scanned by CamScanner

سیّد انیس احمد قادری بن سیّد حسن احمد قادری بن سیّد امین احمد قادری

- سیّد مونس احمد قادری
- سیّد رشید احمد قادری
- سیّد سمیع احمد قادری
- سیّد جنید احمد قادری
- بنت — لاولد فوت
- بنت — زوجہ شاہ شعیب قادری
- بنت — زوجہ غلام مخدوم قادری
- بنت — زوجہ سیّد کلام قادری، کارا
- بنت — فوت شد
- بنت — فوت شد
- بنت — فوت شد

بنت زوجہ غلام مخدوم قادری:

- سیّد عبد الباری
- سیّد اویس احمد
- سیّد احمد رضا
- سیّدہ معصومہ
- بنت — فوت شد
- بنت — فوت شد
- بنت — فوت شد
- سیّدہ عشرت جہاں — زوجہ سیّد جاوید حسین

سیّد مونس احمد قادری:

- سیّد محمد احمد قادری — لاولد فوت شد
- سیّد مودود احمد قادری — لاولد فوت شد
- سیّد مختار احمد قادری — زوج ربنت عبد الباری قادری آبکیلہ، گیا
- سیّد ابولمعالی قادری — لاولد فوت شد
- بنت — فوت شد
- بنت — زوجہ سیّد نجم الہدیٰ بھرتھولی

سیّد مختار احمد قادری:

- سیّدہ ریحانہ فاطمہ — زوجہ سیّد اصغر علی (بچوں کی تفصیل والد کے نسب میں مذکور ہے)
- سیّد امین احمد قادری — زوج ربنت شاہ انور قیصر شمسی اروَل
  - سیّد ابوریان قادری
  - سیّدہ طوبا فاطمہ
- سیّدہ منیرہ فاطمہ
- سیّد آدم ابدال احمد قادری — زوج ربنت شاہ ممتاز احمد شمسی اروَل
  - سیّد بلال قادری
- سیّد سلطان اشرف قادری — زوج ربنت سیّد قمر الباری مسولی شریف
- سیّدہ فہمیدا فاطمہ

بنت زوجہ سیّد نجم الہدیٰ بھرتھولی:

- سیّدہ معیدہ فاطمہ
- سیّد انجم اصغر قادری
- سیّدہ نصرت فاطمہ
- سیّد نجیب قادری
- سیّد شاہد قادری
- سیّدہ نزہت فاطمہ
- سیّد قیس قادری

Scanned by CamScanner

سیّد رشید احمد قادری بن سیّد انیس احمد قادری بن سیّد حسن احمد قادری

- سیّد حمّاد احمد قادری — زوج / بنت سیّد ظہیر الحق بھرتھولی
  - سیّدہ نصیرہ خاتون — زوجہ سیّد فیض احمد، آبکیلہ
    - سیّدہ کشفی
    - سیّدہ روفی
  - سیّد مناظر قادری — زوج / بنت سیّد نعمت اللہ قادری انجھری
    - سیّد شرف الدین وامق قادری
    - سیّد زین الدین شارق قادری
    - سیّدہ وارسہ انم
    - سیّد رکن الدین ساقب قادری
  - سیّدہ سنجیدہ خاتون
  - سیّدہ نازنین خاتون
  - سیّد مظاہر حسن
  - سیّدہ لاڈلی خاتون
  - سیّد اظہر قادری
  - سیّد اسرار دانش قادری
- سیّد سجّاد احمد قادری — زوج / بنت شاہ سلطان احمد قادری آبکیلہ، گیا
- سیّد اعجاز احمد قادری — زوج / بنت سیّد صفی عالم بھاگلپور
  - سیّد احتشام عطا قادری
- بنت — زوجہ عبد الوہاب قادری آبکیلہ، گیا
- بنت — زوجہ سیّد اویس قادری اورنگ آباد

Scanned by CamScanner

سیّد سجّاد احمد قادری بن سیّد رشید احمد قادری بن سیّد انیس احمد قادری بن سیّد حسن احمد قادری

- سیّد ولی اللہ ضیاء قادری
  زوج ر بنت سیّد اختر منعمی، آبکیلہ
  - سیّد محمد درویش
  - سیّدہ عاطیفہ فاطمہ
- سیّد وجیہ اللہ قادری
  زوج ر بنت سیّد سمیع احمد، بھرتھولی
- سیّد محیب اللہ صبا قادری
- سیّد اطیب اللہ رضا قادری
- سیّد اختر اللہ قادری
- سیّدہ حامدہ فاطمہ
  زوجہ سیّد عتیق الرحمٰن، غازی پور
  - سیّد واسق
  - سیّد شاحق
  - سیّد عاطف
- سیّدہ عظمت فاطمہ
  زوجہ شاہ راشد، ارول
  - سیّد راسیخ
  - سیّد شامیخ
- سیّدہ امینہ فاطمہ
  زوجہ سیّد کلیم الرب شہباز، ارول
- سیّدہ فاضلہ فاطمہ
- سیّد احسن اللہ قادری

زوجہ سیّد اویس احمد قادری دختر سیّد رشید احمد قادری بن سیّد انیس احمد قادری

- سیّد وقار احمد
- سیّدہ فہمیدہ
- سیّدہ فرحت سلطانہ
- سیّد خبیب احمد
- سیّد مظفر اقبال
- سیّد لئیق احمد

Scanned by CamScanner

زوجہ سیّد عبدالوہاب قادری دختر سیّد رشید احمد قادری بن سیّد انیس احمد قادری

- سیّد فیض احمد قادری
- سیّد وسیم احمد قادری
- سیّدہ قدسیہ
- سیّدہ محمدی
- سیّد عالم گیر
- سیّدہ رخسانہ
- سیّد فضل قادری مشہدی
  - سیّدہ علیزہ
- سیّدہ رضوانہ

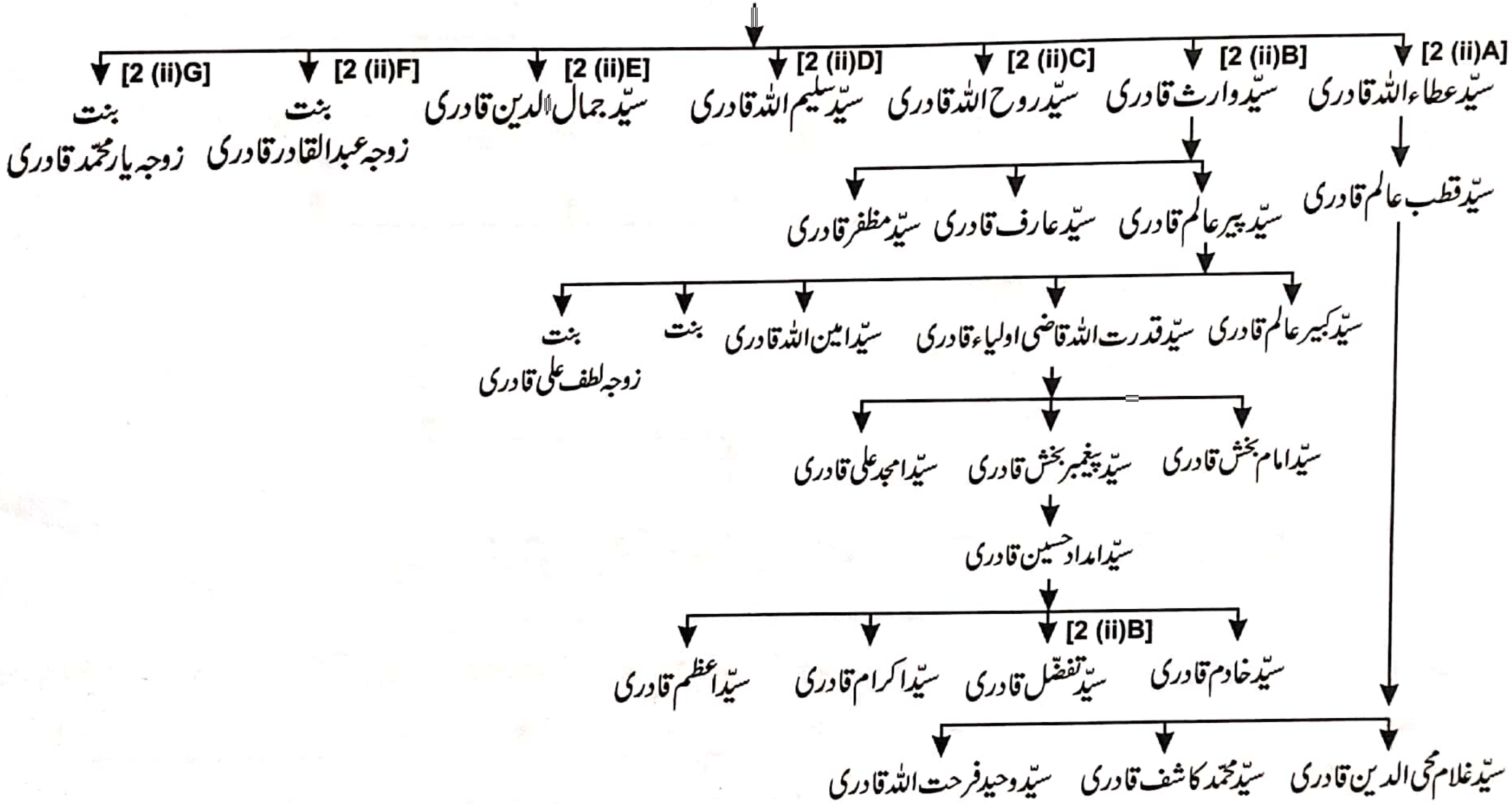
[2 (ii)] سیّد سلمان قادری بن سیّد جلال الحق والدین قادری بن سیّدنا محمد قادری

زوج / بنت سیّد نظام الحق والدین قادری

- [2 (ii)] سیّد مسعود محض قادری
  زوج / بنت سیّد فیروز قادری
  - [2 (ii)] سیّد عنایت اللہ قادری
    زوج / بنت سیّد عبدالحکیم
    - [2 (ii)] سیّد امان اللہ قادری
      زوج / بنت سیّد ابولمعالی
    - سیّد شہاب الدین قادری
    - سیّد محمّد حافظ قادری
    - سیّد حبیب اللہ قادری
    - سیّد تاج الدین قادری
    - بنت
      زوجہ سیّد عطاء اللہ
  - سیّد علی محمّد باباجنگی
  - سیّد مرتضٰی قادری
  - سیّد محی الدین قادری
  - سیّد سلطان محمّد قادری
  - بنت
    زوجہ سیّد عبدالعزیز
- بنت

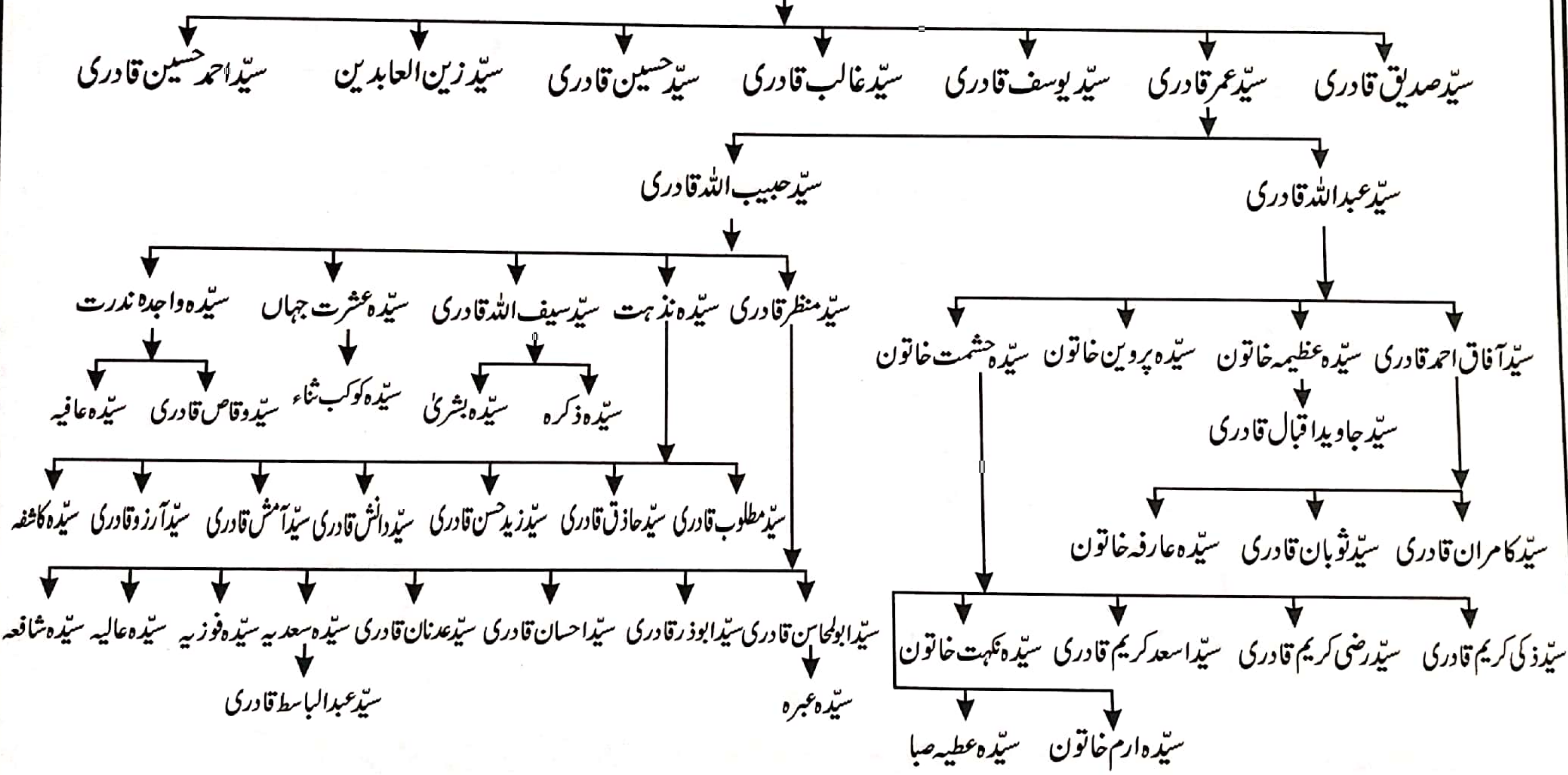
Scanned by CamScanner

[2 (ii)] سیّد امان اللہ قادری بن سیّد عنایت اللہ قادری بن سیّد مسعود محض قادری



Scanned by CamScanner

[2 (ii)B] سیّد تفضّل قادری بن سیّد امداد حسین قادری بن سیّد پیغمبر بخش قادری



[2 (ii)C] سیّد روح اللہ قادری بن سیّد امان اللہ قادری بن سیّد عنایت اللہ قادری بن سیّد مسعود محض قادری

- سیّد ذوالفقار علی قادری
  - سیّد غلام محی الدین قادری
    فوت شد
  - [2 (ii)C] سیّد لطف علی قادری
    زوج / بنت سیّد پیر عالم قادری
    - [2 (ii)C] قاضی سیّد قمر علی قادری
      زوج / بنت لافظ علی قادری
    - سیّد شیر علی قادری
    - سیّد مظہر علی قادری
      فوت شد
    - بنت
      زوجہ سیّد عبد المظفر علی قادری
- سیّد ہادی علی قادری
  لاولد فوت شد

[2 (ii)C] قاضی سیّد قمر علی قادری بن سیّد لطف علی قادری بن سیّد ذلفقار علی قادری بن سیّد روح اللہ قادری

زوج / بنت لافظ علی قادری

- [2 (ii)C] قاضی سیّد کرامت علی قادری
  زوج / بنت سیّد شاہ مرتضیٰ قادری داوٗدنگر
- بنت
  فوت شد
- بنت
  زوجہ سیّد شمس الحق قادری
- بنت
  سیّد واعظ علی قادری
  لاولد فوت شد
- بنت
  فوت شد

Scanned by CamScanner

[2 (ii)C] قاضی سیّد کرامت علی قادری بن قاضی سیّد قمر علی قادری بن سیّد لطف علی قادری بن سیّد ذوالفقار علی قادری

- [2 (ii)C1] قاضی سیّد مظہر حسین قادری — زوج / بنت سیّد مہندی علی، دیورا
- [2 (ii)C2] قاضی سیّد تبارک حسین قادری — زوج / بنت سیّد امداد علی، بمنڈیہا
- [2 (ii)C3] قاضی سیّد مبارک حسین قادری — زوج / بنت سیّد راحت حسین قادری پلاسی، ارول
- [2 (ii)C4] بنت — زوجہ سیّد اکبر حسین
- [2 (ii)C5] بنت — زوجہ سیّد عیسیٰ قادری

[2 (ii)C1]

- [2 (ii)C1] سیّد یونس قادری — زوج / بنت سیّد اشفاق، ارول
- [2 (ii)C1-a] بنت — زوجہ سیّد عبدالحسین، کارا
- [2 (ii)C1-b] بنت — زوجہ سیّد قدوس، دیورا
- [2 (ii)C1-c] سیّد یحییٰ قادری — زوج / بنت سیّد تبارک حسین
- [2 (ii)C1-d] بنت — زوجہ سیّد قدرت اللہ مکارم چک
- [2 (ii)C1-e] سیّد زکریا قادری — زوج / بنت سیّد مبارک حسین قادری
- [2 (ii)C1-f] سیّد ادریس قادری — لاولد فوت

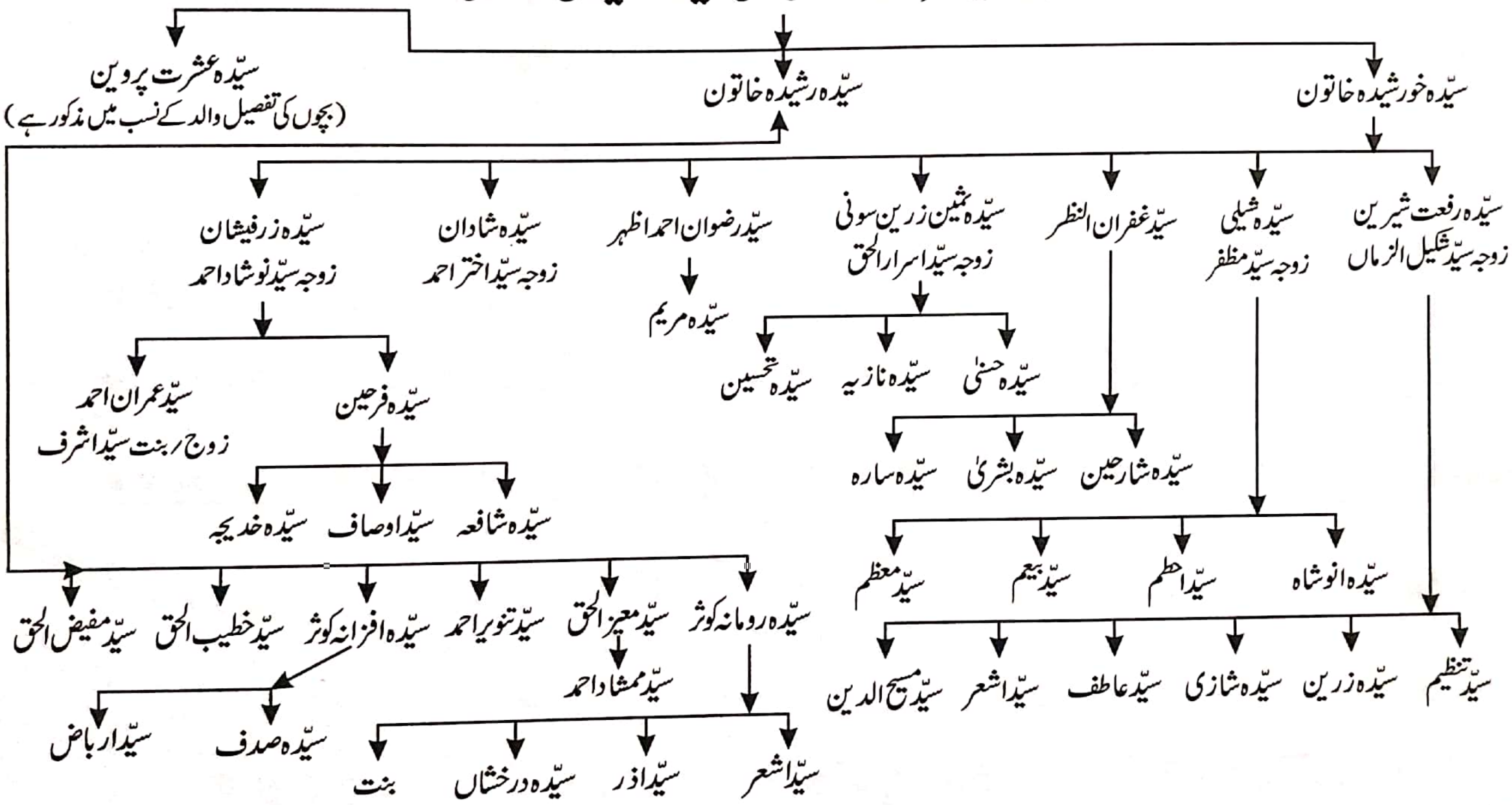
[2 (ii)C1]

- [2 (ii)C1] سیّد غلام مرتضیٰ قادری
- سیّد غلام مجتبیٰ قادری — لاولد فوت شد
- سیّد غلام مصطفیٰ قادری
  - سیّدہ صالحہ خاتون — زوجہ سیّد نہال قادری، ہسپورہ
- سیّدہ عفیفہ خاتون — زوجہ سیّد عبدالواسع، ہسپورہ
- سیّدہ حنیفہ خاتون — زوجہ سیّد عبدالسلام، مونگیر
  - سیّدہ نازیہ خاتون — زوجہ ڈاکٹر طیب قادری
- سیّدہ حبیبہ خاتون — زوجہ سیّد عبدالقدوس — لاولد فوت شد
- [2 (ii)C1] سیّد تاج الدین قادری

[2 (ii)C1]

- [2 (ii)C1] سیّد غلام جیلانی قادری — مقیم پاکستان
- سیّدہ خورشیدہ خاتون — زوجہ عبدالخالق، کاکو
- سیّدہ رشیدہ خاتون — زوجہ سیّد توقیر عالم، کابر
- سیّدہ عشرت پروین — زوجہ سیّد شہاب الدین قادری، اجھری

[2 (ii)C1] دختران سیّد مرتضیٰ قادری بن سیّد محمّد یونس قادری



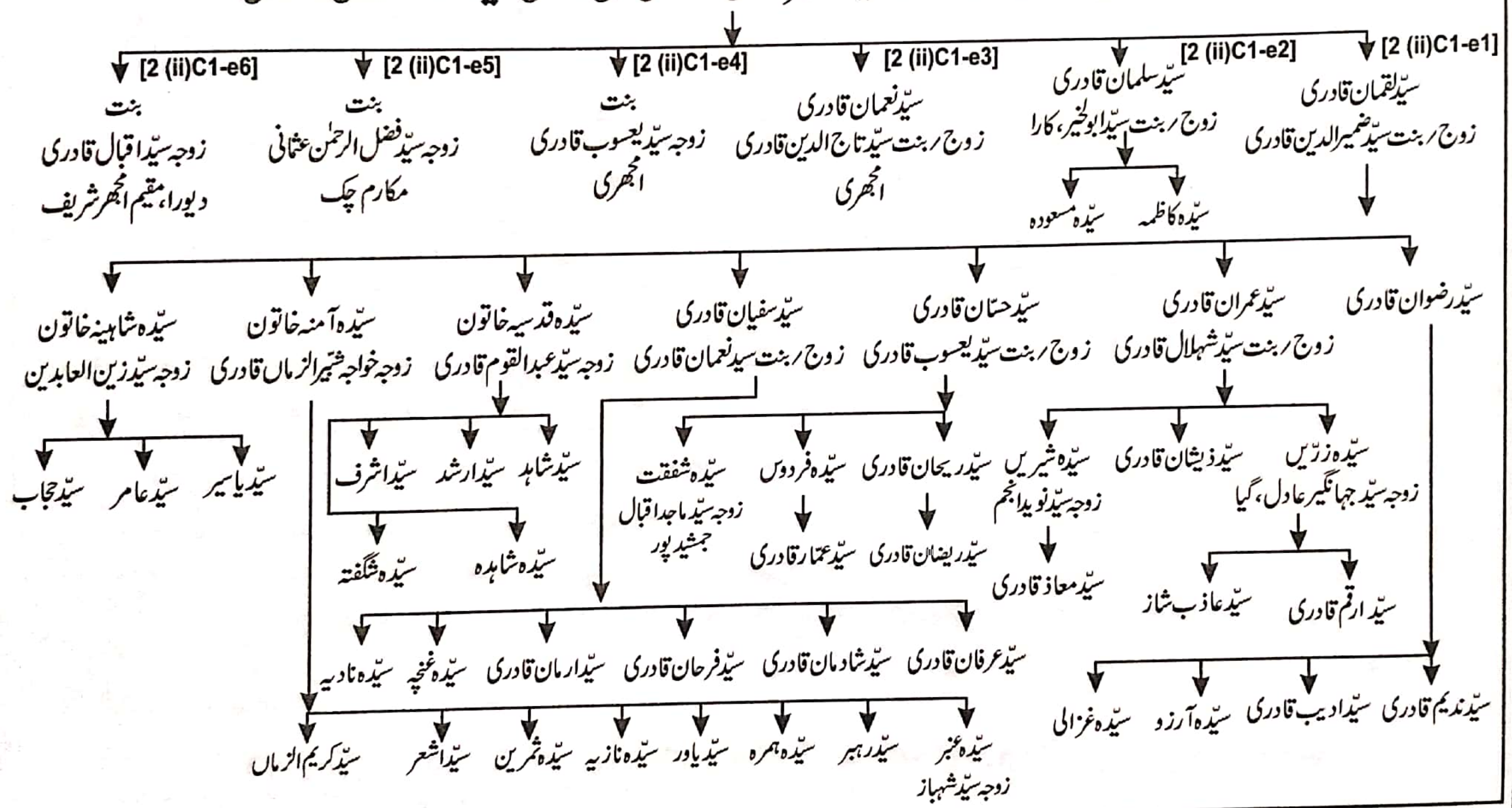
Scanned by CamScanner

سیّد تاج الدین قادری بن سیّد یونس قادری بن قاضی سیّد مظہر حسین قادری [2 (ii)C1]

- سیّدہ نوری خاتون، زوجہ سیّد نعمان قادری (بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)
- سیّد رفیع قادری
  - سیّد شاہنواز قادری
    - سیّدہ رمشہ
    - سیّد آیان قادری
  - سیّدہ بشریٰ خاتون
  - سیّدہ تبسم خاتون
  - سیّدہ شریں خاتون
  - سیّدہ نغمہ خاتون
  - سیّد دلنواز قادری
  - سیّدہ حسین خاتون
- سیّد شفیع قادری
  - سیّد معراج قادری
    سیّد رمیز قادری
  - سیّدہ خالدہ خاتون، زوجہ سیّد شاہنواز قادری
  - سیّد سراج قادری، زوج ربنت سیّد عبداللہ، ہزاری باغ
  - سیّدہ انیس فاطمہ
- سیّدہ افضل خاتون، زوجہ سیّد منصور، آرا
  - سیّد پرویز قادری، زوج ربنت سیّد جمال اختر قادری
  - سیّد منا قادری
  - سیّد نیاز قادری
  - سیّد نورعالم
  - سیّدہ شگفتہ
  - سیّدہ شہانی
  - سیّدہ صوفی
- سیّدہ شاہدہ خاتون، زوجہ سیّد مجتبیٰ حسن، بیاپور
  - سیّد سرفراز قادری
  - سیّد شاداب
  - سیّد مدثر
  - سیّدہ شائستہ
- سیّد شمس الدین قادری
  - سیّد بہاالدین قادری
  - سیّد تاج فین قادری
  - سیّد افتخار قادری
  - سیّدہ جولی
  - سیّدہ جنبش
  - سیّدہ صوفی
- سیّد مظاہر قادری، غائب شد

Scanned by CamScanner

[2 (ii)C1-e] سیّد زکریا قادری بن قاضی سیّد مظہر حسین قادری بن قاضی سیّد کرامت علی قادری



[2 (ii)C1-e3] سیّد نعمان قادری بن سیّد زکریا قادری بن سیّد مظہر قادری بن سیّد کرامت علی قادری

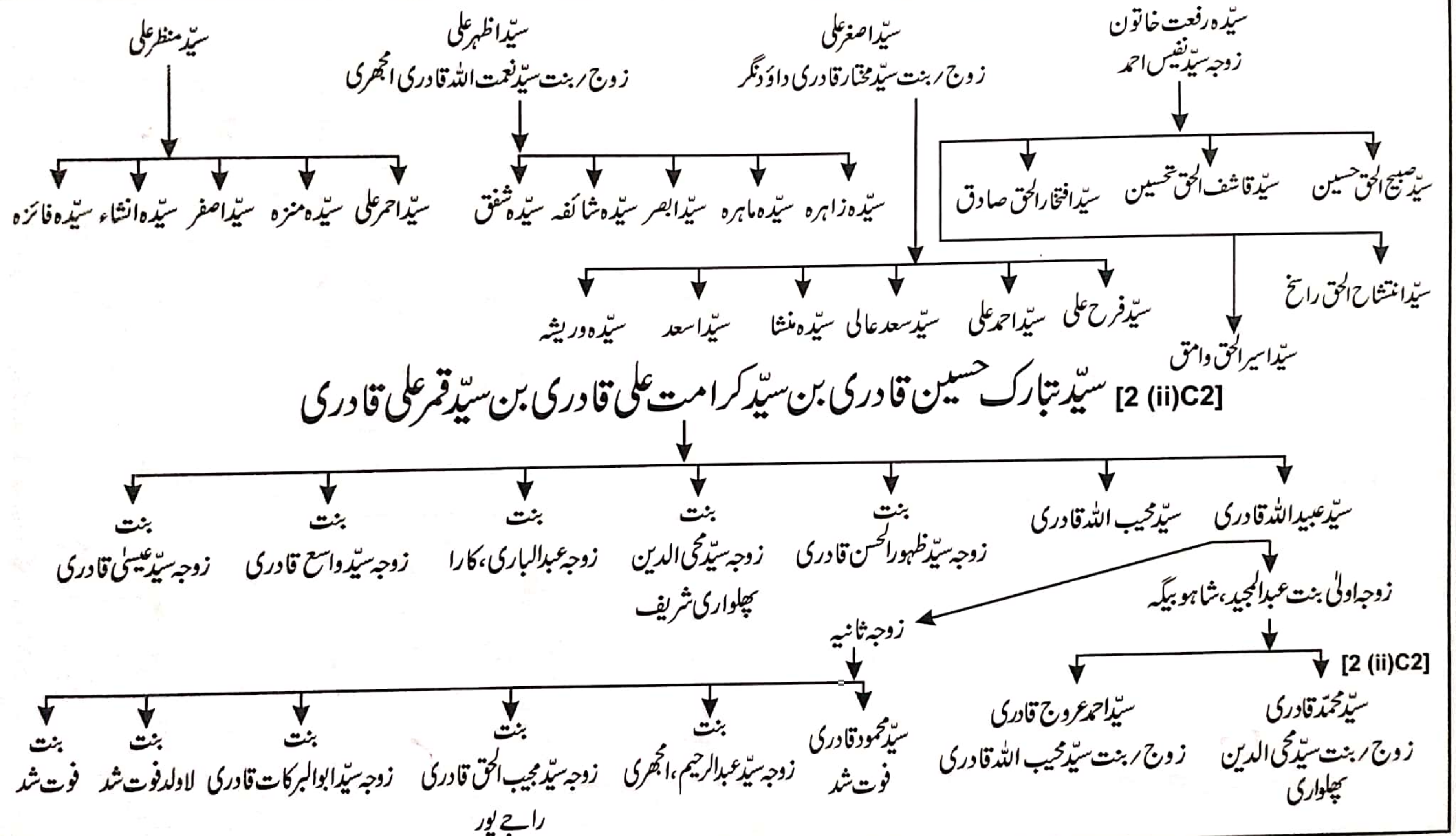
- سیّد آفتاب قادری
  - سیّد ساقب قادری
  - سیّد صادق قادری
  - سیّد عاقب قادری
- سیّد مہتاب قادری
  - سیّد ناطق قادری
  - سیّدہ قمرہ
- سیّد مسعود قادری
- سیّدہ یاسمین (بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)
- سیّدہ سیمہ
  - سیّدہ رومان
  - سیّدہ عنبرین
  - سیّدہ سارہ
- سیّدہ فاطمہ
  - سیّدہ سمینہ
  - سیّدہ رمشا
  - سیّدہ نوشین
  - سیّدہ جویریہ فاطمہ
- سیّدہ نجمی
  - سیّد شارح
  - سیّدہ ارم
  - سیّدہ منہ جبیں

[2 (ii)C1-e] دختر سیّد زکریا قادری بن سیّد مظہر حسین قادری

[2 (ii)C1-e6] زوجہ سیّد اقبال قادری

- سیّدہ اشرفی خاتون زوجہ سیّد محی الدین، گیا
  - سیّد اوسامہ احسن
  - سیّدہ روبی
- سیّد مہندی علی
  - سیّد سرور علی ارمان
    - سیّدہ دانیہ
  - سیّدہ رونق
    - سیّدہ بہجت
    - سیّد مبشر
    - سیّد عاشر
  - سیّد انور علی شاداب
  - سیّدہ فوزیہ
    - سیّدہ حادیہ
    - سیّدہ حانیہ
  - سیّد غضنفر
  - سیّدہ سعدیہ
- سیّدہ شوکت خاتون زوجہ سیّدہ مرتضیٰ کریم، گیا
  - سیّد صبا
  - سیّد فیضی
  - سیّدہ ثنامی
  - سیّدہ شفقت
  - سیّد عامر
  - سیّد آصف
- سیّدہ رفعت خاتون زوجہ سیّد نفیس احمد
- سیّد اصغر علی زوج / بنت سیّد مختار قادری داؤدنگر
- سیّد اظہر علی زوج / بنت سیّد نعمت اللہ قادری اجھری
- سیّد منظر علی

Scanned by CamScanner



Scanned by CamScanner

سیّد محمّد قادری بن سیّد عبید اللہ قادری بن سیّد تبارک حسین قادری [2 (ii)C2]

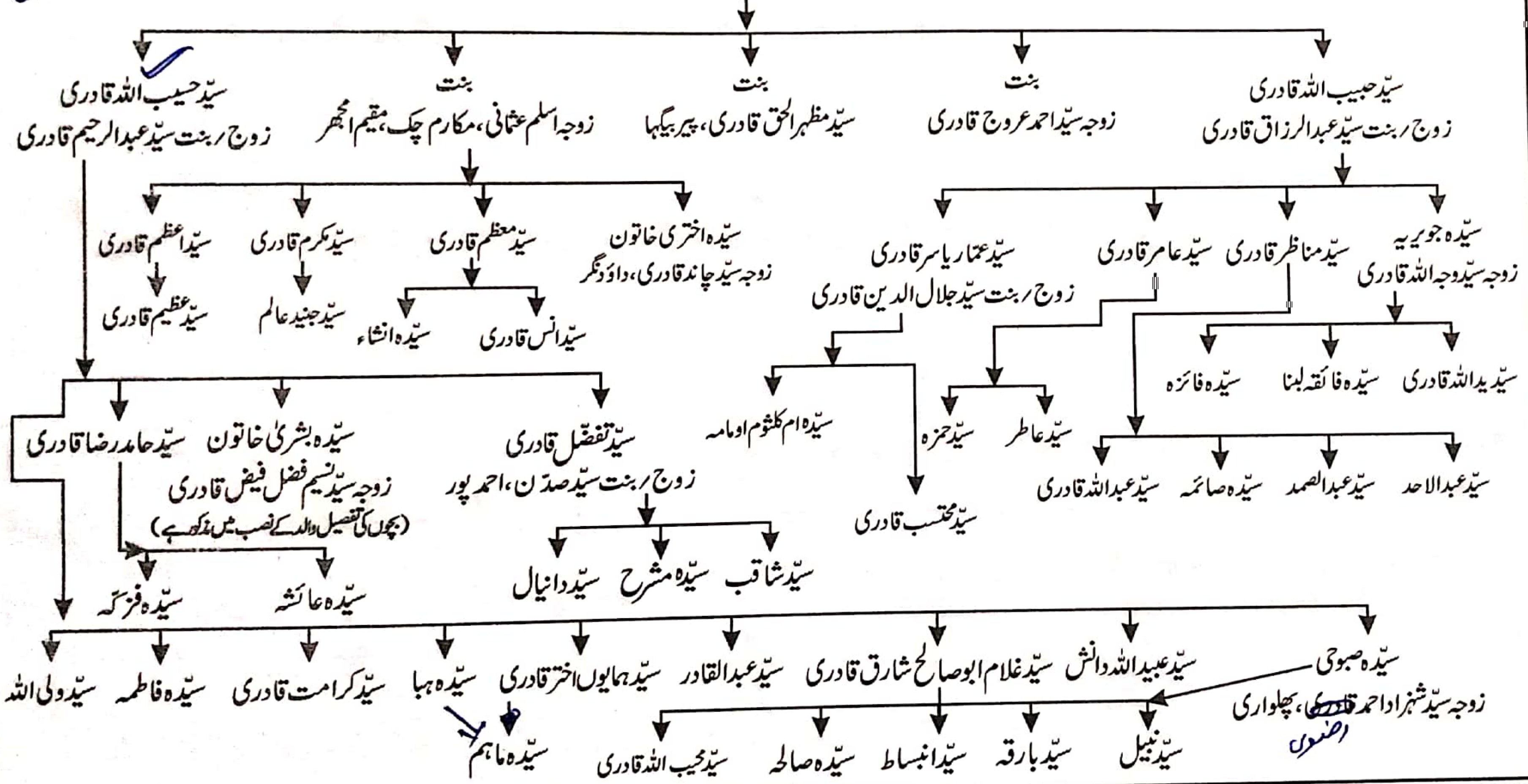
- سیّد حماد قادری
  - سیّد محامد قادری
  - سیّد محاسن قادری
  - سیّد مجاہد قادری
  - سیّد مناظر قادری
  - سیّد شاہد قادری
  - سیّدہ ثمیرہ
- بنت
  زوجہ الیاس قادری
- بنت
  زوجہ سیّد نسیم، پٹنہ
- بنت
- سیّد بلال قادری
  - سیّد فیصل قادری
  - سیّدہ فریحا
  - سیّد فراز قادری
- بنت
  زوجہ سیّد سالم، شاہو بیگہا
- سیّد جواد قادری
  - سیّدہ رومی
  - سیّدہ روحی
  - سیّد اکرم قادری
  - سیّد عارف قادری

سیّد احمد عروج قادری بن سیّد عبید اللہ قادری بن سیّد تبارک حسین قادری

- سیّد فضل اللہ قادری
  - سیّدہ فواد
  - سیّد فہد قادری
  - سیّد اسعد قادری
  - سیّدہ عنبرین
  - سیّد عاصف
- سیّد لطف اللہ قادری
  - سیّد سعد
  - سیّدہ سعدیہ
  - سیّدہ سارہ
  - سیّدہ امیرہ
  - سیّدہ روحی
  - سیّد آفاق
  - سیّد احمد
  - سیّد عادل
- سیّدہ شاہدہ خاتون
  زوجہ محمّد یونس عثمانی
- سیّدہ ماجدہ خاتون
  زوجہ سیّد بختیار احمد

Scanned by CamScanner

[2 (ii)C2] سیّد محیب اللہ قادری بن سیّد تبارک حسین قادری بن سیّد کرامت علی قادری



Scanned by CamScanner

[2 (ii)C3] سیّد مبارک حسین قادری بن سیّد کرامت علی قادری بن سیّد قمر علی قادری

[2 (ii)C3-1]
سیّد ایوب قادری
زوج / بنت سیّد رمضان علی قادری دیورا

[2 (ii)C3-2]
سیّد عبدالواسع قادری
لاولد فوت شد

[2 (ii)C3-3]
سیّدہ کنیز فاطمہ
زوجہ سیّد جیہ الدین، آبکیلہ، گیا

[2 (ii)C3-4]
سیّدہ صدیقہ فاطمہ
زوجہ سیّد زکریا اجھری

سیّد یعقوب قادری
زوج / بنت سیّد زکریا قادری

بنت
زوجہ سیّد خلیل الرحمٰن، پیر بیگھا

بنت
زوجہ سیّد اظہار حسین، کاکو

سیّدہ رافعہ خاتون
زوجہ سیّد شہاب الدین رجہت

سیّد نعمت اللہ قادری
زوج / بنت سیّد امیر عالم، پٹنہ

سیّد برکت اللہ قادری
زوج / بنت سیّد محی الدین، اجھری

سیّدہ سنجیدہ خاتون
زوجہ سیّد صدر عالم، پٹنہ

سیّدہ منور جہاں
زوجہ سیّد حسان قادری، اجھری
(بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)

سیّد حشمت اللہ قادری

سیّدہ معصومہ خاتون
زوجہ سیّد تنویر عالم، جہان آباد
(بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)

سیّدہ معیزہ
زوجہ سیّد اظہر علی، اجھری
(بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)

سیّد سیف اللہ قادری
زوج / بنت سیّد شہاب الدین قادری

سیّدہ منعمہ مونا
زوجہ سیّد مناظر قادری، داؤدنگر
(بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)

سیّدہ مسلمہ ترنم
زوجہ سیّد جمال الدین قادری، اجھری
(بچوں کی تفصیل والد کے نصب میں مذکور ہے)

سیّد حشمت اللہ قادری کی اولاد:
سیّدہ ناشط — سیّدہ عفت — سیّدہ کائنات — سیّدہ ثناء — سیّدہ فاطمہ — سیّدہ رابعہ

سیّد سیف اللہ قادری کی اولاد:
سیّدہ بشریٰ قادری

[2 (ii)C3] سیّد برکت اللہ قادری بن سیّد یعسوب قادری بن سیّد ایوّب قادری

زوجہ اولیٰ بنت سیّد محی الدین قادری

- سیّد عظمت ایوب قادری
  - سیّدہ رمشا
  - سیّد حنظلہ
- سیّد عنایت اللہ قادری
  - سیّد حمزہ
- سیّد ہدایت اللہ قادری — بنت سیّد سعید الدین غازی
  - سیّد حنظلہ قادری
- سیّدہ شاداں خاتون — زوجہ سیّد عقیل احمد باڑھ
  - سیّد فراز احمد
  - سیّد عمر احمد
  - سیّدہ ثمن — زوج سیّد غضنفر علی
  - سیّد سعد
- سیّدہ نازاں خاتون — زوجہ سیّد عزیز احمد باڑھ
  - سیّدہ فاطمہ
  - سیّدہ صبا
  - سیّد محمد

زوجہ ثانیہ

- سیّد آیت اللہ قادری
- سیّد رضا اللہ قادری

[2 (ii)C3] سیّدہ سنجیدہ خاتون بنت سیّد یعسوب قادری بن سیّد ایوب قادری

- سیّد مشرف عالم قادری
  - سیّدہ نازیہ
  - سیّدہ شازیہ
  - سیّدہ صحیفہ
  - سیّدہ غزالہ عارفی
  - سیّدہ نشاط
  - سیّدہ عارض
- سیّد اشرف عالم قادری
  - سیّدہ ناز فاطمہ
  - سیّد صمد قادری
- سیّد شرف عالم قادری — بنت سیّد نیاز اصدق
  - سیّد ولی قادری
- سیّدہ فرحاں خاتون — زوجہ سیّد شفیع الرحمٰن، برمو
  - سیّد حفیظ الرحمٰن (فہام)
  - سیّد کفیل الرحمٰن (عرش)
  - سیّد سعید الرحمٰن
- سیّدہ شمع خاتون — زوجہ سیّد نفیس احمد، جھریا
  - سیّد زید
  - سیّدہ منشا

زوجہ سیّد شہاب الدین بنت سیّد ایوب قادری بن سیّد مبارک قادری

- قاضی سیّد ظفر عالم — زوج / بنت سیّد فخر الاسلام، رجہت
  - قاضی سیّد شاداب ظفر
  - سیّد انتخاب عارف
  - سیّدہ کشور جبیں
  - سیّدہ ارم جبیں
- قاضی سیّد اظفر شہاب — زوج / بنت سیّد ثناء اللہ قادری، بیتھو
  - سیّدہ نگار
  - سیّدہ ثروت گلنار
  - سیّد گلریز احمد
- قاضی سیّد ذلفقار اطہر — زوج / بنت ابن الحسن، پنچوڑا
  - قاضی سیّد اشعر
  - سیّدہ نہا خاتون
- سیّدہ انسا خاتون — زوجہ سیّد عظیم الدین، شیر گھاٹی
  - سیّد سرفراز عظیم
  - سیّدہ تبسم خاتون — زوجہ سیّد شکیل احمد، ببرا
    - سیّدہ نائلہ خاتون
    - سیّد فیض قادری
    - سیّدہ اومامہ
  - سیّدہ شبنم خاتون — زوجہ سیّد اعجاز احمد، جمشید پور
    - سیّد عامر
    - سیّدہ شیریں
    - ابن
- سیّدہ آسیہ خاتون — زوجہ سیّد عبدالمنان احمد، کونی بار
  - سیّد نجمی قادری — زوج / بنت سیّد ولی الدین جہان آباد
    - سیّدہ شہنیز
    - سیّدہ مبشرہ
  - سیّد افسر رومی — زوج / بنت سیّد اقبال جمشید پور
    - سیّد معارب احمد
    - سیّد ماہر
    - سیّدہ منیرہ خاتون
  - سیّد اختر سلمی — زوج / بنت سیّد صلاح الدین بیتھو
    - سیّدہ ادیبہ سلمی
  - سیّد مصباح احمد
    - سیّد مانق احمد
  - سیّدہ فرح دیبا خاتون — زوجہ سیّد فیض احمد
    - سیّد فیضان احمد
    - سیّدہ فوقیہ
- سیّدہ قدسیہ خاتون — زوجہ سیّد صلاح الدین، بیتھو
  - سیّد فیصل (جولی)
    - سیّدہ رابعہ
  - سیّد فیضی
  - سیّد عرفی
    - سیّدہ عروبہ
    - سیّدہ غوثیہ خاتون
  - سیّدہ نیلم خاتون — زوجہ سیّد اختر سلمی
- سیّدہ مسرت خاتون — زوجہ سیّد اقبال، جمشید پور
  - سیّد محمد زبیر
  - سیّدہ نرگس اقبال
  - سیّدہ روزی اقبال

Scanned by CamScanner

زوجہ سیّد اظہار حسین، کاکو بنت سیّد مبارک حسین بن سیّد کرامت علی قادری

- سیّد کاشف مظہری
  - سیّد عاطف مظہری
  - سیّد عاذب مظہری
- سیّدہ نغمہ شاداب
  زوجہ سیّد کمال اشرف، بہار شریف
  - سیّدہ انم اشرف
  - سیّدہ عائزہ اشرف
- سیّدہ شمع شاداب
  زوجہ سیّد راشد الرحمٰن، سمستی پور
  - سیّد عریب الرحمٰن
- سیّدہ شازیہ شاداب
  زوجہ ڈاکٹر ممتاز فرید، دربھنگا

سیّد محفوظ مظہری بن سیّد اظہار مظہری

- سیّد واسط مظہری
- سیّد تابش مظہری
- سیّدہ عائشہ مظہری
  زوجہ سیّد محمد فضل پٹنہ

سیّد اقبال مظہری بن سیّد اظہار مظہری

- سیّد عدنان مظہری
- سیّد ثمن مظہری
- سیّدہ لیبا مظہری

سیّد جمال مظہری بن سیّد اظہار مظہری

- سیّد عماد مظہری
- سیّد آمش مظہری

زوجہ سیّد خلیل الرحمٰن، پیر بگھا بنت سیّد مبارک حسین بن سیّد کرامت علی قادری

- سیّد وحید الرحمٰن
  زوج / بنت سیّد اسعد اللہ، حمزہ پور
  - سیّدہ محوش فاطمہ
- سیّد حبیب الرحمٰن
  - سیّد معیض الرحمٰن
  - سیّد رئیس الرحمٰن
  - سیّد فیضان الرحمٰن
  - سیّد کفیل الرحمٰن
  - سیّدہ شازیہ
    زوجہ سیّد عبدالودود
  - سیّدہ فیروزہ
    زوجہ سیّد فیاض احمد
  - سیّدہ نازیہ
    زوجہ محبوب عالم
  - سیّدہ کہکشاں
  - سیّدہ افشاں
  - سیّدہ شائستہ
- سیّد مجیب الرحمٰن
- سیّد پرویز
- سیّدہ مریم
- سیّدہ تارا

سیّدہ شازیہ بنت سیّد حبیب الرحمٰن

- سیّد اشعر
- سیّد فردین
- سیّد عمر
- سیّد انس

سیّدہ فیروزہ بنت سیّد حبیب الرحمٰن

- سیّد ابواو مامہ
- سیّدہ سمینہ خاتون

سیّدہ نازیہ بنت سیّد حبیب الرحمٰن

- سیّدہ مدیحہ خاتون

سیّد مجیب الرحمٰن بن سیّد خلیل الرحمٰن

- سیّدہ غزالہ خاتون زوجہ سیّد ارشاد احمد
  - انشاء
  - امشاء
- سیّد محفوظ عالم زوج ر بنت اظہار احمد
  - سیّد مزمل
  - سیّدہ عالیہ
- سیّد اشفاق الرحمٰن
  - سیّد آیان
  - سیّدہ ارمش خاتون
- سیّد اخلاق الرحمٰن

سیّد پرویز قادری بن خلیل الرحمٰن

- سیّد رونی
- سیّدہ صبا
  - سیّدہ یاسمین
- سیّدہ شگفتہ

سیّد یحیٰ قادری بن سیّد مظہر حسین قادری بن سیّد کرامت علی قادری

- سیّد عبدالحنان قادری زوج ر بنت سیّد سعداللہ ببرا لاولد
- سیّد عبدالدیان زوج ر بنت سیّد سراج الدین مخدوم پور
  - سیّد نوح اللہ قادری
  - سیّد روح اللہ قادری
  - سیّد علی قادری
  - سیّد ریاض قادری
- سیّد موسیٰ قادری مقیم پاکستان
- سیّدہ رابعہ خاتون زوجہ سیّد بدیع الدین قادری

[2 (ii)C3-3] سیّدہ کنیز فاطمہ بنت سیّد مبارک حسین بن سیّد کرامت علی قادری

زوجہ سیّد وجیہ الدین آبگیلہ

- سیّد محسن قادری
  - سیّد سلطان قادری — مقیم پاکستان
  - سیّد احسان قادری — مقیم پاکستان
  - سیّد عرفان قادری — مقیم پاکستان
  - سیّد طلحہ قادری — مقیم پاکستان
  - سیّد حمزہ قادری — مقیم پاکستان
  - سیّدہ سلمہ خاتون
    - سیّد شہلال قادری
  - سیّدہ سکینہ خاتون — زوجہ سیّد ولی الدین
    - سیّد جاوید احمد — زوج / بنت سیّد ضیاء الدین، پیر بگہا
      - سیّدہ شفقت جاوید — زوجہ سیّد منور امام
      - سیّدہ شفق جاوید
      - سیّد اشہر جاوید
      - سیّدہ ساریہ جاوید
    - سیّد تنویر احمد — زوج / بنت سیّد نعمت اللہ قادری، انجھر شریف
      - سیّد فہد احمد
      - سیّدہ منکشف ارمش — زوج سیّد انور چاند
        - سیّدہ حریم
    - سیّد نصر احمد — زوج / بنت سیّد ضیاء الدین، پیر بگہا
      - سیّد سارم الہام احمد
      - سیّدہ نشرح احمد
      - سیّد کامران احمد
    - سیّد شمر احمد شمّی — زوج / بنت سیّد شہاب الدین، پھلواری
      - سیّد فراز احمد
      - سیّد آمان احمد
      - سیّدہ منیرہ احمد
    - سیّد پرویز احمد سمّی
    - سیّدہ عفت — زوجہ سیّد افروز کریم، بیکو پور
      - سیّد فرح دیبا
      - سنبل کریم
      - سیّدہ فرحین
      - سیّدہ نوشین
    - سیّدہ حشمت خاتون — زوجہ سیّد نجمی اختر
  - سیّدہ شکیلہ خاتون — مقیم پاکستان
  - سیّدہ چندہ خاتون — مقیم پاکستان
- سیّد مغنی قادری

سیّد محمد طاہر بن سیّد غلام نجف قادری، داؤدنگر

- سیّدہ غوثیہ خاتون — زوجہ سیّد شہاب الدین، مخدوم آباد
- سیّدہ رقیہ خاتون — زوجہ سیّد موسیٰ قادری، مخدوم پور
- سیّد ناطیب قادری — زوج / بنت سیّد اسحاق
- سیّد محمد ابراہیم قادری — زوج بنت عبدالحفیظ اورنگ آباد
  - سیّد احسان قادری — زوج / بنت سیّد علاؤ الدین
- سیّد محمد عزیز قادری — فوت شد
- سیّد محمد عیسیٰ قادری — زوج / بنت سیّد محمد
- محمد شفیع قادری — زوج / بنت سیّد محمد واصل

Scanned by CamScanner

سیّد طیب قادری بن سیّد طاہر قادری بن سیّد غلام نجف قادری

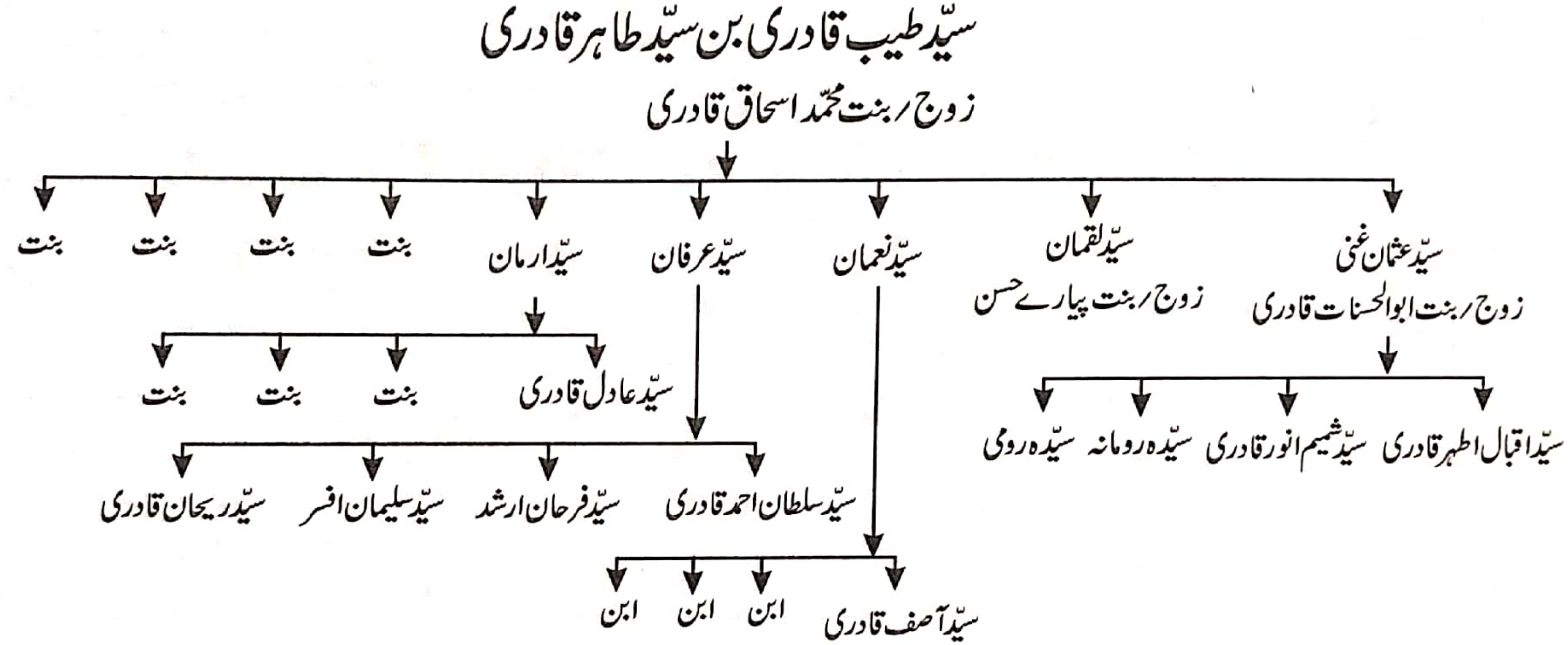
- سیّد محمد عثمان
- سیّد محمد نعمان
- سیّد محمد عرفان
- سیّد محمد ارمان
- سیّدہ آمنہ — زوجہ سیّد محمد معیز الدین
- سیّدہ راکعہ — زوجہ سیّد محمد محی الدین
- سیّدہ مسعودہ — زوجہ سیّد محمد، بیتھوشریف
- سیّدہ ذکیہ خاتون — زوجہ سیّد سیف اللہ قادری

سیّد محمد عیسیٰ قادری بن سیّد طاہر قادری بن سیّد غلام نجف قادری

- سیّدہ بلقیس — زوجہ اول کبیر احمد، پٹنہ
  - سیّدہ تبسم فاطمہ
- سیّدہ توصیف سلطانہ — زوجہ سیّد فاروق احمد
  - سیّد توقیر احمد
  - سیّد توفیق احمد (فوت شد)
  - سیّدہ فاخرہ مہرنگار
  - سیّد منصور خوشتر
  - سیّدہ نشاط
  - سیّدہ نیلوفر رعنہ
  - سیّدہ صنوبر حنا (فوت شد)
- سیّدہ تنویر ثریا — زوجہ سیّد ضیاء الرحمٰن
  - بنت (فوت شد)
  - عتیق الرحمٰن
  - اعجاز الرحمٰن
  - ثروت عروج
  - حنا کوثر
- سیّد فخر الدین احمد انجم قادری
- سیّدہ سنبل فاطمہ — زوجہ سیّد فصیح احمد

سیّد محمد شفیع قادری بن سیّد طاہر قادری بن سیّد غلام نجف قادری

- سیّد سیف اللہ قادری — زوج ربنت سیّد طیب قادری
- حسیب اللہ قادری
- سیّد سفیر الدین
- سیّدہ پروین کوثر — زوجہ سیّد ارمان قادری
- سیّدہ مہ جبیں اختر


سیّد طیب قادری بن سیّد طاہر قادری
زوج / بنت محمّد اسحاق قادری
سیّد عثمان غنی
زوج / بنت ابوالحسنات قادری
سیّد لقمان
زوج / بنت پیارے حسن
سیّد نعمان
سیّد عرفان
سیّد ارمان
بنت
بنت
بنت
بنت
سیّد اقبال اطہر قادری
سیّد شمیم انور قادری
سیّدہ رومانہ
سیّدہ رومی
سیّد عادل قادری
بنت
بنت
بنت
سیّد سلطان احمد قادری
سیّد فرحان ارشد
سیّد سلیمان افسر
سیّد ریحان قادری
سیّد آصف قادری
ابن
ابن
ابن

عرسِ سیّدنا پاک ۳۰؍صفر کے حساب سے پہلی ربیع الاول شریف
کو منایا جاتا ہے



روضۂ سرکارِ سیّدنا پاک (امجھر شریف)

Scanned by CamScanner